نظرثانی تصحیح شدہ ایڈیشن

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت سے مشرف ہونے والے مشائخ نقشبندیہ کے خوابوں کا ایمان افروز مجموعہ

بزرگانِ نقشبندیہ

کو خواب میں

زیارتِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

پسند فرمودہ

شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ

محمد روح اللہ نقشبندی غفوری

مکتبہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ

Marfat.com

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت سے مشرف ہونے والے مشائخ نقشبندیہ کے خوابوں کا ایمان افروز مجموعہ

بزرگانِ نقشبندیہ

کو خواب میں

زیارتِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

محمد روح اللہ نقشبندی غفوری

پسند فرمودہ

شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ

مکتبہ عمر فاروق

4/491 شاہ فیصل کالونی کراچی

Tel: 021-34594144 Cell: 0334-3432345

Marfat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب .... بزرگانِ نقشبند کو حالتِ بیداری میں زیارتِ نبی ﷺ

مؤلف .... مولانا محمد روح اللہ نقشبندی غفوری

اشاعتِ دوم .... جنوری 2010

تعداد 1100

طابع .... القادر پرنٹنگ پریس کراچی

ناشر .... مکتبہ عمر فاروق 4/491 شاہ فیصل کالونی کراچی

021-34594144 Cell: 0334-3432345

ملنے کے پتے

دار الاشاعت، اردو بازار کراچی
اسلامی کتب خانہ، علامہ بنوری ٹاؤن کراچی
قدیمی کتب خانہ، آرام باغ کراچی
ادارۃ الانور، علامہ بنوری ٹاؤن کراچی
مکتبہ رشیدیہ، سرکی روڈ کوئٹہ
کتب خانہ رشیدیہ، راجہ بازار راولپنڈی
مکتبہ العارفی، جامعہ امدادیہ ستیانہ روڈ فیصل آباد
مکتبہ رحمانیہ، اردو بازار لاہور
مکتبہ سید احمد شہید، اردو بازار لاہور
مکتبہ علمیہ، جی ٹی روڈ اکوڑہ خٹک ضلع نوشہرہ
وحیدی کتب خانہ، محلہ جنگی قصہ خوانی بازار پشاور

فہرست عنوانات

عنوان | صفحہ

☆ انتساب ۱۱
☆ دعائیہ کلمات ۱۲
☆ پسند فرمودہ ۱۳
☆ مقدمہ ۱۴
☆ زیارت جمال نبوی ﷺ کی تڑپ ۱۴
☆ رؤیت خیالیہ ۱۶
☆ بیداری میں حضور علیہ السلام کی زیارت ۱۸
☆ خواب میں جو قول حضور سے سنا جائے اس کی تحقیق ۲۰
☆ اولیاء نقشبند رحمہم اللہ ۲۴
☆ حضرت مولانا شاہ عبدالغنی مہاجر مدنی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ ۲۵
☆ حضرت شیخ غلام نقشبندی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ ۲۷
☆ حضرت مولانا ظہیر الدین نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ ۲۷
☆ حافظ سید عبداللہ نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ ۲۸
☆ خواجہ عبدالخالق نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ ۲۹
☆ حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ ۲۹
☆ مولانا خواجگی امکنگی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ ۳۱
☆ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ ۳۲
☆ حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ ۳۳
☆ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ ۳۴

Marfat.com

☆ حضرت شیخ محمد طاہر لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ ۴۲
☆ ایک مرید کو زیارت نبی ﷺ ۴۲
☆ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ ۴۳
☆ شیخ سلطان کو زیارت نبی ﷺ ۴۴
☆ حضرت خواجہ محمد نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ ۴۴
☆ حضرت شاہ عبدالرشید رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ ۴۴
☆ حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ ۴۵
☆ حضرت شیخ محمد صدیق رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ ۴۸
☆ مولانا مجاہد الدین رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ ۴۸
☆ شیخ محمد اشرف رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ ۴۹
☆ حضرت میر محمد نعمان رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ ۴۹
☆ شیخ نور محمد اناری رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ ۵۰
☆ خواجہ حسام الدین احمد رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ ۵۱
☆ حضرت مولانا بدرالدین سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ ۵۱
☆ خواجہ محمد عبیداللہ رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ ۵۲
☆ شاہ ابوسعید معصومی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ ۵۲
☆ خواجہ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ ۵۳
☆ شیخ طاہر بدخشی رحمۃ اللہ علیہ (خلیفہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ)
کو زیارت نبی ﷺ ۵۳
☆ حضرت خواجہ محمد اشرف رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ ۵۴
☆ شیخ سعدالدین رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ ۵۵
☆ حضرت شیخ بدیع الدین سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ ۵۶
☆ حضرت شیخ محمد عابد سنامی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ ۵۶

☆ ایک بزرگ کو زیارت نبی ﷺ ۵۷
☆ حضرت شاہ احمد سعید رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ ۵۷
☆ حضرت شیخ محمد عابد ڈھابیلی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ ۵۸
☆ ایک شخص کو زیارت نبی ﷺ ۵۸
☆ حضرت موسیٰ بن قاسم رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ ۵۸
☆ حضرت شیخ عبدالاحد رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ ۵۹
☆ حضرت مولانا حافظ دوست محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ ۵۹
☆ شیخ احمد نخلی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ ۵۹
☆ حضرت شاہ محمد مظہر رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ ۶۰
☆ ملا محمد ارم رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ ۶۰
☆ حضرت مرزا مظہر جانجاناں رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ ۶۱
☆ افغانوں کو زجر و تنبیہ اور زیارت نبی ﷺ ۶۷
☆ حضرت شاہ عبداللہ صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور زیارت نبی ﷺ ۶۷
☆ چچا حضرت شاہ غلام علی مجددی مظہری رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ ۷۰
☆ حضرت سید احمد کروی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ ۷۱
☆ مولانا غلام نبی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ ۷۱
☆ سید اسماعیل مدنی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ ۷۲
☆ حضرت شاہ ابو سعید رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ ۷۳
☆ قطب الارشاد حضرت مولانا فضل علی قریشی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ ۷۵
☆ حلیہ مبارک ۷۹
☆ وصال مبارک ۸۰
☆ ایک شخص کو زیارت الرسول ﷺ ۸۰
☆ شیخ العرب والعجم، حضرت مولانا شاہ عبدالغفور عباسی مہاجر مدنی نوراللہ مرقدہ
کو زیارت نبی ﷺ ۸۰

Marfat.com

☆......ایک عجیب واقعہ......٩٤
☆......حافظ عبدالرحمٰن کو زیارت نبی ﷺ......٩٥
☆......حضرت مولانا محمد عبدالمالک صاحب صدیقی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ......٩٥
☆......حضرت صدیقی کا پہلا سفر حج......٩٩
☆......حج مبارک ١٣٨٩ھ......١٠٢
☆......حج اکبر ١٣٩٠ھ......١٠٣
☆......حج مبارک ١٣٩١ھ......١٠٣
☆......حضرت خواجہ عبدالمالک صدیقی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارتِ نبی ﷺ......١٠٧
☆......بشارت عظمیٰ مولانا محمد اکبر شاہ صاحب کابلی والے برائے مولانا حافظ غلام حبیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ......١١٥
☆......حافظ غلام حبیب صاحب نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ......١١٦
☆......امام شریعت وطریقت، حضرت مولانا عبدالحق صاحب عباسی المدنی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ......١٢٠
☆......عکس نظر......١٢١
☆......حضرت مولانا خواجہ عبداللہ صاحب بہلوی شجاع آبادی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ......١٢٢
☆......ولی کامل حضرت شیخ مولانا محمد ادریس انصاری نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ......١٢٥
(خلیفہ مجاز شیخ العرب والعجم حضرت مولانا عبدالغفور عباسی نقشبندی مہاجر مدنی قدس سرہ)
☆......شیخ المشائخ حضرت خواجہ محمد صاحب دامت برکاتہم کو زیارت نبی ﷺ......١٢٧
☆......حضور نبی کریم ﷺ اور سند اجازت......١٢٧
☆......حضرت اقدس محمد اشفاق اللہ واجدی مجددی نقشبندی مدظلہ کو زیارت نبی ﷺ......١٢٨

Marfat.com

☆......حضرت مولانا سیف اللہ خالد صاحب نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ
کو زیارت نبی ﷺ...... ۱۳۰
(خلیفۂ مجاز محبوب العارفین حضرت مولانا پیر غلام حبیب نقشبندی مجددی رحمہ اللہ)
☆......حضرت بابو جی عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ کو زیارتِ نبی ﷺ...... ۱۳۱
☆......حضرت صوفی محمد دین رحمۃ اللہ علیہ کو زیارتِ نبی ﷺ...... ۱۳۲
☆......ایک نوجوان کو زیارتِ نبی ﷺ...... ۱۳۲
☆......ایک مرید کو زیارتِ نبی ﷺ...... ۱۳۲
☆......ایک استاد کو زیارتِ نبی ﷺ...... ۱۳۳
☆......حضرت مولانا محمد اکبر شاہ کو زیارتِ نبی ﷺ...... ۱۳۵
☆......ایک مرید کو زیارت نبی ﷺ...... ۱۳۶
(مرید حضرت شیخ وجیہ الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ خلیفۂ مجاز محبوب العارفین
حضرت پیر غلام حبیب صاحب نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ)
☆......حضرت شیخ سلیمان احمد موگلیہ رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ...... ۱۳۶
(خلیفہ مجاز محبوب العارفین حضرت مولانا پیر غلام حبیب صاحب
نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ)
☆......حضرت سید افضال حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ...... ۱۳۹
(خلیفۂ مجاز محبوب العارفین حضرت مولانا پیر غلام حبیب نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ)
☆......پیر طریقت حضرت مولانا سیّد عبداللہ شاہ نقشبندی مجدّدی غفوری رحمۃ اللہ علیہ
کو زیارت نبی ﷺ...... ۱۴۱
☆......عجیب کیفیت...... ۱۴۵
☆......انتقالِ پُر ملال...... ۱۴۷
☆......حلیہ شریف...... ۱۴۷
☆......حضرت سید نصیر حسین صاحب نقشبندی غفوری رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ...... ۱۴۷

Marfat.com

اہلیہ کو زیارتِ نبی ﷺ ۱۴۹
☆ ...... فقیر صوفی حضرت نور محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ ۱۵۲
☆ ...... روضہ پاک سے خانقاہ سراجیہ کی حاضری کا اشارہ ۱۵۲
☆ ...... مولانا محمد الیاس عباسی نقشبندی غفوری مدظلہ کو زیارت نبی ﷺ ۱۵۲
(صاحبزادہ مرشد العلماء والصلحاء، فضیلۃ الشیخ حضرت مولانا شمس الرحمٰن العباسی نقشبندی غفوری دامت برکاتہم وفیوضہم)
☆ ...... زیارت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مجرب وظیفے ۱۵۴
☆ ...... زیارت کا قاعدہ ۱۵۴
☆ ...... قاعدہ:۱ ...... ۱۵۴
☆ ...... قاعدہ:۲ ...... ۱۵۴
☆ ...... حکایت محمد بن سعید رحمۃ اللہ علیہ ۱۵۵
☆ ...... حضرت مولانا فیض الحسن رحمۃ اللہ علیہ ۱۵۵
☆ ...... مصنف دلائل الخیرات ۱۵۵
☆ ...... ابوالمواہب شاذلی قدس سرہ ۱۵۶
☆ ...... رسول نما بزرگ ۱۵۹
☆ ...... شُغف ۱۵۹
☆ ...... عارف جامی کی دردبھری کہانی ۱۶۰
☆ ...... مثنوی مولانا جامی رحمۃ اللہ تعالیٰ ۱۶۱
☆ ...... آداب زیارت ۱۶۵
☆ ...... انتباہ ۱۶۶
☆ ...... چند آداب ۱۶۶
☆ ...... آداب وظائف زیارت: ۱۶۷
☆ ...... ازالۂ وہم ۱۶۷

Marfat.com

☆ سعادت زیارت نبوی ﷺ اور مزید برکات ۱۶۸
☆ شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ۱۶۹
☆ درود شریف شاہ ولی اللہ قدس سرہ العزیز ۱۶۹
☆ انتباہ ۱۷۰
☆ وظیفہ شیر ربانی ۱۷۰
☆ حضرت شبلی قدس سرہ کا وظیفہ ۱۷۰
☆ شیخ محمد بن ابی بکر رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ۱۷۱
☆ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ ۱۷۲
☆ زیارت کا آسان طریقہ ۱۷۲
☆ درود شریف ۱۷۲
☆ فائدہ ۱۷۲
☆ حضرت حسن رسول نما دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ۱۷۳
☆ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ۱۷۳
☆ درود تنجینا ۱۷۴
☆ نقش نعلین کی برکت ۱۷۴
☆ مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ ۱۷۵
☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے ۱۷۶
☆ حضرت جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ ۱۷۶
☆ سورۃ قریش کا ورد ۱۷۶
☆ پیران پیر کے پیرومرشد کی رباعی ۱۷۷
☆ درود شریف ۱۷۷
☆ درود شریف یہ ہے ۱۷۷
☆ ننانوے درود اسماء نبویہ ﷺ ۱۷۷

Marfat.com

☆......حلیۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم............ ۱۷۸
☆......سنت وشریعت کی پابندی............ ۱۷۸
☆......بعض آثار وخواص نقشہ نعل شریف............ ۱۷۹
☆......نعلین اٹھانے کا شرف پانے والے............ ۱۸۲
☆......نعل مبارک کی مدح میں خوبصورت اشعار............ ۱۸۴
☆......نعل مبارک کا ادب واحترام............ ۱۸۵
☆......طریق توسل............ ۱۸۶
☆......خاتمۃ الکلام............ ۱۸۶

Marfat.com

انتساب

میں اپنی اس ادنیٰ کاوش کو سید المرسلین، خاتم النبیین،

شفیع المذنبین، رحمۃ للعالمین،

سید الثقلین، سرور کونین،

سید الاولین والآخرین

حضرت محمد رسول اللہ ﷺ

کی ذات گرامی کی طرف منسوب کرتا ہوں۔

شفاعت امام الانبیا ﷺ کا محتاج

محمد روح اللہ نقشبندی غفوری

Marfat.com

دعائیہ کلمات

شیخ المشائخ، محبوب العلماء والصلحاء، سراج المشائخ حضرت مولانا

خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم وفیوضہم

مسند افروز ارشاد خانقاہ سراجیہ، کندیاں ضلع میانوالی

فقیر نے کتاب ہذا کو سرسری دیکھی ہے جس سے اندازہ ہوا ہے کہ مولانا محمد روح اللہ نقشبندی غفوری نے بڑی محنت سے یہ کتاب لکھی ہے، اللہ تعالی مولانا کی محنت کو قبول فرمائے اور مسلمانوں کی رہنمائی کا باعث بنائے، آمین۔

والسلام
فقیر خان محمد عفی عنہ
خانقاہ سراجیہ
۵ رجب المرجب

Marfat.com

پسند فرمودہ

امام شریعت وطریقت، فضیلۃ الشیخ حضرت اقدس

مولانا محمد شمس الرحمٰن العباسی نقشبندی غفوری دامت برکاتہم وفیوضہم

مسند آفروز ارشاد خانقاہ غفوریہ حقانیہ، سولجر بازار، کراچی

باسمہ الرحمٰن

بندہ نے مولانا محمد روح اللہ نقشبندی غفوری کی کتاب بنام ’’بزرگانِ نقشبندیہ کو خواب میں زیارت نبی ﷺ‘‘ کو مختلف جگہوں سے دیکھا، بہت محنت کی ہے اور ایک بہت بڑا ذخیرہ جمع کیا ہے۔ عاشقان رسول ﷺ، زیارت رسول ﷺ کے لئے بہترین سرمایہ ہے، اللہ پاک قبول فرمادیں اور صدقہ جاریہ فرمادیں اور بندگانِ خدا کے لئے عشق رسول ﷺ میں اضافہ کا ذریعہ بنادیں۔

بندہ شمس الرحمٰن العباسی
امام مسجد غفوری، سولجر بازار، کراچی
11/4/2009

Marfat.com

مقدمہ

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ الامین محمد والہ وصحبہ اجمعین .

بزرگوں کا متفقہ قول ہے کہ وصول اللہ بغیر جذب کے حاصل نہیں ہوتا اور جذب عشق ومحبت ہی کا دوسرا نام ہے۔ جب تک اللہ اور اس کے رسول کی محبت کا غلبہ نہ ہو جائے اور وہ عشق کے درجے تک نہیں پہنچے سالک خدا تک نہیں پہنچ سکتا۔ فنافی الشیخ۔ فنافی الرسول اور فنافی اللہ اسی جذب ومحبت کے درجات ہیں۔

خدا سے عشق محمد پہ جاں فدا کرنا　　　یہی ہے وصل اسی کو سلوک کہتے ہیں

زیارت جمال نبوی ﷺ کی تڑپ

دوران سلوک ہر سالک کی یہ دلی تمنا ہوتی ہے کہ کسی صورت جمال جہاں آرا ﷺ کی زیارت ہو جائے۔ یہ وہ تڑپ ہے جو ہر مبتدی متوسط اور منتہی کے دل میں ہر وقت کروٹیں لیتی رہتی ہے۔ بہت سوں کی مراد پوری بھی ہوتی ہے اور بہت سے آخر وقت تک اس نعمت کے مشتاق رہتے ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں مجھ سے بہت زیادہ محبت کرنے والے وہ لوگ ہیں جو میرے بعد میں آنے والے ہیں۔ ان میں کا ہر ایک مجھے ایسا محبوب جانے گا کہ کاش مجھے ایک نظر جمال مبارک پر ڈالنے کا موقعہ ملتا اور اس کے بدلے میں مجھ سے میرا سارا مال ومنال لے لیا جاتا اور مجھے دیدار نصیب ہو جاتا۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مدارج النبوۃ میں لکھتے ہیں "میرے خیال میں اس سے مراد آپ کے بعد خواب میں آپ کا زیارت ہوگا جیسا کہ بعض صلحائے امت کو ہوتا ہے۔ نیز یہ بھی بعید از قیاس نہیں ہے کہ کچھ مشتاقان جمال مبارک اور طالبان دیدار حبیب کبریا ایسے بھی ہوں گے کہ اگر ان کا تمام دنیاوی مال واسباب خرچ کر کے بھی یہ دولت دیدار حاصل ہو جائے اگرچہ خواب ہی میں ہو تو غنیمت جانتے ہوں گے"۔

علماء کرام اور صوفیاء حضرات کی تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ زیارت مبارکہ تین طرح پر ہوتی ہے۔ ایک تو اس صورت مبارکہ پر جو واقعی آپ کی اس عالم میں تھی اور جس پر

Marfat.com

آپ مدفون ہیں اور یہ زیارت کا سب سے اعلیٰ درجہ ہے کہ اس صورت مبارکہ پر شیطان کو آنے کی قدرت نہیں دی گئی جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ "من رانی فقد رای الحق" جس نے مجھے دیکھا اس نے واقعی مجھے ہی دیکھا۔ شیخ الکبیر امام محی الدین ابن عربی حدیث شریف "فان الشیطان لایتمثل فی صورتی" (یعنی شیطان میری صورت نہیں بنا سکتا) کا یہ مطلب بیان کرتے ہیں کہ شیطان آنحضرت ﷺ کی اس صورت خاصہ کے ساتھ جو کہ مدینہ منورہ میں مدفون ہے متمثل نہیں ہوسکتا، اس صورت خاص کے علاوہ اور جس صورت میں بھی حضور انور ﷺ کو دیکھیں اس میں شیطان متمثل ہوسکتا ہے۔ امام ابن سیرین کی بھی یہی رائے ہے ان کے پاس اگر کوئی شخص آ کر کہتا کہ میں نے خواب میں حضور ﷺ کی زیارت کی ہے تو وہ اس سے دریافت کرتے بتاؤ کس صورت میں تم نے دیکھا ہے کہ اگر وہ ایسی صورت نہ بتا سکتا جیسی کے جناب رسول اللہ ﷺ کی تھی تو ابن سیرین کہتے کہ تو نے حضور کی زیارت نہیں کی۔ (مدارج النبوت)

قاضی عیاض اور ابوبکر ابن عربی کی رائے بھی یہی ہے کہ اگر حضور ﷺ کو صفت معلومہ پر دیکھا تو حقیقت تک رسائی ہوئی ورنہ مثال کو دیکھا اور اس کو رویائے تاویلی کہیں گے کیونکہ بعض خواب تاویل کے محتاج ہوتے ہیں علامہ نووی اور دوسرے حضرات محققین کی رائے یہ ہے کہ حدیث شریف "من رانی فی المنام فقد رای الحق" اپنے ظاہری معنی پر ہے یعنی جس نے رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی اس نے آپ ہی کا ادراک کیا اور اس میں کوئی مانع بھی نہیں اور نہ عقل ہی اس کو محال قرار دیتی ہے اور جو کوئی آپ کو آپ کی صفات معلومہ کے خلاف دیکھا ہے وہ اپنے تخیلات کی غلطی کے سبب سے دیکھتا ہے۔ ایک شخص نے حضور ﷺ کو انگریزی ہیٹ پہنے ہوئے دیکھا حضرت مولانا گنگوہی سے تعبیر پوچھی تو آپ نے فرمایا کہ یہ خواب اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ تمہارے دین (یعنی تمہاری طرز زندگی پر) نصرانیت غالب ہے اور واقعہ بھی یہی تھا۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "درست بات یہی ہے کہ جس صورت میں بھی حضور کو دیکھتے حقیقتاً حضور ہی کا دیکھنا ہوگا۔ لیکن آپ کی خاص صورت واقعی میں دیکھنا اتم اور اکمل ہے اور صورتوں میں تفاوت آئینہ خیال کا تفاوت ہے۔ جس کا آئینہ خیال نور اسلام سے جتنا صاف تر اور منور ہوگا

Marfat.com

اس کی رویت اتنی ہی کامل اور درست ہوگی۔حضرت مولانا سید احمد رضا بجنوری نے شرح بخاری شریف (انوار الباری) میں لکھا ہے کہ فخر المحدثین حضرت مولانا انور شاہ کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث شریف "من رانی فقد رای الحق" کے ضمن میں جو آخری تقریر کی تھی وہ میں نے قلم بند کرلی تھی اور وہ یہ ہے" فرماتے ہیں میرے نزدیک حلیہ کی مطابقت کی شرط نہیں ہے کیونکہ حضور ﷺ کے دیکھنے اور پہنچاننے والے اب نہیں ہیں۔جب تک ایسے لوگ رہے ہوں گے حلیہ شریف کی مطابقت ضروری ہوگی۔حافظ عینی نے شرح میں حدیث نکالی ہے" من رانی فی المنام فقد رانی فانی اری فی کل صورۃ" گو یہ حدیث پکی نہیں ہے مگر معلوم ہوا کہ مطابقت حلیہ شرط نہیں ہے"۔

رویت خیالیہ

حضرت مولانا انور شاہ صاحب کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں" منامی اور بیداری کی رویت کے علاوہ ایک رویت بطور تحدیث نفس بھی ہوتی ہے وہ بھی ایک قسم کی بشارت ہی ہے اگر چہ ضعیف ہے اس سلسلے کی تحقیق وتفصیل حضرت مجدد سرہندی، حضرت مرزا مظہر جان جاناں شہید اور شاہ رفیع الدین رحمہ اللہ کے ارشادات میں ملے گی کیونکہ یہ سب حضرات رویت خیالیہ کے بھی قائل تھے اور میں بھی اس کو مذہب محکم مطابق واقعہ سمجھتا ہوں۔

(انوار الباری شرح بخاری)

حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہ نے اپنے والد ماجد کے حوالے سے لکھا ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ ایک بزرگ کو توفیق الٰہی سے مدد ملی اور انہوں نے تمام دنیاوی اشغال چھوڑ کر اپنی تمام ہمت اور توجہ درود شریف پڑھنے اور آنحضرت ﷺ کی طرف متوجہ رہنے میں صرف کردی اس بزرگ کے ساتھ ہمارے دوستی تھی۔ایک دن وہ کہنے لگے کہ میں حضور ﷺ کو خلاؤں اور زمین پر اٹھتے بیٹھتے اور کھانا کھاتے وغیرہ ہر حالت میں دیکھتا ہوں اور کسی حال میں بھی حضور مجھ سے پوشیدہ نہیں ہوتے ہر وقت میرے سامنے رہتے ہیں اور یہ ایسی دولت ہے جس کے ساتھ حق تعالیٰ نے مجھے مخصوص فرمایا ہے میں نے جواب دیا کہ فرط محبت اور عقیدت سے تمہاری قوت متخیلہ میں آنحضرت ﷺ کی صورت مبارکہ رچ گئی ہے یہ حقیقی رویت نہیں ہے وہ کہنے لگے کہ اس بات پر کوئی دلیل چاہئے تاکہ میں اس کی

تصدیق کروں ۔ میں نے کہا کہ اس کی دلیل یہ ہے کہ فلاں فلاں آیت شریف کے معنی یا بدر واحد کا قصہ آنحضرت ﷺ سے دریافت کرو اگر وہاں سے جواب وہ ملا جو کتابوں میں اور علماء کے نزدیک یقینی ہے تب تو رویت حقیقی ہے ۔ اگر کچھ معلوم نہ ہو یا اس کے خلاف معلوم ہو تو پھر یہ صورت خیالیہ ہے ۔ پس ان بزرگ نے آیات واحادیث بیان کیں اور ان کا مطلب اپنے زعم کے مطابق مکرر پوچھا مگر انہوں نے کچھ جواب نہیں سنا ۔ میں نے کہا کہ اس سے واضح ہو گیا کہ یہ کیفیت خیالیہ ہے جو تمہارے خیال میں بیٹھ گئی ہے ۔ حقیقت رویت نہیں ہے ۔

لیکن شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ یہ واقعہ بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ فقیر کے نزدیک ایک تحقیق ہے اور وہ یہ ہے کہ بعض اوقات ایک شخص کو روح کے ساتھ مناسبت تامہ پیدا ہو جاتی ہے اس حالت میں نیند اور بیداری برابر ہوتے ہیں اور خیال اس صورت کو قائم کرنے کے لئے پیش قدمی کرتا ہے تو یہ رویت حقیقی ہی ہے اگرچہ دائمی ہو مبشرات خواب اور اس حال کے مبشرات میں کوئی فرق نہیں ۔ مذکورہ واقعہ میں آیت اور احادیث کے معنی ومطلوب انکشاف نہ ہونے کی یہ وجہ ہو سکتی ہے کہ وہ مناسب روح اس درجہ تک ابھی نہیں پہنچی تھی کہ ان چیزوں کا انکشاف ہوتا اس لئے میرا خیال ہے کہ والد صاحب کا ان کے خیال کی تردید کرنا دوسرے قرائن کی وجہ سے ہوگا ۔

صاحب مواہب لدنیہ نے بعد از نقل اقوال مشائخ در رویت نبی کریم ﷺ شیخ بدر الدین حسن بن اہرل سے روایت کی ہے کہ " بیداری کی حالت میں رویت شریف کا وقوع ان اولیاء کرام کی خبروں سے حد تواتر تک ثابت ہو چکا ہے جس سے ایسا علم قوی حاصل ہوتا ہے جس سے کسی قسم کا شک وشبہ باقی نہ رہے ۔ رویت کے وقوع کے وقت ان اولیاء کرام کے حواس گم ہو جاتے ہیں اور ان پر ایسا حال طاری ہو جاتا ہے جس کو لفظوں میں بیان نہیں کیا جا سکتا ۔ اس رویت میں ان کے مراتب واحوال مختلف ہیں ۔ کبھی وہ خواب میں دیدار سے مشرف ہوتے ہیں کبھی حواس کی غیوبت میں جس کو وہ بیداری خیال کرتے ہیں اور کبھی اپنے تصور اور خیال کو دیکھ کر گمان کر لیتے ہیں ، شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں " کہ دوامی مراقبہ ۔ حضور غلبہ شوق ومحبت ۔ رویت بہ چشم خیال اور مثال کا تصور کرنا (اور حضور کی طرف متوجہ رہنا) یہ اہل طلب اور اصحاب سلوک

Marfat.com

کا ایک مرتبہ ہے جس سے وہ فائدہ اٹھاتے اور لطف لیتے ہیں۔

بیداری میں حضور علیہ السلام کی زیارت

بیداری میں آنحضرت ﷺ کی زیارت سے مشرف ہونا اولیاء اللہ اور مقربین بارگاہ رسالت کی کرامتوں کے زمرہ میں سے ہے ان حضرات کیلئے تو ایسے ایسے خرق عادات اور عجیب وغریب واقعات خواہ وہ عالم علوی سے ہوں یا عالم سفلی سے منکشف ہوتے ہیں جن پر عام انسانوں کی دسترس نہیں۔ مگر بعض علماء کرام بیداری میں رویت ہونے کے خلاف ہیں صاحب مواہب لدنیہ اپنے شیخ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ ہم میں سے کوئی ایک بھی خواہ وہ صحابہ کرام میں سے ہو یا ان کے بعد والوں میں سے ہو بیداری میں شرف دیدار سے مشرف نہیں ہوا اور یہ بات تو بخوبی تحقیق سے ثابت ہے کہ سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا حضور ﷺ کی رحلت پر انتہائی غم وکرب میں مبتلا رہیں حتیٰ کہ بقول صحیح اس غم میں گھل گھل کر حضور ﷺ کی رحلت سے چھ ماہ بعد ہی دنیا سے رخصت ہو گئیں۔ حالانکہ آپ کا گھر قبر شریف کے جوار میں تھا مگر اس ساری مدت فراق میں کسی ایک نے بھی ان سے بیداری میں حضور ﷺ کے دیدار کی رویت نقل نہیں کی۔ (مدارج النبوۃ) (۱)

مسلم شریف کی حدیث ہے " من رانی فی المنام فسیرانی فی الیقظة " یعنی جس نے مجھے دیکھا تو وہ بہت جلد مجھے بیداری میں دیکھے گا۔ اس حدیث شریف کی مختلف

---

(۱) اس کا بھی تو امکان ہے کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے بیداری میں زیارت کی ہو مگر کسی مصلحت سے کسی سے تذکرہ نہ کیا ہو۔ واللہ اعلم۔ مسلم شریف کی حدیث ہے "من رانی فی المنام فسیرانی فی الیقظة" یعنی جس نے مجھے دیکھا تو وہ بہت جلد مجھے بیداری میں دیکھے گا۔ اس حدیث شریف کی مختلف توجیہ کی گئی ہیں ان میں سے ایک یہ کہ بیداری میں دیکھنے سے مراد خواب میں دیکھنے کی تاویل اور اس کی صحت ہے اور یہ حضور ﷺ کے زمانے کے لوگوں میں جو بھی حضور کو خواب میں دیکھنے سے مشرف ہو گیا امید ہے کہ وہ شرف صحبت سے بھی مشرف ہو گا جیسا کہ بعض روایتوں میں آیا ہے کہ ایک شخص حضور کی خدمت میں آیا اور عرض کیا کہ میرا باپ بہت بوڑھا ہے وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہونے کی قدرت نہیں رکھتا لیکن وہ خواب میں آپ کے دیدار سے مشرف ہوا ہے آپ ﷺ نے فرمایا "من رانی فی المنام فسیرانی فی الیقظة" مشہور محدث وفقیہ شیخ عزالدین بن عبدالسلام نے "القواعد الکبریٰ" میں لکھا ہے کہ ابن الحاج نے "المدخل" میں تحریر فرمایا ہے یہ آنحضرت ﷺ کی زیارت مبارکہ بحالت بیداری کا مسئلہ بہت دقیق ہے تاہم ایسے حضرات کیلئے اس کے وقوع وثبوت سے انکار نہیں کیا جاسکتا جن کے ظاہر وباطن کی حق تعالیٰ نے اپنے فضل خاص سے حفاظت فرمائی ہے"۔

Marfat.com

توجیہ کی گئی ہیں ان میں سے ایک یہ کہ بیداری میں دیکھنے سے مراد خواب میں دیکھنے کی تاویل اور اس کی صحت ہے اور یہ حضور ﷺ کے اہل زمانہ کے ساتھ مخصوص ہے گویا یہ بشارت دی گئی ہے کہ حضور ﷺ کے زمانے کے لوگوں میں جو بھی حضور کو خواب میں دیکھنے سے مشرف ہو گیا امید ہے کہ وہ شرف صحبت سے بھی مشرف ہوگا جیسا کہ بعض روایتوں میں آیا ہے کہ ایک شخص حضور کی خدمت میں آیا اور عرض کیا کہ میرا باپ بہت بوڑھا ہے وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہونے کی قدرت نہیں رکھتا لیکن وہ خواب میں آپ کے دیدار سے مشرف ہوا ہے آپ ﷺ نے فرمایا" من رانی فی المنام فسیرانی فی الیقظة "

مشہور محدث وفقیہ شیخ عزالدین بن عبدالسلام نے '' القواعد الکبریٰ '' میں لکھا ہے کہ ابن الحاج نے '' المدخل '' میں تحریر فرمایا ہے کہ آنحضرت ﷺ کی زیارت مبارکہ بحالت بیداری کا مسئلہ بہت دقیق ہے تاہم ایسے حضرات کیلئے اس کے وقوع وثبوت سے انکار نہیں کیا جا سکتا جن کی ظاہر و باطن کی حق تعالیٰ نے اپنے فضل خاص سے حفاظت فرمائی ہے''۔

حضرت علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ رویت بیداری کی بحث میں فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک یہ صورت بھی ممکن ہے کہ حق تعالیٰ جس خوش نصیب کو بھی چاہیں یہ دولت عطا فرما دیں جیسے علامہ سیوطی سے نقل ہے کہ انہوں نے ستر مرتبہ سے زیادہ حضور ﷺ کی زیارت کی اور بہت سی احادیث کے بارے میں سوالات کئے پھر آپ کی تصحیح کی مطابق احادیث کی تصحیح کی''۔ علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے فتاویٰ میں یہ بھی لکھا ہے

لکھا ہے کہ '' نبی کریم ﷺ کی بیداری میں رویت اکثر تو قلب کے ذریعے ہوتی ہے پھر ترقی ہو کہ حاسۂ بصر سے ہونے لگتی ہے۔ لیکن پھر بھی وہ رویت عام متعارف رویت کی طرح نہیں ہوتی بلکہ وہ ایک حالت برزخیہ اور امر وجدانی ہے جس کی حقیقت کا ادراک وہی شخص کر سکتا ہے جس کو جمعیت حاصل ہو''۔ علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اس مسئلہ پر اپنے رسالہ "تنویر الملک فی رویة النبی والملک " میں بڑی سیر حاصل بحث کی ہے ان کے علاوہ بھی ائمہ شریعت کی ایک جماعت نے اس امر کو تسلیم کیا ہے کہ حق تعالیٰ اپنے کسی مقرب بندے کو یہ اکرام بھی عطا فرما دیتے ہیں کہ وہ نبی کریم ﷺ کی زیارت مبارکہ سے بحالت بیداری مشرف ہو۔ آپ کی مجلس شریف میں حاضر ہوا اور آپ

Marfat.com

کے معارف ومواہب سے اپنی استعداد کے مطابق مستفید بھی ہو۔اس کو ائمہ شافعیہ میں سے امام غزالی، باذری تاج الدین سبکی اور یافعی نے اور ائمہ مالکیہ میں سے علامہ قرطبی، محدث ابن ابی جمرہ اور ابن الحاج جیسے حضرات اکابر ومحققین نے تسلیم کیا ہے۔

شیخ ابوالحسن شاذی کا قول ہے کہ اگر میں بقدر پلک جھپکنے کے بھی حضور اکرم ﷺ سے محجوب ہو جاؤں تو اپنے آپ کو مسلمانوں میں شمار نہ کروں"۔غرضیکہ اولیاء اللہ کے حالات میں بڑی کثرت سے بیداری کی رویت کا ثبوت ملتا ہے۔قریبی زمانے میں حضرت اقدس مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات میں ہے کہ ایک دن تصور شیخ۔کے مسئلہ پر تقریر فرماتے ہوئے جوش میں آ کر اس امر مخفی کا اظہار بھی فرما دیا۔فرمایا کہ کامل تین سال تک حضرت حاجی صاحب قدس سرہ سے پوچھے بغیر کوئی کام نہیں کیا اور کتنے ہی سال میں کوئی بات آنحضرت ﷺ کے استصواب کے بغیر نہیں کی۔

علامہ شعرانی رحمۃ اللہ عیہ نے بھی لکھا ہے کہ آنحضرت ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے اور آپ سے بخاری شریف بھی پڑھی آٹھ دوسرے رفیق بھی ان کے ساتھ تھے۔ جن میں ایک شخص حنفی تھے ان سب کے نام بھی لکھے ہیں اور وہ دعا بھی لکھی ہے جو ختم پر پڑھی گئی تھی۔غرضیکہ رویت بیداری ایک بہت بڑی نعمت ہے جس سے حق تعالی اپنے مقرب اور برگزیدہ بندوں کو نوازتے رہتے ہیں۔

خواب میں جو قول حضور ﷺ سے سنا جائے اس کی تحقیق

تمام علماء اس پر متفق ہیں کہ جو قول آنحضرت ﷺ سے خواب میں سنا جائے وہ حضور ہی کی شریعت مقدسہ پر پیش کیا جائے گا، اگر اس کے موافق ہوگا تو آنکھوں پر رکھا جائے گا اگر شریعت کے مخالف یا متضاد ہوگا تو وہ قول حضور کا ہو گا ہی نہیں اس لئے قابل قبول نہیں ہوگا کیونکہ جو کچھ آپ سے بیداری میں سنا گیا اس کو خواب میں سنے ہوئے قول کی وجہ سے ترک نہیں کر سکتے کیونکہ حضور ﷺ نے اپنی حدیث "**من رانی فقد رانی الحق**" میں اپنی روایت کے حق اور صحیح ہونے کی خبر دی ہے اس میں یہ نہیں فرمایا ہے کہ جو کچھ خواب میں مجھ سے سنا جائے وہ بھی حق ہوگا۔علامہ سبکی نے شرح منہاج السنہ میں اس مسئلے پر بڑی تفصیل سے لکھا ہے کہ اس میں ایک حکایت بھی لکھی ہے جس کو شیخ عبدالحق

Marfat.com

محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے خواب میں آنحضرت ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ اس سے فرمارہے ہیں کہ شراب پیو۔ حضرت شیخ محدث علی متقی صاحب کنز العمال اس وقت حیات تھے۔ ان سے تعبیر دریافت کی تو انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے تو تم سے یہ ارشاد کیا تھا کہ شراب مت پیو۔ مگر شیطان نے تمہیں مغالطے میں ڈال دیا اور تم نے اس کے برعکس سمجھ لیا۔ نیند کا وقت حواس کے اختلال کا وقت ہوتا ہے جب بیداری میں بھی کسی کی بات غلط سنی یا سمجھی جاسکتی ہے تو نیند میں بدرجہ اولی ایسی غلطی ہوسکتی ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ تم واقعی شراب پیتے ہو چنانچہ اس شخص نے اس بات کا اقرار کیا۔

حضرت علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کے افادات میں لکھا ہے کہ حضرت نے اس خواب کے ضمن میں فرمایا کہ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ حضور ﷺ نے تعریض کے طور پر فرمایا ہو کہ پیو شراب پیو؟ یعنی کیسی بری بات ہے اس کو سوچو اور سمجھو۔ ایک لفظ کے اصل معنی بھی مراد ہوتے ہیں اور کبھی وہی لفظ تعریض کے لئے بھی بولا جاتا ہے جس کو لہجہ کے فرق اور قولی و فعلی قرائن سے سمجھا جاسکتا ہے۔

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ منتہی اور واصل بحق لوگ شیطان کے غلبے سے بچے ہوئے ہیں کیونکہ حق تعالی خود ہر معاملے میں ان کی حفاظت فرماتا ہے اس لئے وہ لوگ جو کچھ خواب میں دیکھتے اور سنتے ہیں وہ سب حق ہی ہوتا ہے بخلاف مبتدی اور متوسط کے کہ ان کو ابھی یہ بات حاصل نہیں۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مدارج النبوۃ میں لکھا ہے کہ مصنف "لھجۃ الاسرار" کے شیخ حضرت ابوالعباس احمد بن شیخ عبداللہ حسینی رحمۃ اللہ علیہ" سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ میں حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ کی مجلس میں حاضر ہوا۔ اس وقت آپ کی مجلس شریف میں تقریباً دس ہزار لوگ بیٹھے ہوئے تھے اور شیخ علی بن ہیتی غوث الاعظم کے بالکل سامنے مواجہہ میں تھے اس لئے کہ ان کے بیٹھنے کی یہی جگہ مقرر تھی۔ اچانک انہیں غنودگی نے گھیر لیا اور اسی وقت حضرت غوث الاعظم نے فرمایا۔ خاموش ہو جاؤ چنانچہ ساری مجلس خاموش ہوگئی اور ان کی سانسوں کے سوا کوئی

Marfat.com

دوسری آواز سنائی نہیں دیتی تھی۔ پھر حضرت غوث الاعظم منبر شریف سے اترے اور حضرت علی بن ہیتی کے سامنے باادب دست بستہ کھڑے ہو گئے اور خوب غور سے ان کی طرف دیکھنے لگے۔ پھر جب علی بن ہیتی غنودگی سے نکلے تو ان سے فرمایا کہ اے شیخ کیا تم نے خواب میں حضور ﷺ کی زیارت کی ہے وہ کہنے لگے جی ہاں یہ سعادت حاصل ہوئی فرمایا میں اسی وجہ سے آداب بجالایا تھا۔ پھر حضرت غوث پاک نے پوچھا کہ حضور نے تمہیں کیا نصیحت کی ہے انہوں نے جواب دیا کہ مجھے آپ کی خدمت میں حاضر رہنے کا حکم فرمایا ہے اس وقت شیخ علی بن ہیتی نے مجلس کے حاضرین سے فرمایا کہ جو کچھ میں نے خواب میں دیکھا حضور غوث پاک نے اسے بیداری میں دیکھ لیا۔ اس روز اہل مجلس میں سے سات آدمی خوف وخشیت الٰہی سے فوت ہو گئے تھے۔

کتاب ہذا میں لکھے گئے مبشرات اور مبارک خواب اللہ تعالیٰ کے انعامات ہیں لیکن یہ اونچے معارف عام سطح دماغ سے بلند ہونے کے سبب ذرا سمجھ میں مشکل آتے ہیں دراصل:

ان کا تعلق مراقبات، مکاشفات اور خوابوں سے ہے۔ اس میں مختلف احتمالات میں یہ بھی احتمال ہے کہ نفسانی خیال ہو۔ یہ بھی احتمال ہے کہ بعض مکاشفات اور خواب صادق ہوں۔

لیکن مذکور شخصیت کی باتیں مبشرات میں داخل ہیں کیونکہ جو شخص اللہ کا ولی اور متبع سنت ہو ان کے مکاشفات اور خواب مبشرات میں ہی داخل ہوتے ہیں۔ اس بات کا کوئی انکار نہیں کر سکتا اس لئے کہ اکثر اہل فتویٰ نے لکھا ہے کہ اللہ کے ولی کا خواب الہامی والقائی ہوتا ہے اور وہ سچا ہوتا ہے۔

ایسے اللہ کے ولی سے بیعت کرنا جائز بلکہ ضروری ہے، جو شخص ان کا انکار کرے وہ تصوف میں ناقص بلکہ نابلد اور فقہ باطنی سے ناواقف ہے وہ شخص تو صرف فقہ ظاہری کا عالم ہے۔ حالانکہ متقدمین اور متاخرین کے مکاشفات جو کتابوں میں مذکور ہیں۔ مثلاً حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی ''حجۃ اللہ'' اور ''حرمین شریف...... درالثمین فی مبشرات النبی الامین وغیرہ جو بالمشافحہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھ کر تحریر فرمائی گئی ہیں اور دیگر ایسے

Marfat.com

اکثر واقعات جو موجود ہیں وہ حجت ہیں ۔ اگر ان کا انکار کیا جائے تو پھر ان کا کیا جواب ہوگا۔ حالانکہ وہ حضرات سچے تھے اور ان کو الہام والقا ہوتا تھا۔

کیونکہ متقدمین اور متاخرین صوفیا کے ایسے سینکڑوں واقعات موجود ہیں جن میں مکاشفات کا اظہار کیا گیا ہے مثلاً قصص الاولیاء میں حکیم الامت مجدد ملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا ظفر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ کے واقعات اور مکاشفات درج ہیں۔

بہر حال قصہ مختصر بندۂ ناچیز کی یہ کتاب بنام ''بزرگانِ نقشبندیہ کو خواب میں زیارت نبی ﷺ'' رویائے صالحہ کی صورت میں ایک ناقص سی کوشش ہے، اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرماوے اور اپنے حبیب کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے توسل سے بندۂ عاجز کے قلم و عمل کو اپنے دین کی خدمت کے لئے رواں دواں رکھے۔

شفاعت امام الانبیاء ﷺ کا محتاج
محمد روح اللہ نقشبندی غفوری

Marfat.com

اولیاءِ نقشبند رحمہم اللہ

حاملانِ سرِ وحدت اولیاء نقشبند　　رازدارانِ حقیقت اولیاء نقشبند

ہیں گلِ الفت کی نکہت اولیاء نقشبند　　کیوں نہ ہوں عنوان مدحت اولیاء نقشبند

مرکزِ حسن عقیدت اولیاء نقشبند　　صاحبانِ اوج و عظمت اولیاء نقشبند

ماحیانِ شرک و بدعت اولیاء نقشبند　　حامیانِ دین حق ہیں بے نیاز ماسوا

باعث فیضان و رحمت اولیاء نقشبند　　رہنمایانِ سلوک و معرفت لاریب ہیں

رہروانِ راہ سنت اولیاء نقشبند　　ہر قدم اٹھا ان کا احیاء دین کے واسطے

علم و عرفان کی روایت اولیاء نقشبند　　ہے تخصص ان کا صدق حال اور صدق مقال

رات دن وقفِ عبادت اولیاء نقشبند　　تابع سرورِ کونین (ﷺ) ان کی زندگی

رکھتے ہیں نورِ بصیرت اولیاء نقشبند　　راہ عشق مصطفی ﷺ کے راہرو کیوں کر نہ ہوں

حسن دستار فضیلت اولیاء نقشبند　　رونق بزم ولایت ان کے انوار فیوض

منبع رشد و ہدایت اولیاء نقشبند　　اقتضائے وقت ہے ان کا منبع دین میں

ہیں ثناگوئے رسالت اولیاء نقشبند　　میں نہ کیوں محمود روز و شب رہوں مدحت سرا

Marfat.com

حضرت مولانا شاہ عبدالغنی مہاجر مدنی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

۱.....حضرت شاہ عبدالغنی مہاجر مدنی قدس سرہ العزیز نے ۱۸۵۷ء/۱۲۷۳ھ میں ہندوستان سے ہجرت فرما کر مدینہ طیبہ کو جائے قیام بنایا۔ اکثر حرم اطہر (علی صاحبہا صلوٰۃ و سلاما) میں مستغرق و مراقب رہتے تھے۔ ادباً خائف و ترساں روضۂ اطہر (علی صاحبہا صلوٰۃ وسلام) سے کچھ فاصلہ پر بیٹھتے اور زائرین کے شور و غل مچانے پر یک دم کانپ اٹھتے اور نہایت آہستہ آواز میں یوں فرماتے: صاحبو! شور نہ کرو، دیکھو حضرت رسول اللہ ﷺ تشریف رکھتے ہیں۔ آپ درس بھی مدینہ طیبہ میں دیتے رہے اور حدیث شریف بھی پڑھاتے رہے۔ آخر جوار رسول ﷺ میں بتاریخ ۶ محرم الحرام ۱۲۹۶ھ بعمر ۶۰ سال وصال فرمایا اور جنت البقیع میں قبہ عثمانیہ کے متصل مدفون ہوئے۔ شاہ صاحب ۲۵ شعبان المعظم ۱۲۳۵ھ کو مراد آباد (یوپی، بھارت) میں پیدا ہوئے تھے۔ والد بزرگوار کا اسم گرامی شیخ ابوسعید تھا۔ آپ نے حضرت شاہ عبداللہ المعروف غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے استفادہ فرمایا، کیونکہ ظاہری و باطنی علم کے لئے دہلی آنا جانا رہتا تھا۔ فخر المحدثین مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ آپ کے شاگرد تھے اور آپ خود حضرت شاہ اسحاق مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد تھے۔

(تذکرۃ الرشید ص:۲۸ تا ۲۹، تذکرۃ الخلیل از مولانا محمد عاشیق الٰہی میرٹھی)

۲.....عارف باللہ عاشق رسول اللہ ﷺ حضرت شاہ عبدالغنی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ چونکہ تم میرے دین کی خدمت کرتے ہو اور خدا کے بندوں کو ذکر الٰہی کے نور سے منور کرتے ہو لہٰذا تمہارا نام "عبدالمومن" رکھا جاتا ہے۔ عابد ہونا آسان ہے۔ زاہد ہونا آسان ہے۔ صوفی ہونا آسان ہے، ذاکر ہونا آسان ہے مگر مشکل سے مشکل کام مومن ہونا ہے۔ جب انسان مومن ہوا تو تمام بزرگی اور مرتبہ کا جامع ہوگیا۔

(انوار العارفین، صفحہ ۲۲ تا ۲۳)

Marfat.com

۳......عارف باللہ عاشق رسول اللہ ﷺ حضرت شاہ عبدالغنی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ ایک روز عشاء کی نماز کے پہلے کچھ دیر کے لئے سو گئے تو آپ نے دیکھا کہ خیرالوریٰ شہہ بطحاء نورالہدیٰ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہیں اور یہ ارشاد فرمار ہے ہیں کہ عشاء کی نماز سے پہلے سونا ٹھیک نہیں ہے بلکہ اس میں نقصان ہے۔(انوار العارفین صفحہ ۲۱)

۴......عارف باللہ عاشق رسول اللہ حضرت شاہ عبدالغنی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ حضرت رسول اللہ ﷺ کے دیدار پرانوار سے مشرف ہوئے۔عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ "من رانی فقدرای الحق" یعنی جس نے مجھے دیکھا گویا اس نے حق کو دیکھا۔کیا یہ آپ ﷺ کی حدیث ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ بے شک یہ میری حدیث ہے۔
(انوار العارفین صفحہ ۲۲)

آپ نے فرمایا کہ آدمی چار قسم کے ہوتے ہیں۔نامرد،مرد،جوانمرد،فرد،دنیا کے سب طالب نامرد ہیں۔آخرت کے طالب مرد ہیں۔آخرت اور دیدار الٰہی کے طالب جوانمرد ہیں اور فقط اللہ تعالیٰ کے طالب فرد ہیں،فرمایا کتابیں جن کی نظیر نہیں تین ہیں۔کلام اللہ شریف۔بخاری شریف۔مثنوی مولانا روم،فرمایا کہ اللہ کے وعدے ہماری جاگیریں ہیں، ظاہری جاگیروں سے کیا سروکار،نماز کی پابندی،قرآن پاک کی تلاوت،درود شریف کا ورد،لا الہ الا اللہ کا ذکر اور اللہ اللہ کا تصور ایسی چیزیں ہیں کہ ناممکن ہے کہ جن کی برکات ظاہر نہ ہوں۔اگر زندگی میں کسی وجہ سے ظاہر نہ ہوئیں تو مرنے کے بعد تو ضرور ظاہر ہونے والی ہیں۔گمنامی اختیار کرو کہ تمہارا مذہب برباد نہ ہو۔تمام حکمتوں اور عقلمندیوں کا سر اور بھید خوف الٰہی ہے کہ اس خوف کی وجہ سے اس میں حکمت کا دروازہ غیب سے کھل جاتا ہے۔

۵......عارف باللہ عاشق رسول اللہ ﷺ حضرت شاہ عبدالغنی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ ہمیشہ تسبیح وتہلیل پڑھ کر اس کا ثواب حضور اقدس ﷺ کی روح پرفتوح کو بخشا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ یہ مبارک عمل آپ سے ترک ہو گیا تو آپ نے دیکھا کہ حضور اقدس ﷺ تشریف لائے ہیں اور فرماتے ہیں کہ اللہ کے محبوب (ﷺ) کے ساتھ محبت بڑھائے جا۔دیکھ جس دل میں میری محبت ہے اسے آتش دوزخ سے نجات ہے۔(انوار العارفین صفحہ ۲۱)

۶......عارف باللہ عاشق رسول اللہ ﷺ حضرت شاہ عبدالغنی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ پر ایک مرتبہ حضور اقدس ﷺ کے ذکر مبارک اور درود شریف کے ورد کے وقت اس قدر شوق

Marfat.com

غالب ہوا کہ آپ کی طبیعت بے قابو ہوگئی اور شوق دیدار میں آہ وزاری کرتے ہوئے زمین پر لوٹنے لگے۔ اسی حالت میں آنکھ لگ گئی۔ آپ نے دیکھا کہ ایک نہایت نورانی شخص آپ سے فرما رہے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ آپ کے منتظر ہیں۔ آپ بڑے ہی شوق سے امی لقب، سلطان الانبیاء، سید کونین ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ نے اٹھ کر شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو گلے لگایا اور دل کو سکینہ جیسی نعمت سے بھر دیا۔ سکینہ جیسی نعمت تو ذکر الٰہی اور درود شریف کے ورد میں ہی عطا کی جاتی ہے۔ اس عظیم الشان نعمت کے باعث ہی اللہ تعالیٰ کا دیدار مبارک نصیب ہونے والا ہے)۔ (انوار العارفین، صفحہ ۲۱)

حضرت شیخ غلام نقشبندی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

ا.....حضرت شیخ غلام نقشبندی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد شیخ عطا اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کے روحانی اشارہ کے مطابق غلام نقشبند آپ کا نام رکھا۔ میر محمد شفیع سے کسب کمالات کیا۔ اٹھارہ سال کی عمر میں تحصیل علوم سے فارغ ہوگئے۔ ابتداء میں ایک مرتبہ خضور اقدس ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ دیکھا کہ آپ ﷺ اپنے دست مبارک سے حضرت غلام نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کے اچکن کے بٹن کھول رہے ہیں۔ فوراً تعبیر ذہن میں آئی کہ علم کے دروازے کھل جائیں گے حتیٰ کہ آپ اپنے شیخ کے مرشد حضرت شیخ پیر محمد لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ کے جانشین مقرر کیے گئے۔ (علماء ہند کے شاندار کارنامے جلد اول صفحہ 503 از مولانا محمد میاں دیو بندی رحمة الله علیه۔ مطبوعه دهلی پرنٹنگ ورکس. دهلی)

حضرت مولانا ظہیر الدین نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

ا.....مولانا ظہیر الدین بن محب اللہ بالا پوری عنایت الٰہی رحمۃ اللہ علیہ 1131ھ میں حج بیت اللہ سے سرفراز ہوئے اور حضرت رسول اللہ ﷺ کی بشارت کے مطابق مدینہ

Marfat.com

طیبہ کے شیخ زین الدین یمنی کی ملاقات کے لئے یمن پہنچے۔آپ شیخ کی خانقاہ میں فروکش ہوئے۔شیخ نے آپ کو دیکھتے ہی فرمایا "السلام علیکم یا ظہیر الدین"۔آپ نے جواب دے کر فرمایا کہ آپ کو میرا نام کیسے معلوم ہوا۔فرمایا عالم رویاء میں حضرت رسول اللہ ﷺ نے مجھے بشارت دی کہ ولدی سید ظہیر الدین آپ کی خدمت میں آ رہا ہے۔اس کو خرقہ خلافت عنایت کیجئے۔میں آپ کا منتظر تھا۔پھر شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو نقشبندیہ خلافت کا خرقہ عطا کیا اور مرتبہ کمال کو پہنچے۔ (تذکرہ اولیاء دکن جلد اول صفحہ 484)

حافظ سید عبد اللہ نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

۱۔۔۔۔۔حافظ سید عبد اللہ قدس سرہ کو ذوق خدا طلبی نے صحرا نوردی پر آمادہ کر دیا اور آپ تارک الدنیا خدا رسیدہ قاری صاحب کے پاس جو اطراف پنجاب کے صحرا میں اپنی بنائی ہوئی مسجد میں رہتے تھے، کی خدمت میں پہنچ گئے، اور دیکھتے ہی دیکھتے حافظ قاری سید عبد اللہ بن گئے۔وہیں آپ نے حضرت قاری صاحب کے ساتھ بحالت بیداری حضرت رسول کائنات ﷺ کا مع صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دیدار کیا تھا۔موضع کھیڑی، ضلع مظفر نگر (یوپی، بھارت) کے حافظ سید عبد اللہ قاری صاحب سے رخصت ہو کر سامانہ پہنچے اور شیخ ادریس رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہے، جو حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے ہم عصر عظیم بزرگ تھے۔اس کے بعد حضرت مجدد کے خلیفہ اعظم سید آدم بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہیں سے خرقہ خلافت حاصل کیا۔۱۰۵۲ھ میں حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی معیت میں لاہور آئے۔شاہ جہاں بادشاہ نے حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ کو حکم دیا کہ سفر حجاز اختیار کریں۔حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ عازم حجاز ہوئے تو آپ نے بھی ان کی ہم رکابی کی خواہش ظاہر کی، مگر حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ آپ یہیں رہیں، آپ کی یہاں ضرورت ہے۔آپ نے تعمیل ارشاد کیا اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے والد بزرگوار حضرت شاہ عبد الرحیم رحمۃ اللہ علیہ آپ سے بیعت ہوئے۔اکثر فرماتے تھے ایسا معلوم ہوتا ہے حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے ہندوستان میں محض آپ کی تربیت کے لئے چھوڑا ہے۔آخری عمر میں اکبر آباد (آگرہ) میں مقیم ہوئے اور طویل عمر پا کر وہیں وصال فرمایا۔وصیت فرمائی کہ مجھے عام لوگوں کے قبرستان

Marfat.com

میں دفن کرنا اور میری قبر پر کوئی امتیازی نشان نہ بنایا جائے۔ مریدوں نے ایسا ہی کیا۔ غرض اس عاشق قرآن کی زندگی کا ایک ایک لمحہ خدمت خلق اور احیائے سنت میں بسر ہوا۔

(علمائے ھندکے شاندارکارنامے جلداول ازمولانامحمد میاں دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ)

خواجہ عبدالخالق نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

ا...... ہندوستان کے دوسرے علاقوں کی طرح پنجاب میں بھی بیوہ کا نکاح ثانی برا سمجھا جاتا تھا۔ حضرت خواجہ محمد عبدالخالق نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ (۱۸۵۱ء تا ۱۹۳۱ء) پسر شمس العارفین، قطب الاقطاب خواجہ قادر بخش رحمۃ اللہ علیہ کی ان تھک کوششوں سے پنجاب میں تیرہ سو سال بعد قرآنی حکم (اپنی بیواؤں کا نکاح کرو) پر راجپوت کے مسلمان راضی ہوئے۔ کلانور (مشرقی پنجاب) میں ۲۳ شعبان المعظم ۱۳۰۹ھ کو اس سلسلے میں تیسرا جلسہ ہوا۔ صوفیائے اکرام اور اولیائے عظام جو اس جگہ جمع تھے، ان ہی میں سے بعض نے دیکھا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہیں، اور جب دعا کی جاتی ہے تو آمین فرماتے ہیں۔ آپ ﷺ کا چہرۂ انور نہایت شاداں و فرحاں ہے۔ ان بزرگ ہستیوں نے اپنے چند احباب کو بتایا کہ یہ وقت عین مقبولیت کا ہے۔ تھوڑے ہی عرصے میں اس کا ظہور ہو گیا اور جو دعا مانگی گئی، مقبول بارہ گاہ الٰہی ہوئی۔ حضرت خواجہ محمد عبدالخالق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رات کو میں نے عالم رویا میں حضرت امام الانبیاء ﷺ کو دیکھا کہ آپ بہ نفس نفیس مع صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مہمانوں کے واسطے طشتریاں رکھ رہے ہیں اور دعا فرما رہے ہیں کہ "اے اللہ! تو اس کار خیر کو بخیر و خوبی انجام دے"۔ میں نے یہ خواب منتظمین کو سنا کر ہدایت کر دی کہ جو جو حاضرین جلسے میں ہیں، سب کو کھانے میں شریک کیا جائے۔

حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت [illegible]

ا...... حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ ایک ایسی شان [illegible] ہیں کہ امی ہونے کے باوجود یہ کیفیت تھی کہ ایک مرتبہ ایک مرید نے [illegible] ایک بہت بڑی یونیورسٹی ہے، وہاں جا کر علم حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ آپ مجھے اجازت دے دیجئے۔ دریافت فرمایا کہ کیا خرقان میں حدیث پڑھانے والا کوئی نہیں ہے؟ عرض کیا کہ مجھے تو کوئی نظر نہیں آتا۔ یہ سن کر حکم دیا کہ بازار جاؤ اور تلاش کر کے حدیث شریف

Marfat.com

کی ایک کتاب لاؤ۔ مرید بازار سے حدیث شریف کی ایک کتاب لے آیا۔ فرمایا: پڑھو۔ اس نے پڑھنا شروع کیا۔ ایک حدیث پڑھی۔ آپ نے فرمایا: یاد رکھو یہ حدیث صحیح ہے۔ یہ حضرت رسول اللہ ﷺ کے عین کلمات ہیں اور اس کے اندر یہ معانی ہیں۔ اب دوسری حدیث پڑھو۔ دوسری حدیث پڑھی۔ آپ نے فرمایا: اس کا پہلا حصہ حضرت رسول اللہ ﷺ کا ہے اور آخری حصہ میں آپ ﷺ کے الفاظ نہیں ہیں ان کو نظر انداز کر دو۔ اچھا اب تیسری حدیث پڑھو۔ تیسری حدیث پڑھی تو معنی بتائے اور فرمایا کہ یہ حدیث بالکل ہی حضرت رسول اللہ ﷺ کی نہیں ہے، ان کو نظر انداز کر دو۔ اس طرح پڑھاتے پڑھاتے تھوڑے دن میں پوری حدیث شریف کی کتاب ختم کرادی۔ کسی نے عرض کیا: یا حضرت آپ کے عربی جاننے کہ وجہ تو یہ ہوسکتی ہے کہ آپ کی معاشرت اہل عرب کے ساتھ زیادہ رہی ہے، لیکن جب کہ آپ بالکل امی ہیں تو آپ کو کیونکر معلوم ہوا کہ پہلی حدیث صحیح ہے، دوسری کا نصف صحیح ہے اور تیسری حدیث از سرتا پا غیر صحیح ہے؟ آپ نے جواب دیا کہ جب حدیث پڑھی گئی تو مجھے حضرت رسول اللہ ﷺ کا چہرۂ مبارک نظر آیا۔ پہلی حدیث پڑھنے کے وقت چہرہ مبارک بشاش ہوگیا تو میں سمجھا کہ یہ آپ ﷺ کی حدیث ہے۔ دوسری حدیث کے ابتدائی حصہ کے پڑھنے کے وقت چہرۂ انور بشاش رہا، لیکن آخری حصہ پڑتے وقت منقبض ہوگیا تو میں سمجھ گیا کہ آخری حصہ اس حدیث کا آپ ﷺ کی حدیث نہیں ہے۔ اسی طرح تیسری حدیث پڑھنے کی وقت اول سے آخر تک آپ ﷺ کا چہرۂ مبارک منقبض رہا تو میں سمجھ گیا کہ یہ حدیث بالکہ ہی آپ ﷺ کی نہیں ہے۔ یہ فضل الٰہی ہے، فراست ہے، مکاشفہ ہے، اسی کو علم لدنی کہتے ہیں۔ (بستان المحدثین)

آپ کا اسم گرامی علی بن جعفر رحمۃ اللہ علیہ ہے۔ قزوین کے قریب خرقان نامی مقام کے باشندے تھے۔ اپنے دور کے غوث تھے۔ وصال ۱۰ محرم الحرم ۴۲۵ھ کو شب سہ شنبہ ہوا۔ سلطان محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ آپ کے بے حد معتقد تھے۔ سلطان نے ہندوستان پر ۱۷ حملے کیے آخر آپ نے سلطان کو اپنا چوغہ عطا فرمایا اور دعا دی، جس کی برکت سے سلطان نے سومنات فتح کیا۔

Marfat.com

مولانا خواجگی امکنگی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

آپ کا اسم مبارک خواجگی ہے، جس کے لفظی معنی منسوب بہ خواجہ ہیں۔ آپ موضع امکنہ میں رہا کرتے تھے جو بخارا کے دیہات میں سے ایک گاؤں ہے، اس گاؤں کی طرف منسوب کر کے آپ کو امکنگی بولتے ہیں۔ آپ کی تربیت ظاہری و باطنی اپنے والد بزرگوار خواجہ درویش محمد قدس سرہ سے ہے اور ان ہی سے آپ کو خلافت ہے۔

آپ تیس برس تک مسند خلافت پر رونق افروز رہے، اگرچہ معمر و مسن ہو گئے تھے مگر آنے جانے والوں کی خدمت خود کیا کرتے تھے۔ مہمانوں کے لئے کھانا خود لاتے بلکہ بسا اوقات مہمانوں کے خادموں اور سواریوں کی بھی خود خبر گیری کیا کرتے تھے۔

آپ حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند قدس سرہ کے اصل طریقہ کے پابند تھے اور ذکر جہر وغیرہ محدثات طریقہ سے پرہیز کرتے تھے۔ عابد و زاہد اور صاحب کرامات و خوارق تھے اپنے حالات کے اخفاء میں بہت کوشش کرتے تھے۔ اپنے وقت میں طالبان طریقت کے مرجع تھے۔ تصرف باطنی کا یہ عالم تھا کہ علماء و فضلاء اور امراء و فقراء استفاضہ کیلئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے بلکہ ملوک و سلاطین آپ کے آستانہ عالیہ کی خاک کو اپنی آنکھوں کا سرمہ بناتے تھے۔

ا...... عبداللہ خاں والئ توران نے خواب میں دیکھا کہ ایک عظیم الشان خیمہ قائم ہے اور اس میں حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں۔ ایک بزرگ بارگاہ کے دروازہ پر عصا لئے ہوئے کھڑے ہیں۔ مخلوق کی گزارشات اور درخواستیں آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ کی حضور میں پیش کر رہے ہیں اور ان کا جواب آپ کے پاس سے لا کر دیتے ہیں۔

چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک تلوار ان کے ہاتھ بھیجی اور انہوں نے اس تلوار کو میری کمر میں باندھ دیا، میرے حال پر بڑی مہربانی اور الطاف فرمائی۔ اس کے بعد بادشاہ کی آنکھ کھل گئی۔ اس نے اس بزرگ کے حلیہ کو ذہن میں محفوظ رکھا اور اس بزرگ کی تلاش اور جستجو میں مصروف رہا۔ حتیٰ الوسع وہ اپنے مقربوں اور درباریوں سے اس بزرگ کا حلیہ بیان کر کے ان کے متعلق دریافت کرتا رہا مگر کچھ پتہ نہ چلتا یہاں تک کہ ایک روز بادشاہ کا ایک درباری مولانا خواجگی قدس سرہ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے

Marfat.com

وہاں سے جا کر بادشاہ سے عرض کیا کہ اس حلیہ کے بزرگ جن کو آپ نے بیان فرمایا حضرت مولانا خواجگی امکنگی قدس سرہ ہیں۔

بادشاہ اس خبر کو سن کر بہت خوش ہوا۔ آپ کا نام، مقام، عادات واطوار تفصیل کے ساتھ دریافت کئے۔ اس نے سب باتوں کے پورے پورے جواب دیئے۔ پھر بادشاہ نے حضرت قدس سرہ کے ملک کا ارادہ کیا اور اس مخزن اسرار کے دیدار فیض انوار سے مشرف ہوا تو دیکھا کہ آپ کا حلیہ بعینہ وہی ہے جو خواب میں دیکھا تھا۔ بادشاہ نے نہایت تواضع اور انکساری کا اظہار کیا اور نذرانہ قبول کرنے کے لئے التماس کی، مولانا نے نذرانہ قبول نہ فرمایا اور فرمایا کہ شیرینی فقر نامرادی اور قناعت میں ہے۔ بادشاہ نے کہا کہ موجب مضمون آیہ شریفہ اطیعوا اللّٰہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم (اطاعت کرو اللہ کی اور اس کے رسول ﷺ کی اور حاکموں کی) عمل فرمایئے اور جو کچھ میں حضرت کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں، یہ قبول فرمایئے، یہ سن کر آپ نے وہ تحائف اور نذرانے مجبوراً قبول فرمالئے۔ اس کے بعد خان مذکور روزانہ صبح کے وقت نہایت نیازمندی اور انکساری کے ساتھ حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا کرتا تھا۔

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

۱..... حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کسی نے میرے سامنے ذکر کیا کہ فلاں شہر میں ایک ولی موجود ہے پس میں اس کی زیارت کے لئے اس شہر گیا۔ جب میں مسجد میں پہنچا تو وہ بھی گھر سے اس مسجد میں آیا۔ جب وہ مسجد میں داخل ہوا تو وہاں تھوک دیا۔ میں وہیں سے لوٹ آیا اور دل میں خیال کیا کہ اگر یہ شخص اللہ کا سچا ولی ہوتا تو خانہ خدا کا احترام کرتا اور مسجد میں ہرگز نہ تھوکتا۔ اگر یہ شریعت کی تعظیم کرتا تو خدا اس کی تعظیم کرتا۔ اندریں حالات یہ شخص ہرگز اولیاء اللہ میں سے نہیں ہوسکتا۔ اسی شب آپ ﷺ نے حضرت محمد رسول اللہ کو خواب میں دیکھا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے بایزید جو کام تو نے کیا اور اس سے جو نتیجہ تو نے اخذ کیا اس کی روحانی اور باطنی برکات تجھے حاصل ہوئیں۔" پس یہ حقیقت ہے کہ میں دوسرے ہی روز اس درجہ پر پہنچا جس درجہ پر تم مجھے دیکھ رہے ہو۔

(کشف المحجوب از حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ اردو ترجمہ صفحہ ۲۱)

۲۔ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ جو اکابر اولیاء اللہ میں سے ہیں انہوں نے اب تک شادی نہ کی تھی۔ خواب دیکھا کہ نہایت عالی شان عمارت ہے جس میں اولیاء اللہ آتے جاتے ہیں مگر جب وہ خود اندر جانے کا قصد کرتے ہیں تو دروازہ بند پاتے ہیں۔ تحقیق کرنے پر معلوم ہوا کہ یہ بارگاہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ ہے۔ دل میں سوچنے لگے کہ اللہ پاک نے مجھے بہت سے انعامات سے نوازا ہے کیا وجہ ہے کہ مجھے اس دربار گوہر بار میں جانے کی اجازت نہیں۔ سوچ ہی رہے تھے کہ حضرت سید عالم ﷺ نے عمارت کے ایک حصہ سے سر مبارک نکال کر فرمایا " یہاں صرف اس کو باریابی ہو سکتی ہے جو میری سنت ادا کرے۔ آنکھ کھلی تو حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ آبدیدہ ہو گئے۔ فرمایا حکم نبوی (ﷺ) سے چارہ نہیں اور ضعیف العمری کے باوجود شادی کی۔ (مکتوبات شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ حصہ دوم مرتبہ مولانا نجم الدین اصلاحی صفحہ ۱۸۱ تا ۱۸۲)

وفات ۱۴ رمضان المبارک ۲۶۱ میں ہوئی۔ شام میں بمقام بسطام مزار ہے۔

حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

۱۔ حجۃ اللہ حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ جب مدینہ طیبہ پہنچے تو حضرت رسول اللہ ﷺ نے آپ کی تعریف فرمائی اور انت فخر امتی " (تم میری امت کے فخر ہو) فرمایا اور کمال لطف و کرم سے آپ کو ممتاز فرمایا اور اپنا نائب امت بنایا۔ شیخ الاسلام حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ ملک عرب کے سب سے بڑے عالم تھے۔ ان کے مدرسے میں ۷۰۰ عالم پڑھانے پر معمور تھے۔ انہوں نے آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ آج رات حضرت رسول اللہ ﷺ نے خواب میں مجھے فرمایا کہ محمد نقشبند میرا خلیفہ اکمل اور نائب اعظم ہے۔ تم اس کی خدمت میں جاؤ اور مرید ہو جاؤ۔ چنانچہ بڑے اعتقاد سے آپ مع اپنے شاگردوں کے حضرت نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کے مرید ہوئے۔ حضرت نقشبند رحمۃ اللہ علیہ محرم الحرام ۷۱۸ھ میں قصر عارفاں (بخارا) میں پیدا ہوئے۔ اور ۳ ربیع الاول ۷۹۱ھ

Marfat.com

میں وصال فرمایااور قصر عارفاں میں دفن ہوئے۔(جمال نقشبندرحمۃ اللہ علیہ از صلاح الدین نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ مجددی بی اے صفحہ ۱۹۰)

سلسلہ نقشبندیہ کے سرخیل ہیں۔چونکہ آپ اور آپ کے والد کمخواب کے کپڑے بنتے اوران پرنقوش بناتے تھےاس لئے نقشبندی کہلائے۔اسم گرامی محمد بن محمد البخاری تھا۔کمالات وخوارق انتہا کو پہنچے ہوئے تھے۔کسی نے سماع کی بابت آپ سے دریافت کیاتوفرمایا۔

نہ انکارمی کنم نہ ایں کارمی کنم

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کوزیارت نبی ﷺ

۱ آپ نے فرمایا کہ ایک دن میں نے دیکھا کہ ایک صفہ بلند پر جمیع انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام تشریف فرما ہیں اور حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام امیر مجلس ہیں،چنانچہ میں بھی اس صفہ پرپہنچا مگر وہاں بیٹھنے کی جگہ نہ تھی کہ اسی اثنا میں حضرت خلیل اللہ علیہ السلام نے سب کی طرف متوجہ ہوکرفرمایاایھا الذین امنو آ اذا قیل لکم تفسحوا فی المجالس فافسحوا ترجمہ:اے ایمان والو جب تم کوکہا جائے کہ مجلس میں جگہ کھول دوتو تم جگہ کھول دیا کرو۔یہ سن کرسب نے تھوڑی حرکت کی اورمیرے بیٹھنے کی جگہ بافراغت نکل آئی اورمیں اس جگہ بیٹھ گیا۔

۲ آپ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے حضور میں حاضر ہوں کہ حضور نے ایک اجازت نامہ جیسا کہ مشائخ اپنے خلفاء کولکھ دیا کرتے ہیں مجھ کومرحمت فرمایا۔لیکن بعدازاں معلوم ہوا کہ اس اجازت نامہ میں ابھی کچھ کسر ہے کہ اتنے میں ایک شخص آکر مجھ سے وہ اجازت نامہ بحضور ﷺ لے گیااوراس پرکچھ لکھوا کراور حضرت محبوب رب العالمین (ﷺ) کی مہر سے مزین کرواکر مجھ کولاکردیاہے اس کے متن میں الطاف عظیمہ دنیا کے متعلق لکھے ہیں اوراس کی پشت پرلکھا ہے کہ تم کواجازت نامہ آخرت عطا ہوا ہے اور مقام شفاعت مرحمت فرمایا ہے(کاغذات اجازت نامہ بہت طولانی ہے اوراس پر بہت سی سطریں لکھی ہوئی ہیں)اور فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس اس طرح بیٹھا ہوں جیسا کہ بیٹا اپنے باپ کے پاس بیٹھا ہوکہ اسی عرصہ میں وہ اجازت نامہ لپیٹا ہوا ہاتھ میں لیے ہوئے حرم شریف میں حضور ﷺ کے ساتھ داخل ہوا کہ دیکھتا ہوں کہ ام المومنین سیدہ

Marfat.com

خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا حضور ﷺ کے سامنے فرمانے لگیں کہ میں تیرے انتظار میں تھی تو یہ کام کر۔ فرمایا کہ مجھ کو یہ حضوری آنحضرت ﷺ وام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی غیر نہیں معلوم ہوتی تھی (بلکہ جس طرح بیٹا اپنے ماں باپ کے پاس ہوتا ہے اس طرح تھا)

۳......ایک دن حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ حلقے میں مع یاران بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت شاہ سکندر نبیرۂ حضرت شاہ کمال کیتھلی قدس سرہ تشریف لائے اور ایک خرقہ آپ کے دوش مبارک پر ڈال دیا۔ حضرت نے جو آنکھ کھولی دیکھا کہ شاہ سکندر ہیں، جلدی سے اٹھے اور بتواضع معانقہ کیا۔ حضرت شاہ سکندر نے فرمایا کہ میرے جدامجد حضرت شاہ کمال نے اپنے وصال کے نزدیک یہ جبہ جو کہ حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ سے پشت بہ پشت ہمارے ہاں چلا آتا ہے میرے سپرد کیا تھا اور فرمایا تھا کہ اس کو امانتاً اپنے پاس رکھو جس کو میں کہوں گا اس کے حوالے کرنا۔ اب چند مرتبہ مجھ سے حضرت جدامجد نے تمہارے حوالہ کرنے کے واسطے واقعہ میں کہا۔ لیکن مجھ پر اس تبرک کا علیحدہ کرنا سخت شاق تھا، مگر چونکہ اب تاکید بہ تہدید کی۔ چار و ناچار لے آیا ہوں۔

چنانچہ حضرت وہ خرقہ پہن کر خلوت میں تشریف لے گئے۔ وہاں آپ کے دل میں خطرہ گزرا کہ مشائخ کے بھی عجیب معمول ہیں کہ جس کو جامہ پہنچا دیا وہی خلیفہ بن گیا۔ ورنہ چاہئے یہ کہ پہلے خلعت معنوی پہنائیں۔ بعد ازاں اپنا خلیفہ بنائیں، بمجرد اس خطرہ کے حضرت غوث الثقلین شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ مع تمام خلفاء تا حضرت شاہ کامل کیتھلی تشریف لائے اور اپنی نسبت خاصہ کے انوار سے مالا مال کر دیا۔ اس وقت آپ کے دل میں خیال گزرا کہ میں نقشبندیوں کا پرورش یافتہ ہوں اور یہاں یہ معاملہ گزرا، کہ اسی اثناء میں حضرت عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ سے لے کر تا حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ سب تشریف لائے اور حضرت خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے برابر بیٹھے۔ اکابر نقشبندیہ نے فرمایا کہ شیخ احمد رحمۃ اللہ علیہ ہماری تربیت سے کمال و تکمیل کو پہنچے۔ آپ کو ان سے کیا علاقہ ہے۔

اکابر قادریہ نے فرمایا کہ انہوں نے اول چاشنی ہمارے خوان سے کھائی ہے (اور یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ حضرت شاہ کمال رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت کے ایام شیرخوارگی

Marfat.com

میں اپنی زبان مبارک حضرت کے دہن شریف میں دے دی تھی اور آپ نے اس کو خوب چوسا تھا) اور اب خرقہ بھی ہمارا ہی پہنا ہے۔ اسی بحث میں حضرت چشتیہ و کبرویہ و سہروردیہ بھی تشریف لائے اور کہا کہ ان کے ہم بھی دعویدار ہیں (کیونکہ ان کے خاندان کی حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے والد بزرگوار سے حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ سے قبل خلافت ملی تھی)۔

مولانا بدرالدین سرہندی رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ نے ''حضرات القدس'' میں حضرت مجدد کی زبانی لکھا ہے کہ اس وقت اس قدر ارواح اولیاء جمع ہوئیں کہ تمام مکان و گلی اور دشت و صحرا بھر گیا اور مناظرہ کو صبح سے ظہر کا وقت ہو گیا کہ اسی اثناء میں حضور اکرم ﷺ تشریف فرما ہوئے اور بکمال کرم و نوازش سب کی تسلی و دلاسہ فرما کر ارشاد فرمایا کہ چونکہ شیخ احمد کی تکمیل طریقہ نقشبندیہ میں ہوئی ہے اس واسطے اسی کی ترویج کریں اور باقی دیگر سلاسل کی نسبت بھی القاء کریں کہ ان کا حق بھی ثابت ہے اور اسی پر فاتحہ خیر پڑھا گیا اور سب رخصت ہو گئے۔ (جواہر مجددیہ صفحہ ۲۰، حضرات القدس)

۴۔ حضرت نے فرمایا کہ مجھ پر مکشوف ہوا ہے کہ ہندوستان میں انبیاء گزرے ہیں لیکن کسی کا ایک تابع ہوا کسی کے دو غرضیکہ تین سے زیادہ کسی کے نہیں پائے جاتے اور اگر چاہو تو ان کا مکان اور جائے بعثت بتادوں بلکہ ان کی قبر بھی کہ ان کے انوار نظر آتے تھے۔

۵۔ ایک روز حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ جناب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا کہ تو مجتہد علم کلام ہے۔ فرمایا: جب سے میری رائے علیحدہ ہے، لیکن اکثر موافق امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ہے، فرمایا کہ جب اجتہاد حنفی و شافعی کی سیر کرتا ہوں تو معلوم ہوتا ہے کہ دو حصہ حق بجانب ابوحنیفہ ہے اور ایک حصہ بطرف امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ ہے اور ان بزرگواران سے حق باہر نہیں ہے۔

۶۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ چند سال قبل میرا یہ طریقہ تھا کہ اگر طعام پکاتا تھا تو اہل عبا کی ارواح پاک کو بخش دیتا تھا اور حضرت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خاتم خلافت، فاتح سلاسل ولایت حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ و حضرت سیدۃ النساء خاتون جنت فاطمۃ الزہرہ اور حضرات حسنین رضی اللہ عنہما کو ملا لیتا تھا۔

Marfat.com

ایک رات خواب میں دیکھا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ موجود ہیں۔ میں نے سلام عرض کیا۔ آپ ﷺ میری جانب متوجہ نہ ہوئے اور منہ پھیر لیا اور ارشاد فرمایا کہ میں عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے گھر میں کھانا کھاتا ہوں۔ جس کسی کو مجھے طعام بھیجنا مقصود ہو وہ حضرت عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے گھر بھیج دیا کرے۔ اس وقت میں سمجھا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ کی توجہ شریف نہ فرمانے کی وجہ کیا تھی کہ فقیر طعام میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو شریک نہ کرتا تھا۔ بعد ازاں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بلکہ تمام امہات المومنین ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کو جو سب اہل بیت میں ہیں شریک کر لیا کرتا تھا اور تمام اہل بیت کو اپنا وسیلہ بناتا تھا۔ (مکتوبات امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ جلد دوم صفحہ ۹۸ .اللہ والے کی قومی دوکان . تاجر کتب، کشمیری بازار. لاہور)

☆..... حضرت نے فرمایا بلا شائبہ تکلف وتعصب کہا جاتا ہے کہ مذہب حنفی کی نورانیت نظر کشفی میں مثل دریائے عظیم کے معلوم ہوتی ہے اور دوسرے مذاہب مثل حوض کے۔

۷..... حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ ایک روز میں بعد نماز ظہر مراقب تھا اور قرآن مجید پڑھتا تھا کہ ناگاہ میں نے اپنے اوپر ایک خلعت نورانی پائی۔ ایسا معلوم ہوا کہ یہ خلعت قیومیت بوراثت وتبعت سیدنا خاتم المرسلین ﷺ مجھ کو عطا ہوئی ہے کہ اتنے میں خود حضرت رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور اپنے دست مبارک سے میرے سر پر دستار مبارک باندھی اور قیومیت کی مبارک باد دی۔

(مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ دفتر سوم)

۸..... ایک روز حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ صبح کے وقت جب حلقہ میں بیٹھے تھے تو حالت کشفی میں کیا دیکھتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہوئے ہیں اور خود اپنے دست مبارک سے ایک نہایت فاخرہ خلعت حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کو پہنائی اور فرمایا کہ یہ تجدید الف ثانی کی خلعت ہے۔ اس خلعت کا نزول آپ پر بروز جمعہ 10 ربیع الاول 1010ھ کو ہوا۔

تجدید کے پہلے سال آپ کو مجتہد کا خطاب عطا ہوا چنانچہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ''مبداء ومعاد'' میں فرماتے ہیں کہ اس فقیر کو توسط احوال میں حضرت

Marfat.com

رسول اللہ ﷺ نے خواب میں فرمایا کہ تم میری امت کے مجتہدوں میں سے ہو۔ اس وقت سے علم کلام میں میری ایک خاص رائے ہے اور مجھے اس میں ایک مخصوص علم حاصل ہے۔ (سیرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ از حکیم فیروز الدین احمد طغرائی۔ مدیر روزنامہ "وکیل" امرتسر۔ صفحہ 78 تا 79)

۹.....حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں عجیب معاملہ پیش آیا۔ آنکھیں مراقبہ میں بند تھیں کہ ایک صاحب کو میں نے اپنے پہلو میں بیٹھے دیکھا۔ غور کیا تو معلوم ہوا کہ وہ حضرت رسول اللہ ﷺ اور فرماتے ہیں کہ میں اس لئے آیا ہوں کہ اس عالم دنیا کے متعلق ایک خیر و برکت سے بھرا ہوا اجازت نامہ عطا کروں۔ چنانچہ ایسا اجازت نامہ عطا کیا گیا کہ جس سے آنکھوں کو نور اور دل کو سرور حاصل ہو گیا۔ ترددات سے تشفی حاصل ہوئی۔ الحمدللہ علی ذلک. (مکتوب 106. مکتوب مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ جلد سوم صفحہ 280) (انوار العارفین از حضرت مولانا محمد عابد میاں عثمانی ذھابیلی صفحہ 675)

۱۰.....سید علی رحمۃ اللہ علیہ کے واقعات و حالات شرح وبسط سے ''مشکوۃ النبوت'' میں موجود ہیں۔ اس کے مولف لکھتے ہیں کہ میں ایک روز جناب رمز الٰہی کا رسالہ نقل کر رہا تھا۔ حضرت کے نام کے ساتھ جو القاب تھا اس کو تخفیفاً ترک کر دیتا تھا۔ ایک روز آپ آئے اور فرمایا کہ اے علی پیراں میں نے مکتوبات مجددیہ میں دیکھا ہے کہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کے لقب میں اختصار فرمایا تو اس رات حضرت رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں باریاب نہ ہوئے۔ دوسرے دن مشرف ہوئے تو حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے احمد تو نے ہمارے شیخ کا نام سہواً ''ترک کیا اس لئے ہماری مجلس سے محروم رہا۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے سہو کی معافی چاہی۔ سید علی پیراں فرماتے ہیں کہ میں یہ نقل سنتے ہی نادم ہوا اور اپنے قصور کا معترف ہوا اور یہ امر حضرت رمز الٰہی کی کرامات سے تھا۔ (تذکرہ اولیائے دکن جلد اول)

۱۱.....1032ء میں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ درگاہ خواجہ غریب نواز چشتی اجمیری قدس سرہ العزیز میں حاضر تھے۔ فرمایا اب ہمارے انتقال کا زمانہ قریب ہے اور

حضرت رسول اللہ ﷺ سے بشارتیں اور کرامتیں عطا ہوئی ہیں۔ چنانچہ آپ نے اپنے صاحبزادوں کو ایک خط تحریر فرمایا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ تم کو دنیا کے اجازت نامے کی بجائے آخرت کا اجازت نامہ دیا گیا اور مقام شفاعت سے حصہ عطا کیا گیا ہے۔ یہ بھی تحریر فرمایا کہ سب سے بڑی ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت رسول اللہ ﷺ کے حضور میں بعض خدمات کے اہتمام کے لئے مجھ کو حکم فرما رہی ہیں اور ارشاد فرماتی ہیں کہ ہم تمہارے منتظر تھے۔ اس طرح سے کام کرنا چاہئے۔ اس کے بعد آپ بالکل سرانجام آخرت میں مشغول ہو گئے۔ اس خط کے پہنچتے ہی صاحبزادے آپ کی خدمت میں روانہ ہوئے اور اجمیر پہنچے۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ ان کو خلوت میں لے گئے اور فرمایا کہ اب مجھ کو اس جہاں سے کوئی وابستگی نہیں۔ اس عالم میں جانا ہے۔ پس وصیتیں فرمائیں اور وطن مالوف تشریف لائے اور ایک خلوت خانہ الگ مقرر فرما لیا اور اس میں خلوت گزین ہو گئے اور عرصہ قلیل میں رحلت آخرت فرمائی۔ (انوار العارفیں صفحہ 682)

۱۲ ..... حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی۔ آپ ﷺ کو عرش سے قریب تر دیکھا اور آپ ﷺ کے پیروں سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا سر مبارک ملا دیکھا۔ اس کے کافی نیچے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو پایا۔ ان کے بعد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور ان کے بعد حضرت علی کرم اللہ وجہہ، کو دیکھا۔ معلوم ہوا کہ مقام نبوت کے فوراً بعد مقام صدیقیت ہے۔ حضرت رسول اللہ ﷺ اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے لئے کسی کا کیا خوب شعر ہے۔

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

بعد از رسل بزرگ توئی قصہ مختصر

("صدیق امت" یعنی حضرت الحاج مولانا حکیم شاہ علاء الدین صدیقی دامت برکاتھم و فیوضھم کی مختصر سوانح حیات از قلم حکیم مولوی انیس احمد صدیقی۔ صفحہ 45۔ ناشر۔ مجلس اشاعت اسلام۔ صدیقی نگر، ٹائون شپ روڈ۔ لاہور)

۱۳..... امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ دوستوں نے التماس کی کہ ایسی نصیحتیں لکھی جائیں جو طریقت میں نفع دیں اور ان کے مطابق زندگی بسر کی جائے۔

Marfat.com

میں نے جب اس رسالہ کو مکمل کیا تو ایسا معلوم ہوا کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اپنی امت کے بہت سے مشائخ کے ساتھ جلوہ افروز ہیں اور اس رسالہ کو اپنے دست مبارک میں لئے ہوئے ہیں اور اپنے کمال کرم سے اسے چومتے ہیں اور مشائخ کو دکھاتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ اس قسم کے اعتقاد ہونے چاہئیں اور وہ لوگ جنہوں نے ان علوم سے سعادت حاصل کی وہ ممتاز حضرات حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے روبرو کھڑے ہیں۔ قصہ یہ بہت لمبا ہے اور اس مجلس میں آپ ﷺ نے اس خاکسار کو اس واقعہ کے شائع کرنے کا حکم فرمایا۔ ؏

برکریماں کارہا دشوار نیست

(مکتوب ۱۶ مکتوبات امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ جلد اول صفحہ ۳۸ . اردو ترجمہ از مولوی قاضی عالم الدین. اللہ والے کی قومی دکان۔ تاجر کتب کشمیری بازار. تعلیمی پرنٹنگ پریس لاہور سے طبع ہوئی)

۱۴ ایک روز حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ زیارت امام ربیع الدین رحمۃ اللہ علیہ کیلئے گئے۔ اس مقبرہ میں آپ کی قرابت دار ایک عورت بھی مدفون تھی۔ اس کی قبر کے مقابل دیر تک کھڑے رہے۔ اس کو مغضوب دیکھا تو متوجہ ہوئے۔ معلوم ہوا کہ دفع عذاب کی کوئی صورت نہیں۔ اپنے آباؤ اجداد کی طرف متوجہ ہوئے مگر وہ کچھ نہ کر سکے۔ حضرات خواجگان کی طرف متوجہ ہوئے وہ تشریف لائے مگر دفع عذاب نہ ہوا۔ آخر میں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف بہ صد نیاز متوجہ ہوئے۔ آپ ﷺ تخت نبوت پر سوار تشریف لائے۔ تخت محمدی اعلیٰ صاحبہا صلوٰۃ وسلاماً) کا ظاہر ہونا تھا کہ قبر رحمت کے پھولوں سے بھر گئی پھر آپ ﷺ نے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کو دعا دی کہ اللہ تجھے راحت پہنچائے کہ میرے ایک امتی نے عذاب سے نجات پائی۔

(انوار العارفین صفحہ ۶۳۸ تا ۶۳۹)

☆ ...حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت سرہند شریف (مشرقی پنجاب) میں 971ھ مطابق 26 جون 1564ء کو ہوئی۔ اور وہیں وصال 1034ھ مطابق 10 دسمبر 1624 کو ہوا۔ سرہند شریف میں آپ کا روضہ مرجع الخلائق ہے۔ آپ کا نام احمد۔ لقب بدرالدین۔ کنیت ابوالبرکات اور عرف امام ربانی ہے۔ 1599ء میں قطب وقت حضرت خواجہ باقی باللہ دھلوی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت ہوئے۔ آپ نے

Marfat.com

تصوف کے جس سلسلہ کی ہندوستان میں اشاعت کی وہ شریعت سے قریب ترین ہے۔ سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کے موسس وامام ہیں۔نسلاً کابلی ہیں۔حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہیں علم وفضل اور شریعت وطریقت کے جامع کمالات بزرگ ہیں۔علامہ عبدالحلیم سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ نے رسالہ ''دلائل التجدید'' میں ثابت کیا ہے کہ آپ مجدد الف ثانی ہیں۔دوبرس تک آپ جیل خانہ میں محبوس رہے۔آخر جہانگیر بادشاہ پر صداقت روشن ہوئی اوراس نے نہ صرف آپ کو رہا کردیا بلکہ خودبھی آپ کا حددرجہ معتقد ہوگیا تھا۔ آپ کے مرشد حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ جو ہندوستان میں سلسلہ نقشبندیہ باقویہ کے بانی ہیں،فرماتے تھے کہ شیخ احمد (امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ)ایک آفتاب ہیں کہ ہم جیسے ہزاروں ستارے اس کی روشنی میں گم ہوجائیں۔آسمان کے نیچےان کی نظیرنہیں۔ان جیسے اس امت میں چندہی بزرگ گذرے ہیں۔جوآپ کی زیارت کرتا بےاختیار کہتا''فتبارک اللہ احسن الخالقین'' حضرت سیدرضی الدین معروف بہ خواجہ محمد باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کی ذات مبارک پرشفقت ومہربانی اس قدر غالب تھی کہ اگر بلی آپ کے دامن پر سوجاتی توہرگز اس کو بیدار نہ کرتے اور جب تک وہ سوئی رہتی حرکت نہ فرماتے۔اکثر اوقات سردی کی تکلیف برداشت کی لیکن بلی کے نیچے سے لحاف نہ کھینچا۔ایک بزرگ نے دامن کاٹ دیامگر بلی کو نہ چھیڑا۔وہ سوتی رہی۔نماز سے فارغ ہوئے تو بلی جاچکی تھی۔آپ نے اس کو پھر سی لیا۔غرض یہ کہ جانوروں،پرندوں اور معصوم بچوں پر شفقت اور مہربانی کرنے سے بڑی تیزی سے منازل طے ہوتے ہیں۔انسان انسان سے مہربانی سے پیش آئے اللہ تعالیٰ کوانسان کی یہ ادابہت محبوب ہے۔

آپ کا حلیہ مبارک یہ ہے۔درازقد،نازک بدن،گندم گوں،کشادہ پیشانی،پیشانی اور رخساروں پرنوردرخشاں،آنکھیں بڑی بڑی،ناک بلندوباریک،دہن مبارک نہ درازنہ کوتاہ، دندان مبارک ایک دوسرے سے متصل اوردرخشاں مثل لعل بدخشاں،ریش مبارک خوب گھنی اوردرازومربع،ہاتھ مبارک بڑے بڑے۔انگلیاں باریک،پاؤں نہایت لطیف۔

ایک بڑا عمامہ سرپر،پائجامہ شرعی ٹخنوں سے اوپرتک بلکہ نصف پنڈلی تک عصا ہاتھ میں۔سجادہ کندھے پرسجدے کا نشان پیشانی پر۔

Marfat.com

جب آپ سن تعلیم کو پہنچے تو آپ کومکتب میں داخل کردیا گیا۔تھوڑی مدت میں آپ نے قرآن مجید حفظ کرلیا۔ بعدازاں اکثر علوم متداولہ آپ نے اپنے والد بزرگوار سے حاصل کئے۔ اس کے بعد آپ سیالکوٹ تشریف لے گئے اور وہاں معقولات کی بعض کتابیں عضدی وغیرہ فاضل محقق مولانا کمال کشمیری سے اور حدیث کی بعض کتابیں مولانا یعقوب کشمیری سے پڑھیں۔

مولانا یعقوب نے جوقطب مکرم شیخ حسین خوارزمی کبروی کے اکابر خلفاء میں سے تھے حرمین شریفین میں جا کر کبار محدثین سے تصحیح حدیث کی ہوئی تھی، علاوہ ازیں حضرت مجدد نے تفسیر واحدی ودیگر مؤلفات واحدی اور تفسیر بیضاوی اور دیگر مصنفات بخاری ومشکوٰۃ المصابیح وشمائل ترمذی وجامع صغیر سیوطی اور قصیدہ بردہ وغیرہ کی اجازت عالم ربانی قاضی بہلول بدخشانی سے حاصل کی تھی۔ قاضی موصوف کو کتب مذکورہ کی اجازت شیخ عبدالرحمٰن بن مندب سے تھی جن کا گھر آباؤ اجداد سے بیت الحدیث چلا آتا تھا۔

الغرض آپ سترہ سال کی عمر میں علوم ظاہری کی تحصیل کے سب مرحلے طے کر کے اپنے والد بزرگوار کی خدمت میں حاضر ہوکر تدریس میں مشغول ہوئے اور طلبہ علوم کو اپنی برکات سے بہرہ ور فرماتے رہے۔ اسی اثنا میں آپ نے عربی فارسی میں متعدد رسالے نہایت فصاحت و بلاغت کے ساتھ تحریر فرمائے، چنانچہ رسالہ تہلیلیہ، رسالہ اثبات نبوت اور رسالہ ردشیعہ ان ہی رسائل میں سے ہیں۔

حضرت شیخ محمد طاہر لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

ا.....حضرت شیخ محمد طاہر لاہوری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے اجل خلفاء میں سے تھے، ایک مرتبہ آپ کو حضرت سید البشر ﷺ کی محبت کا نہایت غلبہ ہوا اور کمال بے قراری ہوئی۔ آپ نے درگاہ حق تعالیٰ سبحانہ، میں زاری کی کہ اسی وقت حامل میزان حق و باطل ﷺ ظاہر ہوئے اور آواز بھی آئی کہ "یہ ہیں حضرت رسول اللہ ﷺ"۔

(حالات مشائخ نقشبندیہ مجددیہ ص:۲۳۲)

ایک مرید کو زیارت نبی ﷺ

ا.....حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک مرید نے نقل کیا کہ میں تپ محرقہ

Marfat.com

میں ایک مدت سے مبتلا تھا۔ ایسا ضعیف اور ناتوان ہو گیا کہ زندگی کی امید منقطع ہو گئی۔ سب اقرباء شب بیداری میں مصروف تھے کہ وقت نزع موجود ہیں۔ میں نے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف توجہ کی اور دیکھا کہ ایک شخص از سرتاپا سفید چادر اوڑھے آیا اور مجھ سے کہا کہ یہ چادر حضرت رسول اللہ ﷺ نے قطب وقت شیخ احمد فاروقی نقشبندی (حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ) کو عطا فرمائی ہے اور انہی نے یہ تمہارے پاس بھیجی ہے۔ تم اسے اوڑھو تاکہ اس کی برکت سے شفا پاؤ۔ پس اس نے مجھے سر سے پاؤں تک وہ چادر اڑھادی۔ میں نے ہاتھ سے چادر کو چھونا چاہا تو چادر ہاتھ میں نہ آئی۔ بجائے اس کے برودت نے پاؤں کی طرف سرایت کی اور سر تک آ گئی۔ میری ہمشیرہ نے دیکھا کہ میرے ہاتھ پاؤں سرد ہو گئے۔ وہ یہ سمجھی کہ اس کا وقت آخر آ گیا۔ اس نے مجھے پکڑا اور بغل میں لے کر رونا چلانا شروع کر دیا۔ میں اس کے شور و غل سے بیدار ہوا اور میں نے کہا کہ غم نہ کرو، میں تندرست ہوں اور میں نے شوربہ مانگ کر پیا اور ایسا تندرست ہو گیا کہ فجر کی نماز کھڑے ہو کر ادا کی۔ (انوار العارفین صفحہ 672)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

ا۔۔۔ حضرت شاہ عبداللہ المعروف شاہ غلام علی مجددی دہلویؒ نے اپنے رسالے دار المعارف'' میں فرمایا کہ اگرچہ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ابتداء میں بلا تحقیق و تفتیش حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ پر اعتراضات کئے مگر انکشاف حقیقت کے بعد رجوع کر لیا تھا۔ پھر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے تو دیکھا کہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف اشارہ کر کے حضرت رسول اللہ ﷺ ارشاد فرما رہے ہیں کہ جس کو ہم نے اخلاص ہو گا اس سے بھی ہو گا۔ حضرت محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی یہ شفقت دیکھی تو اپنے خیالات سے تائب ہوئے۔ (علماء ہند کا شاندار ماضی جدید جلد اول از مولانا سید محمد میاں رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۲۴۰ کتب خانہ رشیدیہ۔ دہلی)

Marfat.com

شیخ سلطان کو زیارت نبی ﷺ

۱... حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اکبر آباد (آگرہ) سے واپس آرہے تھے تو راستہ میں دہلی اور سرہند شریف کے درمیان تھانیسر سے آپ کا گزر ہوا۔ وہاں کے رئیس شیخ سلطان اکبر اعظم کے بڑے مقرب تھے اور اس کی جانب سے دہلی اور لاہور کے درمیانی علاقہ کے حاکم مقرر تھے۔ شیخ سلطان نے خواب میں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا اے سلطان اپنی بیٹی کی شادی شیخ احمد سے کردے، جب بیدار ہوئے تو حیران ہوئے کہ شیخ احمد کون ہیں؟ سلطان نے تلاش شروع کی۔ جب آپ کا علم ہوا کہ اس وقت تھانیسر ہی میں تھے تو حاضر خدمت ہوا۔ آپ نے سن کر فرمایا اس معاملہ میں میرا اختیار نہیں البتہ اگر میرے والد بزرگوار اس بات کو منظور کرلیں تو مجھے منظور ہے۔ آپ کے والد حضرت مخدوم عبدالاحد قدس سرہ، نے اس بات کو بڑی خوشی سے منظور فرمالیا چنانچہ ان ہی ایام میں شیخ سلطان کی بیٹی سے شادی کرکے وطن مالوف واپس ہوگئے۔ (سیرت امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ از جناب فیروز الدین احمد طغرائی۔ مدیر روزنامہ "وکیل" امرتسر صفحہ ۶۳)

حضرت خواجہ محمد نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

۱... حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے حجۃ اللہ حضرت خواجہ محمد نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک روز میں نے دیکھا کہ حضرت رسالت مآب ﷺ نے ورود فرمایا اور حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ بھی مع اخلاف کرام حاضر ہیں۔ حضور ﷺ نے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی پیشانی پر بوسہ دیا، بعد ازاں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک پوتے حضرت شیخ عبدالاحد رحمۃ اللہ علیہ کی پیشانی چومی۔

(حالات مشائخ نقشبندیہ مجددیہ ص:۲۱۶)

حضرت شاہ عبدالرشید رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

۱... حضرت شاہ عبدالرشید رحمۃ اللہ علیہ حضرت شاہ احمد سعید رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند اکبر تھے۔ ایک روز آپ کے والد ماجد نے آپ سے فرمایا کہ سید محمد مدنی کے پاس جاؤ۔

Marfat.com

جب آپ حرم نبوی ﷺ میں داخل ہو کر روضۂ مطہرہ نبویہ (علی صاحبہا صلوٰۃ وسلاما) کے قریب پہنچے تو خود حضرت سرورِ کائنات، فخر موجودات ﷺ ظاہر ہوئے اور دریافت فرمایا کہ ''کہاں جاتے ہو؟'' آپ نے عرض کیا: سید محمد مدنی کے پاس جاتا ہوں۔ اس پر آفتاب ہدایت حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''سید محمد مدنی تو میں ہوں (ﷺ)'' پس آپ آگے نہ گئے اور وہیں سے واپس آ گئے۔ (ایضا)

حضرت خواجہ محمد معصوم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

۱ حجۃ اللہ حضرت خواجہ محمد نقشبند رحمۃ اللہ علیہ ۷ رمضان المبارک ۱۰۳۴ھ بروز جمعہ پیدا ہوئے اور شب جمعہ نویں محرم الحرام ۱۱۱۵ھ کو سرہند میں وصال فرمایا۔ اپنے والد حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند ثانی اور خلیفۂ اجل تھے۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے آخری وقت اپنے تیسرے بیٹے اور خلیفہ اجل حضرت خواجہ محمد معصوم ملقب بہ ''عروۃ الوثقیٰ'' (۱۰۰۷ھ تا ۱۰۷۹ھ) سے فرمایا کہ اسی سال میرے وصال کے بعد تمہارے یہاں بیٹا پیدا ہوگا جو قرب الٰہی کے کمالات میں میرے برابر ہوگا۔ آپ کے والد ماجد فرماتے ہیں کہ جس دن آپ پیدا ہوئے تو حضرت رسول اللہ ﷺ نے تشریف لا کر آپ کے دائیں کان میں اذان اور بائیں میں تکبیر کہی اور فرمایا کہ ''یہ فرزند باپ اور دادا کی طرح تمام اولیاء اللہ سے افضل ہوگا اور منصب قیومیت نصیب ہوگا۔ میں نے حضرت رسول اللہ ﷺ کے ارشاد گرامی کے مطابق نام محمد نقشبند، کنیت ابوالقاسم اور لقب شرف الدین رکھا۔ (جمال نقشبند ص:۱۸۰)

۲..... حضرت خواجہ محمد معصوم قدس سرہ، حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ کے فرزند سوم اور خلیفہ تھے۔ ۱۰ شوال ۱۰۰۷ھ کو پیدا ہوئے۔ ۱۰۳۵ھ میں ایک روز فرمایا کہ آج صبح کے حلقے میں بیٹھا ہوا تھا کہ جناب سرورِ کائنات ﷺ تشریف فرما ہو کر مجھ سے بغل گیر ہوئے اور فرمایا۔ ''حق تعالیٰ نے آپ کو عروۃ الوثقیٰ کا خطاب دیا ہے، اس نعمت عظمیٰ کا شکر بجالاؤ۔'' اسی اثناء میں کیا دیکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے تمام مقرب فرشتوں، انبیاء علیہم السلام واولیاء رحمۃ اللہ علیہم نے آ کر میرے گرد حلقہ بنایا اور کہتے ہیں: ''**السلام علیکم یا محمد معصوم عروۃ الوثقیٰ**۔ پھر ہر ایک نے مجھ سے مصافحہ کیا، میں نے سنہرے

خط میں عرش مجید کے گرد "محمد معصوم عروۃ الوثقیٰ" لکھا ہوا دیکھا۔ (روضہ قیومیہ)

۳..... حضرت خواجہ محمد معصوم ولی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مجدد الف ثانی کے صاحبزادے تھے۔ آپ کی پیدائش سے پہلے حضور اقدس ﷺ نے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کو آپ کی پیدائش کی بشارت دی اور فرمایا "عنقریب تیرے گھر میں ایک فرزند پیدا ہوگا، جو کامل ولیوں میں سے ولی ہوگا، بچے کا نام محمد معصوم رکھنا۔" حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ یہ خواب دیکھ کر بے حد خوش تھے۔ صبح اپنی اہلیہ سے خواب کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے بھی رات حضور اقدس ﷺ نے یہی بشارت سنائی ہے۔ میاں بیوی دونوں بے حد خوش ہوئے۔ ۱۰۰۷ھ میں حضرت خواجہ محمد معصوم پیدا ہوئے جو اپنے والد محترم کی طرح بے حد لائق، ذہین اور برگزیدہ تھے۔ اور قطب وقت تھے۔

اورنگ زیب عالمگیر کو بادشاہت کی نوید آپ ہی نے سنائی تھی۔ ۹ ربیع الاول ۱۰۷۹ھ کو آپ سورہ یٰسین شریف تلاوت فرما رہے تھے کہ دوران تلاوت باآواز بلند آپ نے یا نبی سلام علیک کہا اور آپ کی روح پرواز کر گئی۔ آپ کا عالی شان مقبرہ اورنگ زیب کی ہمشیرہ روشن آراء نے تعمیر کرایا، جو مرجع خلائق ہے۔

۴ یاقوت رسالہ کے آخر میں مخدومی معصوم الزمانی کے مکاشفے میں لکھا ہے کہ انہوں نے ایک مرتبہ پیغمبر خدا ﷺ کو اپنے گھر میں دیکھا۔ کہ آنحضرت ﷺ کمال بندہ نوازی سے آپ کی تعریف کر رہے ہیں۔ کہ سبحان اللہ۔ اللہ تعالیٰ نے ان بندوں میں ایک ایسا بندہ پیدا کیا ہے۔ کہ جس کے پاس فرشتے آتے ہیں۔

۵ ماہ رمضان کے آخری حصہ میں مراقبہ میں دیکھا کہ آنحضرت ﷺ تشریف فرما ہوئے ہیں۔ اور فرماتے ہیں۔ کہ میں تمہارے لئے اجازت نامہ لکھنے کو آیا ہوں۔ جو ابھی تک کسی کیلئے اس میں نہیں لکھا گیا یہ واقعہ مکتوبات کے تیسرے دفتر میں مفصل طور پر لکھا ہوا ہے۔

۶ رسالہ یاقوت میں لکھا ہے کہ جن دنوں آنحضرت حرمین الشریفین میں پہنچے۔ ہند کی طرف لوٹنے کے لئے متردد تھے۔ ایک روز سرور عالم ﷺ کے مرقد منور کے پاس جا کر حیران تھے۔ کہ آیا واپسی کا حکم ہوتا ہے یا اقامت کا۔ آنحضرت ﷺ نے کمال رضامندی سے واپسی کا حکم فرمایا۔ اسی اثناء میں آپ کے دل میں اس طریقہ کی عداوت و

Marfat.com

شکوے وغیرہ کا خیال آیا۔ اور پیغمبر خدا ﷺ کی خدمت میں التجا کی۔ ایک ساعت بعد فرمایا کہ ایسا محسوس ہوا۔ گویا آنحضرت ﷺ دست مبارک میں تلوار لئے ظاہر ہوئے ہیں۔ اور اس کے قتل کا اشارہ فرماتے ہیں پس ویسا ہی وقوع میں آیا۔ جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے اشارہ فرمایا تھا۔ اس سے چند سال پیشتر امیر المومنین شاہ اورنگ زیب مسلمہ اللہ تعالیٰ کو حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے قبے میں خوشخبری دی گئی تھی۔ سو ویسا ہی ہوا۔

۷..... حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے تیسرے بیٹے حضرت خواجہ محمد معصوم ملقب بہ عروۃ الوثقی رحمۃ اللہ علیہ کو دو روز کے لئے مسجد نبوی (علی صاحبہا صلوۃ وسلاما) میں اعتکاف کی اجازت ملی تھی۔ رات کے وقت جب سب لوگوں کو وہاں سے علیحدہ کر دیا تو آپ مواجہہ شریف میں جا کر مراقب ہو گئے۔ فرمایا کہ حضرت سیدنا و مولانا شفیعنا محمد ا وآلہ و اصحابہ وازواجہ وذریاتہ وسلم حجرۂ خاص سے باہر تشریف لائے اور میرے اوپر نزول فرمایا اور اسی طرح تہجد کے وقت محسوس ہوا کہ آپ ﷺ مقصورہ سے باہر تشریف لائے اور بکمال عنایت مجھ سے بغل گیر ہوئے۔ اس وقت مجھ کو الحاق خاص آنحضرت ﷺ کی ذات مبارک سے حاصل ہوا۔ (ایضا)

۸..... حضرت شیخ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ فرزند وخلیفہ حضرت شیخ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے تھے۔ وصیت تھی کہ خانقاہ کو سلطنت اور بوریہ کو مسند شاہی سے بہتر سمجھنا۔ حضرت اورنگ زیب عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ آپ کے مرید تھے اور بھی بہت سے امرائے عالمگیری آپ کے مرید ہو گئے تھے۔ حرمین شریفین گئے تو وہاں بھی بہت مرید ہوئے۔ داراشکوہ کو بھائی کے پیر ہونے کی وجہ سے نہ صرف حضرت معصوم رحمۃ اللہ علیہ سے بلکہ آپ کے مریدوں سے بھی سخت عناد پیدا ہو گیا تھا اور سرہند والوں کے درپے آزاد تھا۔ جب دست درازیاں بہت بڑھ گئیں تو آپ نے روضہ نبوی (علی صاحبہا صلوۃ وسلاما) پر شکایت کی کہ ولی عہد شاہجہاں سرہند والوں کی تخریب کے درپے ہے۔ دربار رسالت ﷺ سے حکم ہوا کہ نہ گھبراؤ۔ اس کی گوشمالی کے لئے خنجر ایزدی کافی ہے۔ اور سمجھ لے کہ تیرا دشمن میرا دشمن ہے۔ حضرت خواجہ معصوم رحمۃ اللہ علیہ مراقبہ سے فارغ ہوئے اور خدام کو اطلاع دی کہ داراشکوہ مارا گیا۔ ہندوستان پہنچے تو داراشکوہ قتل ہو چکا تھا اور سلطنت عالمگیری کا آفتاب

Marfat.com

طلوع ہو رہا تھا۔ غرض اس شکایت کا یہ تلخ ثمر تھا کہ داراشکوہ کو نامرادی کی موت نصیب ہوئی۔ آپ کا وصال اورنگ زیب کے دسویں سال جلوس 1669ء/1079ھ میں ہوا تھا بمقام سرہند شریف۔ (تذکرہ ادھمیہ) شاہ جہاں کی بیٹی روشن آرا نے آپ کا مقبرہ تعمیر کرایا۔ نو لاکھ افراد نے آپ کے دست حق پرست پر توبہ کی اور مرید ہوئے۔ آپ کی خلفاء کی تعداد سات ہزار تھی، اور سب کے سب صاحب کمالات تھے ۹ ربیع الاول ۱۰۷۹ھ کو وصال فرمایا۔ آپ کے دسترخوان پر چار ہزار آدمی کھانا کھاتے تھے۔ ایک بار آپ دکن تشریف لے گئے۔ یہ اورنگ زیب کی شہزادگی کا زمانہ تھا۔ بارہ ہزار روپیہ کی تھیلی لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے قبول فرمائی اور سلطنت کی بشارت دی۔ جب اورنگ زیب عالمگیر تخت نشین ہوئے تو ان کی بہن روشن آرا کہا کرتی تھی میرے بھائی نے تو بارہ ہزار میں سلطنت خریدی ہے۔

حضرت شیخ محمد صدیق رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

۱ حضرت شیخ محمد صدیق رحمۃ اللہ علیہ حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ بن حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے سب سے چھوٹے بیٹے تھے۔ گیارہ برس کی عمر میں حضرت رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا اور بشارت ولایت احمدی سے مشرف ہوئے۔ چنانچہ آپ نے یہ خواب اپنے والد ماجد سے بیان کیا۔ آپ نے فرمایا کہ انشاء اللہ تم کو ولایت نصیب ہوگی۔ اٹھارہ سال کی عمر میں حضرت نے آپ کو بشارت ولایت احمدی عطا فرمائی۔

(مشائخ نقشبندیہ صفحہ 266)

مولانا مجاہد الدین رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

۱ مولوی مجاہد الدین رحمۃ اللہ علیہ صاحبزادے خواجہ محمد معصوم سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کے تھے۔ مولد بالاپور (برار، دکن) ہے۔ مولانا قمر الدین رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بیعت وخلافت کی درخواست کی۔ مولانا نے فرمایا کہ آپ کے والد افضل زمانہ ہیں۔ ان سے بیعت ہوں۔ پس استخارہ کیا تو عالم رویاء میں دیکھا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ کے روضہ اطہر (علیٰ صاحبہا صلوٰۃ وسلاما) کے اطراف میں چار قبریں ہیں۔ ارادہ کیا کہ چوتھی

Marfat.com

قبر کے پاس جانا چاہئے۔ آپ اسی خیال میں گئے۔ وہاں کسی سے دریافت کیا کہ یہ کس بزرگ کی قبر ہے۔ جواب ملا حضرت محمد معصوم بن شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کی۔ آپ خواب سے بیدار ہوکر مولانا قمرالدین رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آئے اور تعبیر دریافت کی۔ انہوں نے فرمایا کہ آپ کو حضرت خواجہ محمد معصوم مسمی عروۃ الوثقی رحمۃ اللہ علیہ کی بیعت کا اشارہ ہوا ہے۔ پس آپ اورنگ آباد سے بالاپور والد بزرگوار کے پاس آکر ان کے مرید و خلیفہ ہوئے۔ (محبوب التواریخ حصہ سوم صفحہ 1903 ار مولوی ابو تراب محمد عبدالجبار خاں صاحب)

شیخ محمد اشرف رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

ا...... مخدوم زادہ شیخ محمد اشرف رحمۃ اللہ علیہ حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کے چوتھے صاحبزادے تھے۔ 1048ھ میں پیدا ہوئے۔ سنت نبوی (ﷺ) اور طریقہ مجددیہ پر کامل طریقے سے کاربند تھے۔ 2 صفر المظفر 1117ھ کو رحلت فرمائی اور اپنے والد ماجد کے مرقد سے بہ سمت مغرب سرہند شریف میں مدفون ہوئے۔ نزع کے وقت "حسبنا اللہ ونعم الوکیل" بار بار پڑھتے تھے۔ آپ نے خواب میں حضرت رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی اور یہ دیکھا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ آپ کا ہاتھ پکڑ کر آپ کو اپنی جانب کھینچ رہے ہیں اور آپ اپنی زبان سے کہہ رہے ہیں "یارسول اللہ خذ بیدی، یا شفیع المذنبین خذبیدی" (ﷺ)

(یہ خواب نہایت مبارک ہے اور سراپا بشارت۔ امید ہے یہ وسیلہ نجات اخروی اور دریچہ درجات بن جائے گی۔ حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ)

حضرت میر محمد نعمان رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

ا...... حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء کی صحیح تعداد بیان نہیں کی جاسکتی۔ آپ کے چند جلیل القدر خلفاء میں حضرت میر محمد نعمان بھی شامل ہیں۔ میر صاحب کی ولادت ۹۷۷ھ میں بمقام بدخشاں ہوئی۔ ولادت سے قبل آپ کے والد نے امام اعظم ابوحنیفہ حضرت نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا اور آپ نے

بشارت دی کہ تیرے یہاں ایک بہت بزرگ لڑکا پیدا ہوگا، اس کا نام میرے نام پر رکھنا، چنانچہ آپ کا نام نعمان رکھا گیا۔ نقل ہے کہ حضرت میر رحمۃ اللہ علیہ نے واقعہ میں دیکھا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ مع حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف رکھتے ہیں۔ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "اے ابا بکر! فرزندی محمد نعمان سے کہو کہ جو کوئی مقبول شیخ احمد (حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ ہے، وہ میرا مقبول ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کا مقبول ہے اور جو مردود شیخ احمد ہے، وہ میرا مردود ہے اور اللہ تعالیٰ کا مردود ہے۔" یہ سن کر میر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نہایت مسرور ہوئے اور دل میں کہا کہ الحمد للہ! میں مقبول شیخ احمد رحمۃ اللہ علیہ ہوں۔ اسی اثناء میں حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "اے ابا بکر! فرزندی نعمان سے کہو کہ جو تیرا مقبول ہے وہ شیخ احمد کا مقبول ہے، اور جو تیرا مردود ہے وہ شیخ احمد کا مردود ہے، اور جو شیخ احمد کا مردود ہے۔ وہ میرا مردود ہے، اور جو میرا مردود ہے وہ اللہ تعالیٰ کا مردود ہے۔ (مشائخ نقشبندیہ مجددیہ. صفحہ ۲۲۵ تا ۲۲۶)

شیخ نور محمد اناری رحمۃ اللہ علیہ کو زیارتِ نبی ﷺ

۱..... شیخ نور محمد اناری جو امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی قدس سرہ، کے قدیم مرید اور صاحبِ اجازت تھے، آٹھ مرتبہ حضرت رسالت مآب ﷺ کی زیارت با برکت سے مشرف ہو چکے تھے۔ بیان کرتے ہیں کہ "میرے بھائی کے گھر میں جن رہتا تھا، جو ہمیشہ اس سے دشمنی کرتا تھا، یہاں تک کہ اس کی اذیت سے میرے بھائی نے انتقال کیا، میں بھی اسی گھر میں رہتا تھا، بھائی کے انتقال کے بعد ہیبت ناک صورتیں میرے سامنے آنے لگیں اور پھولوں کی خوشبو محسوس ہونے لگی، میرے بھائی کی بھی ابتدائی حالت یہی ہوئی تھی، میرے اقرباء یہ سن کر میری زندگی سے ناامید ہو گئے، ایک رات میں اپنی بیوی سے ہم بستر تھا، ابھی فارغ نہ ہوا تھا کہ وہ جن آ گیا اور ہم دونوں کے اوپر چڑھ کر بیٹھ گیا اور ہمیں ایسا دبایا کہ ہم ہاتھ تک اٹھانے سے عاجز آ گئے، لحاف کو بھی اپنے اوپر سے نہ اٹھا سکے، ہم اسی بیقراری میں تھے کہ حضرت شیخ احمد سرہندی قدس سرہ، نمودار ہوئے اور آواز دی کہ نور محمد! کچھ خوف نہ کر، یہ جن ابھی بھاگ جائے گا، کیونکہ شیطان کا مکر کمزور ہوتا ہے۔ جن نے حضرت کی آواز سنتے ہی ہمیں چھوڑ دیا، میں اٹھا اور حضرت غائب ہو گئے، اس

Marfat.com

کے بعد میرے گھر میں کسی کو جن کا آسیب نہ ہوا اور جنات وہاں سے جلاوطن ہو گئے، میں دیکھتا تھا کہ وہ اپنا ساز و سامان لے کر میرے گھر سے جا رہے ہیں اور یہ کہہ رہے ہیں کہ حضرت نے ہمیں جلاوطن کر دیا، اب ہم موضع شادیوال میں جا کر ٹھہریں گے۔

خواجہ حسام الدین احمد رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

ا..... حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی قدس سرہ جب اپنے مرشد گرامی قطب وقت حضرت خواجہ باقی باللہ دہلوی قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز کے وصال کے بعد بغرض تعزیت دہلی تشریف لائے تو اصحاب مریدین حضرت خواجہ قدس سرہ نے آپ سے بیعت کی تجدید کی۔ اس زمانہ میں حضرت خواجہ حسام الدین احمد رحمۃ اللہ علیہ نے عالم مراقبہ میں دیکھا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف فرما ہیں اور حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی مدح و ستائش میں خطبہ پڑھ رہے ہیں اور فقرات فصیح و کلمات ملیحہ میں آپ کی تعریف فرما رہے ہیں اور فخر و مباہات سے فرماتے ہیں کہ میں اس پر ناز کرتا ہوں کہ میری امت میں شیخ احمد (رحمۃ اللہ علیہ) جیسا بزرگ موجود ہے اور میرے دین متین کا مجدد ہوا ہے۔ اور اس طرح آپ کی مجددیت و قیومیت کی تصدیق بھی ہو گئی۔

(جواهر مجدديه صفحه 30)، (انوار العارفين صفحه 629)

حضرت مولانا بدر الدین سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

ا..... حضرت مولانا سرہندی رحمۃ اللہ علیہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے خلفائے اجل میں سے تھے۔ مولانا نے لکھا ہے کہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ مدت تک قالین پشمین پر نماز پڑھی اور چونکہ مذہب امام مالک رحمۃ اللہ علیہ میں پشمینہ پر سجدہ کرنا مکروہ ہے اور حضرت مجدد کا طریقہ حتی الامکان جمع مذاہب کا تھا اس لئے آپ نے سجدہ کی جگہ تھوڑا سا سوتی کپڑا سی لیا تھا۔ جب وہ کپڑا میلا ہو گیا تو خادم نے علیحدہ کر دیا اور اس کی جگہ دوسرا کپڑا لگا دیا۔ میں نے وہ کپڑا اٹھا لیا اور اپنی پگڑی میں رکھ لیا کہ گھر جا کر کسی اچھی جگہ رکھ دوں گا۔ اتفاق سے نماز عشاء پڑھ کر سو گیا اور اس کپڑے کا

Marfat.com

رکھنا بھول گیا اور وہ کپڑا میری پگڑی میں رہ گیا۔ اس کپڑے کی برکت سے اس رات بارہ مرتبہ بلکہ اس سے بھی زیادہ مرتبہ مجھ کو حضرت رسول ﷺ کی زیارت بابرکت نصیب ہوئی۔

خواجہ محمد عبید اللہ رحمۃ اللہ علیہ کو زیارتِ نبی ﷺ

ا..... حضرت خواجہ محمد عبید اللہ المعروف بمروج الشریعت رحمۃ اللہ علیہ حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ کے تیسرے بیٹے تھے۔ ولادت یکم شعبان ۱۰۳۷ھ بمقام سرہند۔ والدین کے بہت لاڈلے اور پیارے تھے۔ والد ماجد آپ کو "میاں حضرت" کہہ کر پکارتے تھے۔ مقاماتِ معصومیہ از خواجہ صغیر احمد ہمشیر زادہ حضرت خواجہ عبید اللہ میں تحریر ہے کہ جب آپ سات برس کے تھے تو حضرت ملا عبد الحکیم سیالکوٹی کا گذر سرہند سے ہوا۔ انہوں نے آپ سے دریافت کیا کہ دل ایک پارچہ گوشت ہے، وہ کس طرح ذکر کرتا ہے، آپ نے فی الفور جواب دیا کہ زبان بھی ایک پارچہ گوشت ہے، جس قادر مطلق نے اس کو صفت گویائی عطا فرمائی ہے اسی نے دل کو بھی یہ صفت عطا فرمائی ہے۔ یہ جواب سن کر ملا سیالکوٹی کی تشفی ہوگئی۔ رمضان شریف میں دن میں ایک پارہ یاد کرتے اور رات کو سنادیتے۔ اس طرح صرف ایک مہینے میں قرآن پاک حفظ کیا تھا۔ جمعہ ۱۹ ربیع الاول ۱۰۸۳ھ دہلی سے سرہند آتے ہوئے بمقام سنبھالکہ وصال فرمایا اور نعش مبارک سرہند لاکر والد ماجد کے گنبد میں دفن کی گئی۔ وصال سے قبل دریافت کیا کہ نماز کا وقت ہے۔ خادم نے عرض کیا کہ ہے۔ آپ نے بعد تیمم پیشانی پر ہاتھ رکھ کر السلام علیکم یارسول اللہ (ﷺ) کہا اور نماز کی نیت باندھ لی اور سجدے میں جاں بحق تسلیم کی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

(حالات مشائخ نقشبندیہ مجددیہ ص:۲٦٤)

شاہ ابو سعید معصومی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارتِ نبی ﷺ

ا..... حضرت شاہ ابو سعید معصومی مجددی رحمۃ اللہ علیہ رامپور میں ٦ ذیقعدہ ۱۱۹٦ھ کو پیدا ہوئے۔ آپ کا نسب حضرت مجدد الف ثانی سے چھٹی پشت پر جاملتا ہے۔ حضرت مولانا شاہ عبد الغنی مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ آپ کے دوسرے بیٹے تھے۔ شاہ احمد سعید آپ کے فرزند اکبر تھے، جو ۱۲۱۷ھ کو مدینہ طیبہ میں وصال فرمایا اور جنت البقیع میں دفن کئے گئے

Marfat.com

۔شاہ احمد سعید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ سرہند شریف کی خانقاہ میں ایام صیام میں تراویح کے وقت مشاہدہ ہوا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ مع اصحاب کبار رضی اللہ عنہم اجمعین گویا اس احقر کا قرآن مجید سننے کے لئے تشریف لائے ہیں اور بعد استماع تحسین قرأت تشریف لے گئے۔(حالات مشائخ نقشبندیہ مجددیہ ص:۲۰۹)

خواجہ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

ا۔۔۔۔ایک روز حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند ثانی حضرت خواجہ محمد سعید المشہور بہ خازن رحمۃ اللہ علیہ حرم نبوی (علی صاحبہا الصلوۃ والسلام) میں تحیۃ المسجد پڑھ رہے تھے کہ روضۂ انور (علی صاحبہا الصلوۃ والسلام) سے آواز آئی، "العجل العجل انا الیک مشتاق"۔(جلدی کیجئے، جلدی کیجئے، میں آپ کا مشتاق ہوں)۔آپ نے فرمایا کہ میں نے آٹھ مرتبہ ان ظاہری آنکھوں سے حضرت رسول کریم ﷺ کو بحالت بیداری دیکھا ہے۔(ایضا)

شیخ طاہر بدخشی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

(خلیفہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ)

ا۔۔۔۔۔شیخ طاہر بدخشی رحمۃ اللہ علیہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ تھے، سپاہی تھے، ایک مرتبہ فوج ایک قلعہ کی طرف متوجہ ہوئی۔اثناء راہ میں شب کو آپ نے حضرت رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا۔آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم فوج سے الگ ہو جاؤ اور فقر و تجرید اختیار کرو۔آپ فوراً فوج سے علیحدہ ہوگئے اور گدڑی پہن لی۔حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے آپ کو خرقہ پہنایا۔سنا ہے مدتوں خلوت وجلوت میں آپ حضرت رسول اللہ ﷺ کی صورت مبارک کا مشاہدہ کرتے رہے۔(زبدۃ المقامات اردو)

۲۔۔۔۔۔شیخ طاہر بدخشی رحمۃ اللہ علیہ شاہ ایران کے مقرب تھے۔ایک دن انہوں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ فرما رہے ہیں کہ اے طاہر تو دنیا طلبی کے لئے بادشاہ کی کافی خدمت کر چکا۔اب دین طلبی کے لئے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو۔اسی دن صبح کو شیخ نے بادشاہ کی رفاقت کو خیر باد کہہ کر ہندوستان کا

Marfat.com

رخ کیا۔ راستہ میں شیخ کی مولانا صالح گولابی رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے بھی اس بارے میں خواب دیکھا تھا چنانچہ وہ بھی ہمراہ ہو لئے۔ جب دونوں شہر طالقان میں پہنچے تو وہاں کے جید عالم مولانا یار محمد صاحب سے ملے۔ انہوں نے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی بہت تعریف سن رکھی تھی۔ پس وہ بھی ہمراہ ہو لئے۔ مولانا عبدالحق شادمانی بھی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں خواب دیکھ چکے تھے۔ وہ بھی ان تینوں بزرگوں کے ہمراہ ہو گئے۔ یہ چاروں شہر برک میں جو کابل اور قندھار کے درمیان واقع ہے پہنچے تو شیخ احمد برکی رحمۃ اللہ علیہ جنہوں نے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے چند مکاتیب کا مطالعہ کیا تھا اور آپ کے بہت اوصاف سن چکے تھے ان کے ہمراہ ہو گئے۔ ساتھ ہی وہاں کے بڑے شیخ مولانا یوسف رحمۃ اللہ علیہ بھی ہمراہ ہوئے۔ یہ سب بزرگ راستہ کی دشوار گذار منزلیں طے کرتے ہوئے سرہند شریف پہنچے اور حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے ان سب کو نظر عنایت سے دیکھا اور کامل بنا کر بعد عطائے خلافت وطن رخصت کیا۔ خراسان، بدخشان اور توران وغیرہ ممالک میں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا طریقہ اس قدر مقبول ہوا کہ وہاں کوئی شہر اور گاؤں ایسا باقی نہ رہا۔ جہاں اس سلسلہ عالیہ کے خلفاء نہ ہوں۔ (سیرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ صفحہ 98 تا 100)

حضرت خواجہ محمد اشرف رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

ا......حضرت خواجہ محمد اشرف رحمۃ اللہ علیہ جو فاضل زمانہ اور حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مخلص تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ابتداء شرف قدم بوسی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے لئے استخارہ کیا تو دیکھا کہ ایک جنگل نہایت وسیع ہے اور ایک جماعت کسی بزرگ کی زیارت کے لئے دوڑتی ہوئی جا رہی ہے۔ میں بھی شوق کے ساتھ اس جماعت کی طرف متوجہ ہوا اور ان سے دریافت کیا کہ کس بزرگ کی زیارت کے لئے جا رہے ہو۔ ایک شخص نے کہا اے بے خبر! یہاں حضرت رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہیں۔ اس خبر مسرت اثر و فرحت ثمر کو سن کر شوق کے ساتھ اس مجمع میں پہنچا۔ دیکھا کہ لوگ حلقہ کئے ہوئے کھڑے ہیں۔ جب ایک دور پورا ہو گیا اور دوسرا دور حلقہ کا شروع ہوا

Marfat.com

تو میں کوشش کر کے حلقہ اول و دوم کے وسط میں پہنچ گیا۔ اس اثناء میں خلق کا ہجوم بڑھ گیا تھا۔ چنانچہ تیسرا حلقہ بھی پورا ہو گیا۔ اس وقت خیال آیا کہ ان لوگوں سے پوچھا کہ کس بزرگ کی زیارت کے لئے یہ سعی بلیغ ہو رہی ہے۔ سب نے لفظاً و معناً متفق ہو کر کہا کہ تم ابھی تک نہیں جان سکے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہیں۔ اس سے مجھے اور شوق ہوا اور کوتاہی قد و قامت کی وجہ سے بصد مشکل پیروں کی انگلیوں کے بل کھڑے ہو کر دیکھا۔ جب میری نظر حضرت کے جمالِ پرانوار پر پڑی تو دیکھا کہ حضرت شیخ احمد سرہندی (مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ) ہیں۔ اس میں اشارہ تھا کہ حضرت شیخ حضرت رسول اللہ ﷺ کی محبت میں فنا ہیں۔ اتنے میں آنکھ کھل گئی۔ ایک کیفیت ایسی پیدا ہوئی جس سے میں بے ہوش ہو گیا۔ جب ہوش آیا تو گریہ عظیم مجھ پر غالب تھا۔ اس کے بعد میں حضرت شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کی عقیدت و قدم بوسی کے لئے تیار ہو گیا۔

(انوار العارفین، صفحہ ٦٣٠ تا ٦٣١)

شیخ سعد الدین رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

۱...... حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک پوتے تھے۔ حضرت شیخ عبد الاحد ایک مرتبہ آپ نے ارادہ کیا کہ گوشہ نشینی اختیار کریں اور لوگوں کی آمد و رفت موقوف کر دیں کہ اسی اثناء میں آپ کے بھائی شیخ سعد الدین رحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں دیکھا کہ بارگاہ محمدی (علیٰ صاحبہا صلوٰۃ وسلاماً) قائم ہے۔ وہاں ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ شیخ عبد الاحد چاہتا ہے کہ گوشہ نشینی اختیار کرے اس کے بارے میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا کیا حکم ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس سے کہہ دو کہ اس خیال کو موقوف رکھے کہ ہم نے عالم کے کام کو اس کے سپرد کیا ہے۔ اس خواب کو سن کر حضرت شیخ عبد الاحد خود متوجہ بارگاہ رسالت مآب ﷺ ہوئے۔ ایسا معلوم ہوا کہ عزلت نشینی اور ترک تلقین میں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی مرضی مبارک نہیں ہے۔ (مشائخ نقشبندیہ مجددیہ صفحہ ۲۱۷ از مولانا محمد حسن نقشبندی مجددی ساکن کوٹلہ کرت پور ضلع بجنور (بھارت)

Marfat.com

حضرت شیخ بدیع الدین سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

ا..... حضرت شیخ بدیع الدین سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں تحریر کرتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ کی طرف سے خاص بشارات پاتا ہوں، آپ رحمۃ اللہ علیہ مہربانیاں اور نصیحتیں فرماتے ہیں۔ ایک دن آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ "تو سراج الہند ہے" اور ساتھ ہی زیادہ فرمانبرداری کا حکم فرمایا۔

(حالات مشائخ نقشبندیہ صفحہ ۲۳۳)

حضرت شیخ محمد عابد سنامی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

ا..... شیخ الشیوخ حضرت شیخ محمد عابد سنامی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے اور حضرت شیخ عبدالاحد رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ نامدار تھے۔ آپ کا مکان بمقام سنام متصل سرہند تھا۔ سلسلہ نسب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ختم ہوتا ہے، نہایت کثیر الذکر اور کثیر العبادت تھے، آپ کا نام عالم غیب میں "قاسم خزائن اللہ" تھا، دنیا اور اہل دنیا سے سخت نفرت تھی۔ فرمایا: دنیا داروں کے قدم نہایت منحوس اور باعث بے برکتی ہوتے ہیں۔ کسی نے آپ کے سامنے ایک بڑے دولت مند کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: یہ لوگ نہایت محتاج ہیں، دولت اور نعمت سرمدی نسبت مع اللہ ہے، اللہ تعالیٰ جس کو نصیب کرے۔ نقل ہے کہ ایک مقبرے کی جانب آپ کا گزر ہوا تو چلتے چلتے ٹھہر گئے اور فرمایا: اس قبرستان والے فیض کی درخواست کرتے ہیں۔ متوجہ احوال اموات ہوئے، اس وقت ظہور حقیقت محمدی ﷺ تھا، لہٰذا پورا قبرستان انوار سے منور ہوگیا۔ حرمین شریفین پا پیادہ گئے اور وہاں بانواع الطاف سرور کائنات ﷺ سرفراز ہوئے۔ فرمایا: میرے سینے کی حُرقت اور سوز طلب کس طرح کم نہ ہوتی تھی، بعنایت مصطفوی ﷺ تسکین پائی اور مقصود دلی حاصل ہوا۔ آپ حضرت مرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ کے مرشد تھے۔ ۱۸ رمضان المبارک ۱۱۶۰ھ کو مرض اسہال کے باعث دہلی میں وصال فرمایا۔ دہلی میں سبزی منڈی سے کئی میل آگے کرنال سڑک پر مزار مبارک واقع ہے۔

Marfat.com

ایک بزرگ کو زیارت نبی ﷺ

۱.....حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے دوسرے صاحبزادے حضرت خواجہ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ کی بزرگی کے سلسلے میں یہ خواب جو ایک بزرگ نے دیکھا کافی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم معہ حضرت رسول اللہ ﷺ جمع ہیں اور خواجہ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ بھی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے چند یاروں کے ساتھ اس مجلس میں موجود ہیں۔ اسی اثناء میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہ ایک کاغذ طلب کرتے ہیں تاکہ حضرت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرضداشت لکھیں۔ چنانچہ کاغذ حاضر کیا گیا اور انہوں نے اس مضمون کی عرضداشت تحریر کی کہ یہ (محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ) اور ہم عنایت الٰہی جل سلطانہ، میں برابر ہیں حالانکہ ہم نے وہ تکالیف اور ریاضات شاقہ اٹھائی ہیں جو انہوں نے نہیں اٹھائیں۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ حضرت رسول اللہ ﷺ نے جواب میں یہ آیت قرآن تحریر فرمائی۔ ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم

(سورہ حدید۔ آیت نمبر ۲۱)

(حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ از نظام الدین مجددی توکلی)

حضرت شاہ احمد سعید رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

۱.....حضرت شاہ محمد عمر رحمۃ اللہ علیہ فرزند ثانی حضرت شاہ احمد سعید رحمۃ اللہ علیہ کے تھے۔ نقل ہے کہ جب حضرت شاہ احمد سعید رحمۃ اللہ علیہ مدینہ منورہ میں مواجہ شریف میں حاضر ہوئے تو آپ کو حضرت رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ سے خلعت عطا ہوئی۔ اس وقت حضرت شاہ محمد عمر رحمۃ اللہ علیہ اور آپ کے بڑے بھائی حضرت شاہ عبدالرشید رحمۃ اللہ علیہ بھی وہاں موجود تھے۔ پس ان دونوں بھائیوں کو بھی تاج شاہانہ عطا ہوا۔

(مشائخ نقشبندیہ مجددیہ صفحہ ۳۴۵)

۲.....حضرت شاہ احمد سعید رحمۃ اللہ علیہ فرزند اکبر حضرت شاہ ابوسعید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ دیکھا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک ظرف میں کھانا کھا رہا ہوں۔ (مشائخ نقشبندیہ مجددیہ صفحہ ۳۳۹)

Marfat.com

حضرت شیخ محمد عابد ڈھابیلی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

ا.....حضرت شیخ محمد عابد ڈھابیلی رحمۃ اللہ علیہ حرمین شریفین کو پاپیادہ روانہ ہوئے اور وہاں زیارت حضرت رسول اللہ ﷺ سے سرفراز ہوئے۔ فرمایا کہ میرے سینے میں سوز و طلب کسی طرح کم نہ ہوتی تھی۔ بعنایت مصطفوی (ﷺ) تسکین پائی اور مقصود دلی حاصل ہوا۔

(مشائخ نقشبندیہ مجددیہ صفحہ ۲۲۱)

ایک شخص کو زیارت نبی ﷺ

ا.....ایک شخص مدینہ منورہ میں ریاضت و مجاہدہ اور نوافل و عبادات بہت کرتا تھا۔ حضرت رسول اللہ ﷺ سے حکم ہوا کہ حضرت شیخ محمد عابد ڈھابیلی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو۔ آپ نے اسے مجاہدات کرنے سے منع فرمایا اور توسط اختیار کرنے کو کہا لیکن چونکہ وہ مجاہدات کا عادی ہو چکا تھا اس نے اس نصیحت پر عمل نہیں کیا۔ حضرت رسول اللہ ﷺ پھر اس کو خواب میں نظر آئے اور جو ہدایت حضرت شیخ عابد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمائی تھی اس پر عمل کرنے کا حکم فرمایا تب جا کر اس نے مجاہدے چھوڑے اور آپ کی صحبت میں رہ کر مقامات عالیہ پر فائز ہوا۔ (مشائخ نقشبندیہ مجددیہ صفحہ ۲۲۱)

حضرت موسیٰ بن قاسم رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

ا.....ایک مرتبہ سرخ آندھی اور زلزلہ آیا۔ حضرت محمد بن مقاتل رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حضرت موسیٰ بن قاسم رحمۃ اللہ علیہ حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ آپ ہمارے امام ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ یہ آفت دور ہو۔ حضرت محمد بن مقاتل رحمۃ اللہ علیہ رو کر فرمانے لگے کہ اس بات کو ہی غنیمت ہوں کہ تم کہیں میری وجہ سے ہلاک نہ ہو۔ حضرت موسیٰ بن قاسم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت رسول اللہ ﷺ کی زیارت بابرکت کا شرف حاصل کیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ محمد بن مقاتل ﷺ کی دعا سے آندھی اور زلزلہ دور ہو گیا۔ (خزینہ معرفت المسمی بہ سوانح مشائخ نقشبند مولفہ صوفی محمد ابراهیم قصوری صفحہ ۱۱۱)

Marfat.com

حضرت شیخ عبدالاحد رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

ا......نقل ہے کہ ایک شخص نے حضرت شیخ عبدالاحد رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا کہ آپ حضرت رسول اللہ ﷺ کی طرف متوجہ ہو کر معلوم کریں کہ اس فقیر کے بارے میں کچھ عنایت خاص ہے یا نہیں اور یہ سوال اس کا قبل نماز عشا تھا۔ بعد نماز آپ نے فرمایا کہ یہ لوگ سوال کرتے ہیں اور پھر اس کا جواب دریافت نہیں کرتے۔ اس وقت اس شخص نے بات سن کر اپنے سوال کا جواب دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا کہ جب میں متوجہ ہوا تو حضرت رسول اللہ ﷺ کو جمال درگاہ لایزالی میں ایسا مستغرق پایا کہ اصلاً اس طرف متوجہ نہ ہوئے۔ بہت دیر بعد بارگاہ عالی مفتوح ہوئی اور میں تجھ کو حضرت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے گیا۔ آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک تیرے سر پر پھیرا اور کچھ دیر تک رکھے رہے۔ اس شخص نے بھی تصدیق کی کہ بے شک فلاں وقت مجھ پر عجیب و غریب کیفیت طاری تھی۔

۲......حضرت شیخ عبدالاحد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک روز ختم خواجگان پڑھا جاتا تھا۔ میں نے بارگاہ حضرت رسول اللہ ﷺ کی طرف متوجہ ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ (ﷺ) توجہ فرمائیے کہ میرا یہ کام ہو جائے۔ مکشوف ہوا کہ آپ ﷺ نے اپنے دونوں دست مبارک دعا کے واسطے اٹھائے۔ (مشائخ نقشبندیہ مجددیہ)

حضرت مولانا حافظ دوست محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

ا......حضرت مولانا حافظ دوست محمد قدس سرہ نے ایک روز دیکھا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ بصورت طفلی میری گود میں تشریف رکھتے ہیں۔

(مشائخ نقشبندیہ مجددیہ صفحہ ۳۸۶)

شیخ احمد نخلی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

ا......شیخ احمد نخلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت رسول اللہ ﷺ کی جانب توجہ کی اور اسی سال روضہ اقدس (علیٰ صاحبہا صلوٰۃ وسلاماً) کی زیارت سے مشرف ہوا۔ جمعہ کے روز نماز جمعہ سے پہلے میں نے حضرت رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا گویا آپ ﷺ

Marfat.com

خلفاء اربعہ کی مختصر سی جماعت کو ساتھ لئے ہوئے زیارت عثمانیہ میں تشریف لائے ہوئے ہیں۔ میں یہ دیکھ کر اس طرف دوڑا اور آپ ﷺ کے نیز خلفائے کرام رضی اللہ عنہم کے دست مبارک کو بوسہ دیا اور بالترتیب ہر خلیفہ کی ملاقات سے مشرف ہوا۔ حضرت رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور ایک جدید سجادہ کی طرف جو آپ ﷺ کی قبر شریف (علیٰ صاحبہا صلوٰۃ وسلاماً) کے سرہانے اور صف اول کے محاذاۃ میں بچھا ہوا تھا۔ لائے اور فرمایا هـذه سـجـاد الشيخ تاج اجلس عليها (یعنی یہ شیخ تاج کا سجادہ ہے تو اس پر بیٹھ)۔ جب میں خواب سے بیدار ہوا تو معلوم ہوا کہ اس سے اشارہ طریقہ نقشبندیہ کی طرف ہے گویا حضرت رسول اللہ ﷺ نے مجھے اس طریقہ کی اجازت مرحمت فرمادی۔ حضرت شیخ احمد نخلی رحمۃ اللہ علیہ سے حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے سند حدیث حاصل کی تھی۔

(حیات ولی یعنی حضرت شاہ ولی الله دهلوی رحمة الله علیه اور ان کے آبائو اجداد و اولاد و اساتذہ حرمین کا مبسوط تذکرہ از مولانا حافظ محمد رحیم بخش دهلویؒ صفحه ٤٧٢ تا ٤٧٣)

حضرت شاہ محمد مظہر رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

ا.... حضرت شاہ محمد مظہر رحمۃ اللہ علیہ فرزند اصغر حضرت شاہ احمد سعید رحمۃ اللہ علیہ کے تھے۔ ابھی آپ بچے ہی تھے کہ آپ نے حق تعالیٰ سبحانہ، کو خواب میں دیکھا اور ایک مرتبہ ان ہی ایام میں حضرت جبریل امین علیہ السلام اور حضرت رسول اللہ ﷺ کی خواب میں زیارت کی۔ (مشائخ نقشبندیه مجددیه صفحه ٣٤٦)

ملا محمد ارم رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

ا..... مولانا محمد مرشد ولد مولانا محمد ارشد ولد مولوی فرخ شاہ ابن خواجہ محمد سعید ابن حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ ا اصفر المظفر ۱۱۱۷ھ کو سرہند شریف میں پیدا ہوئے اور ۱۹ رجب المرجب ۱۲۰۱ھ کو رامپور میں وصال فرمایا۔ نہایت عظیم بزرگ تھے۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے علوم ظاہری کی تکمیل کر کے ملا محمد ارم رحمۃ اللہ علیہ بہت سے بزرگوں کی خدمت میں سلوک باطنی کے واسطے حاضر ہوئے مگر کوئی فائدہ نہ ہوا۔ ایک روز خواب میں دیکھا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ مولانا محمد مرشد کے

Marfat.com

پاس جا۔ ملا محمد ارم رحمۃ اللہ علیہ صبح کو مولانا محمد مرشد رحمۃ اللہ علیہ کے پاس حاضر ہوئے۔ آپ نے فرمایا تم سفارش لے کر آئے ہو۔ پھر بیعت کر لیا۔ ملا محمد ارم رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ ہاتھ پکڑتے ہی زمین و آسمان آئینے کی طرح روشن ہو گئے۔

(تذکرہ کاملان رام پور صفحہ ۳۹۰)

حضرت مرزا مظہر جانجاناں رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

ا..... فرمایا کہ ایک روز حضرت شیخ سے قادریہ خاندان کی اجازت کے واسطے عرض کیا انہوں نے فرمایا کہ آؤ تم کو اس خاندان کی اجازت سے جناب رسول اللہ ﷺ سے سرفراز کرائیں۔ چنانچہ خود بھی جناب رسول اللہ ﷺ کی طرف متوجہ ہو کر بیٹھے اور مجھ کو بھی متوجہ ہونے کو فرمایا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ حبیب رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم مع اصحاب کرام رضی اللہ عنہم واولیاء عظام رحمۃ اللہ علیہم ایک بارگاہ عالی میں رونق افروز ہیں اور حضرت غوث الثقلین رحمۃ اللہ علیہ حضور علیہ السلام کے حضور کھڑے ہیں۔

حضرت شیخ نے جا کر عرض کیا کہ مرزا جان جاناں اجازت خاندان قادریہ کے امیدوار ہیں حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ سید عبدالقادر سے کہو چنانچہ ان سے عرض کیا انہو ں نے حضرت شیخ کی عرض قبول فرما کر بعطائے خرقہ واجازت سے بندہ کو سرفراز فرمایا اور مجھ کو اپنے سینہ میں حالات وبرکات قادریہ طریقہ کا بخوبی احساس ہوا۔

(مشائخ نقشبندیہ مجددیہ صفحہ:۲۸۱)

☆..... فرمایا کہ حضرت شیخ نے مجھ کو اجازت خاندان سہروردیہ و چشتیہ بھی عطا فرمائی ہے فرمایا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی بڑی نعمتوں سے میرے حال پر یہ ہے کہ مجھ کو پیران کبار سے خصوصاً حضرت سید نور محمد بدایونی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شیخ سے کمال محبت اور رسوخ ہے۔

اگرچہ بشرف زیارت رسول خدا ﷺ مشرف نہیں ہوا، مگر الحمدللہ کہ ان کے ایسے نائبوں کی صحبت کی سعادت سے محروم نہیں رہا اور اسی طرح یہ بزرگوار بھی میرے حال پر کمال بندہ نوازی فرمایا کرتے تھے اور میری توقیر میری قدر سے زیادہ فرمایا کرتے تھے۔ فرمایا کہ ایک روز حضرت سید نور محمد قدس سرہ نے میری جوتیاں سیدھی کر کے رکھیں اور فرمایا کہ تم کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی جناب میں قبولیت تمام ہے۔ حاجی محمد افضل صاحب رحمۃ اللہ

Marfat.com

علیہ میری تعظیم کو کھڑے ہو جایا کرتے تھے اور فرمایا کرتے کہ تمہارے کمالات کی تعظیم کرتا ہوں۔ حضرت حافظ سعد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نہایت تکریم کرتے اور فرمایا کرتے کہ تم میرے قبلہ گاہ کی جگہ ہو۔

☆.....فرمایا کہ ایک مرتبہ حضرت شیخ نہایت تواضع سے میرے زانو بوس ہوئے اور فرمایا کہ تم کو جو خدا اور رسول سے محبت ہے، تمہاری توجہات سے ترجیح طریقہ ہوگی اور فرمایا کہ تم کو لقب شمس الدین حبیب اللہ عطا ہوا ہے۔ فرمایا کہ ایک روز میں حضرت شیخ کے حضور حاضر تھا حضرت شیخ نے فرمایا کہ دو آفتاب مقابل بیٹھے ہیں کہ شعشاں انوار ایک دوسرے سے متمیز نہیں ہوتے۔ فرمایا کہ ایک روز ایک سرہندی صاحبزادہ سرہند شریف کو جاتے تھے ان کی زبانی میں نے اپنا سلام حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے حضور کہلا بھیجا۔ جب انہوں نے مزار مبارک پر پہنچ کر میرا سلام عرض کیا حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ نے سینہ تک اپنا سر مبارک اٹھایا اور فرمایا کہ کون مرزا پھر خود ہی فرمایا کہ وہ ہمارا شیفتہ اور دیوانہ علیک وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، فرمایا کہ وہ مجدد صاحبزادہ میرے بہت مشکور ہوئے اور فرمایا کہ تمہاری وجہ سے مجھ کو زیارت نصیب ہوگئی اور اس کے بعد سے میری بہت تعظیم کرنے لگے۔

غرضیکہ بعد وصال حضرت شیخ حضرت مرزا صاحب مسند آرائے ارشاد ہوئے، طالبان خدا ہر طرف سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے، حضرت شیخ کے اجل احباب اور مشائخ عصر وعلماء وصلحاء استفاضہ کے واسطے حاضر ہوئے، اور سب حسب استعداد فیض یاب ہوئے تہذیب نفوس طالبان جیسے کہ آپ کی خدمت میں ہوتی تھی بزرگان سلف ہی کے وقت میں ہوتی ہوگی۔ مشائخ وقت کہا کرتے تھے کہ جس قدر فیض آپ کی صحبت میں ہوتا ہے اس قدر اوروں کی توجہ وہمت سے نہیں پہنچتا۔

۲.....حضرت مرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ کے مرشد کا اسم گرامی شیخ الشیوخ حضرت محمد عابد سنامی رحمۃ اللہ علیہ (سرہند سے متصل سنام ایک جگہ کا نام ہے جہاں کے آپ رہنے والے تھے) تھا جو حضرت عبدالاحد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ تھے۔ مرزا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ جب میں نے حضرت شیخ الشیوخ محمد عابد قدس سرہ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں طریقہ قادریہ کی بیعت اور اجازت کے لئے عرض کیا تو

Marfat.com

آپ نے فرمایا کہ مراقبہ کرو۔ جب میں نے مراقبہ کیا تو دیکھا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ مع صحابائے اکرام رضی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور اولیائے عظام تشریف فرما ہیں اور قطب الاقطاب حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ بھی موجود ہیں۔ پیران پیر حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس مجلس میں میرے سر پر قادریہ خاندان کا تاج خلافت رکھا۔ پھر مجھے میرے پیر نے طریقہ مجددیہ پر حقیقت محمدی (ﷺ) کی توجہ فرمائی تو دیکھتا کیا ہوں کہ میرے پیر کی جگہ حضرت رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہیں اور مجھے توجہ فرما رہے ہیں۔ پھر جب کہ توحید کے سمندر میں موجیں اٹھنے لگیں اور سمندر کی تہہ سے سچے موتی کی سیپیاں برآمد ہونے لگیں تو دیکھتا کیا ہوں کہ دونوں جگہ یعنی میرے اور میرے پیر کی جگہ حضرت رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہیں۔

۳..... آپ نے فرمایا کہ جب شیخ الشیوخ خواجہ محمد عابد قدس سرہ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ کو بشارت حقیقت محمدی ﷺ عطا فرمائی اور مجھے ان کے انوار سے فنا حاصل ہوئی تو میں نے دیکھا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ میرے سامنے جلوہ افروز ہیں۔ پھر دیکھا کہ آپ ﷺ بجائے میرے تشریف فرما ہیں اور بندہ آپ ﷺ کی جگہ بیٹھا ہے۔ پھر دیکھا کہ دونوں جگہ آپ ہی جلوہ افروز ہیں اور پھر دیکھا کہ میں بیٹھا ہوا ہوں۔

(مشائخ نقشبندیہ مجددیہ صفحہ ۲۸۱)

۴..... حضرت مرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ آپ ہاتھی پر سوار ہیں۔ نیچے اتر کر فرمایا کہ آؤ ہم اور تم دونوں آپس میں اپنے شانے ملائیں مگر خواب کی تعبیر کچھ بھی سمجھ میں نہ آئی۔

(مشائخ نقشبندیہ مجددیہ صفحہ ۲۹۴)

۵..... حضرت مرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں دیکھا کہ گویا حضرت رسول اللہ ﷺ کی گود میں لیٹا ہوا ہوں اور آپ ﷺ کی مبارک سانس سے مجھے راحت مل رہی ہے۔ اسی اثناء میں مجھے پیاس لگی۔ وہاں پیرزادگان سرہند شریف موجود تھے۔ حضرت رسول اللہ ﷺ نے ایک کو پانی لانے کو فرمایا۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ یہ تو میرے پیرزادے ہیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرے حکم کی تعمیل کرتے ہیں۔ پس وہ پانی لائے جو میں نے خوب سیر ہو کر پیا۔ پھر میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ

Marfat.com

ﷺ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے حق میں کیا فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ان کی مانند میری امت میں کون ہے؟ میں نے عرض کیا ان کے مکتوبات بھی آپ ﷺ کی نظر سے گذرے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر یاد ہوں تو پڑھو۔ میں نے ایک مکتوب کا یہ مضمون پڑھا ''اللہ تعالیٰ وراء الوراء ثم وراء الوراء ثم وراء الوراء'' آپ ﷺ یہ سن کر نہایت محفوظ ہوئے اور چند بار پڑھوایا۔ (مشائخ نقشبندیہ مجددیہ)

حق تعالیٰ کی شان تو وراء الوراء ثم وراء الوراء (بڑی ارفع و اعلیٰ ہے) انبیاء علیہم السلام اور اولیائے کرام رحمہم اللہ کو بھی اپنے اوپر قیاس کرنا جائز نہیں۔ جبھی تو مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

جملہ عالم زیں سبب گمراہ شد	کم کسے ز ابدال حق آگاہ شد
دنیا اسی خام خیالی کیوجہ سے گمراہ ہوگئی	کہ انہوں نے اللہ کے اولیاء کو پہچانا نہیں
ہمسری با انبیاء برداشتند	اولیاء را ہمچو خود پنداشتند
اللہ کے پیغمبروں کی برابری اور ہمسری کا دعویٰ کیا	اولیاء اللہ کو اپنے ہی جیسا گمان کیا
گفتہ اینک ما بشر ایشا بشر	ما و ایشاں بستہ خوابیم و خور
اور کہنے لگے ہم بھی انسان ہیں وہ بھی انسان	وہ بھی ہماری طرح سوتے اور کھاتے پیتے ہیں
ایں نہ دانستد ایشان از عمی	درمیان فرقے بود بے منتہا
ان بیوقوفوں نے یہ خیال نہیں کیا کہ	ان کے اور ہمارے درمیان بڑا فرق ہے
کار پاکاں راقیاس از خود مگیر	گرچہ ماند در نوشتن شیر و شیر
نیک لوگوں کے کاموں کو اپنے اوپر قیاس نہ کرو	اگرچہ دیکھنے میں یکساں ہو جیسے شیر و شیر یکساں ہیں
شیر آں باشد کہ مردم می خورد	شیر آں باشد کہ مردم می خورند
شیر (درندہ) ہوتا ہے جو آدمی کو کھا جاتا ہے	شیر (دودھ) وہ ہوتا ہے کہ آدمی جس کو کھاتے ہیں۔

قدوۃ کاملین حضرت مرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ کا اصلی نام شمس الدین حبیب اللہ تھا۔ نہایت نازک مزاج اور لطیف طبع تھے۔ ۱۱۱۱ھ ۱۶۹۹ء میں پیدا ہوئے اور ۱۰ محرم الحرام بروز جمعہ ۱۱۹۵ھ مطابق ۱۷۸۰ء کو جام شہادت نوش فرمایا۔ دہلی میں مزار ہے۔

حضرت مرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے صاحبزادے محمد بن الحنفیہ رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد سے تھے بلند مرتبہ سادات علوی ہونے کے ہمراہ تیموری سلاطین سے بھی آپ کی قرابت تھی۔ آپ کی پیدائش پر خود اورنگ زیب عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کے والد مرزا جان کے نام پر آپ کا نام جان جان رکھا لیکن جان جاناں سے زیادہ شہرت حاصل کی۔ ذوق، دقیقہ رسی، علمیت، انصاف پسندی اور تصوف میں یگانہ روزگار تھے۔ آپ کی نفاست طبع اور نازک مزاجی کے واقعات اس کثرت سے ہیں اور اس قدر عجیب کہ انسان ان کو پڑھ کر دنگ رہ جاتا ہے۔ آپ نہایت رحم دل، خلیق، کریم النفس اور شریف الطبع تھے۔ شاعر، اردو زبان کے محسن اور صاحب تصنیف بزرگ تھے۔ ''التمہید'' از مولانا سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ میں ہے کہ حضرت مرزا جان جاناںؒ اور حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ آپس میں مثل دو بھائیوں کی طرح تھے۔ ''آثار الصنادید'' میں ہے کہ نجف علی خاں حاکم دہلی مذہبا رافضی تھا۔ (رفض کے معنی انکار اور رد کرنے کے ہیں اسی سے رافضی مشتق ہے یعنی مسترد کرنے والا) دہلی میں بوجہ عیاشی صحت خراب ہونے کی بنا پر مر گیا۔ قبر نوٹ پھوٹ چکی ہے۔ اسی کے اشارے پر حضرت مرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت پائی۔ ''امیر الروایات'' میں صفحہ ۲۷ پر بھی یہی وجہ تحریر ہے۔ مرزا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تربت پر ان کا اپنا یہ شعر کندہ ہے۔

بہ لوح تربت من یافتند ازغیب تحریرے
کہ ایں مقتول راجز بے گناہی نیست تقصیرے

آپ کی تاریخ شہادت اس حدیث سے نکلتی ہے ''عاش حمیدا و مات شهید''

مرزا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے شہادت سے چند روز قبل ہی اپنے دوستوں اور مریدوں کو الوداعی خطوط لکھنے شروع کر دیئے تھے کہ دیکھو حوصلہ ہمت سے کام لینا اور صبر کا دامن نہ چھوڑنا کہ میرا وقت قریب آ چکا ہے۔ لوگوں کو تعجب تھا کیونکہ آپ بالکل تندرست تھے۔ کوئی گمان بھی نہ کر سکتا تھا کہ واقعہ شہادت پیش آ گیا۔ قلب پر گولی لگنے کے باوجود تین روز زندہ رہنا بجز کرامت اور کیا تھا۔ مرزا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے سجادہ نشین شاہ غلام علی دہلوی قدس سرہ رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ آپ کے دوسرے مایہ ناز خلیفہ حضرت قاضی ثناء اللہ

Marfat.com

پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ تھے جو اپنے عہد کے یگانہ روزگار عالم، فقیہہ، محدث و مفسر تھے (اپنے مرشد کے نام پر ''تفسیر مظہری'' آپ کی مشہور تفسیر ہے جس کا اردو میں ترجمہ ہو چکا ہے میں تو کہوں گا کہ ہر پڑھے لکھے مسلمان کو یہ تفسیر قرآن ضرور پڑھنی چاہئے۔ علم میں معتد بہ اضافہ کے ہمراہ دل و دماغ روشن ہو جاتا ہے) آپ کے شیخ و مرشد نے آپ کو ''علم الہدیٰ'' کا خطاب عطا فرمایا تھا۔ جس طرح حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ کے لئے فرمایا کرتے تھے، شیخ الشیوخ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی قدس سرہ حجۃ الاسلام حضرت مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے لئے فرمایا کرتے تھے اسی طرح مرزا صاحب رحمۃ اللہ علیہ آپ کے لئے اکثر فرمایا کرتے تھے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھ سے کل روز حشر دریافت فرمایا کہ دنیا سے میرے لئے کیا تحفہ لایا تو عرض کروں گا کہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ کو لایا ہوں (ہفتاد اولیاء صفحہ ۴۴۲) مرزا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے زخمی ہونے پر قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے سوا لاکھ مرتبہ یا سلام کا وظیفہ بھی پڑھا تھا مگر شہادت تو مقسوم ہو چکی تھی۔ قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ بیہقی وقت کہا کرتے تھے۔ وصال ۱۸۰۵ء، ۱۲۱۶ھ میں ہوا (رود کوثر) شیخ محسن اپنی کتاب ''یانع جنی'' میں فرماتے ہیں کہ مرزا جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ کے جلیل القدر اصحاب میں سے قاضی ثناء اللہ اموی ثم عثمانی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ بہت بڑے فقیہہ، اصولی، زاہد اور مجتہد تھے۔ حنفی فقہ میں بعض مسائل کا خود استخراج فرمایا تھا۔ فقہ، تفسیر اور زہد کے مسائل پر آپ کی مشہور تصانیف ہیں۔ موصوف کے مرشد اور استاد حضرت مرزا صاحب رحمۃ اللہ علیہ آپ پر فخر کیا کرتے تھے۔ جنہوں نے خود الحاج شیخ محمد افضل سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ سے حدیث پڑھی تھی۔ اور مجددی طریقہ امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ کے عالی مرتبت خلفاء سے حاصل کیا تھا۔ حضرت مرزا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے علم و فضل اور جلالت شان کی شہادت حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ حضرت مولانا فخر الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ الحاج مولانا فاخر الہ آبادی رحمۃ اللہ علیہ اور خود آپ کے استاد شیخ محمد افضل سیالکوٹی جیسے عظیم آئمہ تصوف، اور محدثین نے دی ہے۔ مشہور محدث محمد حیات سندھی ثم مدنی کا قول ہے کہ اگر کوئی حدیث فقہ حنفی

Marfat.com

کے خلاف وارد ہو اور مرزا جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی توثیق کریں تو اس حدیث پر عمل کر لینا چاہئے۔

افغانوں کو زجر و تنبیہ اور زیارت نبی ﷺ

ا..... ایک مرتبہ بعض افغانوں نے حضرت مرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ کی بشارات پر دل میں انکار کیا۔ آپ نے یہ بات اپنی فراست سے معلوم کر کے فرمایا کہ اگر تم کو اعتبار نہیں تو اکابرین دین میں سے کسی کو مقرر کر لو اس کی روح مبارک ظہور فرما کر بشارات کی شہادت دے۔ سب نے عرض کیا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ کی روح پر فتوح آ کر تصدیق فرمائے۔ آپ نے روح مبارک حضرت رسول اللہ ﷺ پر فاتحہ پڑھی اور مع ان افغانوں کے حضرت رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں متوجہ ہو گئے۔ سب نے دیکھا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور ان افغانوں کو زجر و تنبیہ فرما کر ارشاد فرمایا کہ مرزا صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) کی بشارات سب صحیح ہیں۔ (مشائخ نقشبندیہ مجددیہ صفحہ ٢٨٣)

حضرت شاہ عبداللہ صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور زیارت نبی ﷺ

ا..... حضرت مولانا غلام محی الدین قصوری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ملفوظات میں لکھا ہے کہ ایک روز بعد عصر میں حاضر تھا۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہمارا فیض دور دور پہنچ گیا ہے۔ حضرت مکہ معظمہ میں ہمارا حلقہ بیٹھتا ہے حضرت مدینہ منورہ میں ہمارا حلقہ ہوتا ہے۔ بغداد شریف اور روم و مغرب میں ہمارا حلقہ جاری ہے اور بطریق ہنسنے کے فرمایا کہ بخارا تو ہمارے باپ کا گھر ہی ہے۔ بعض بحکم آنحضرت ﷺ اور بعض بدلالت دیگر بزرگان اور بعض خود آپ کو خواب میں دیکھ کر حاضر ہوئے۔ حضرت مولانا خالد رومی رحمۃ اللہ علیہ باشارۂ جناب رسول اللہ ﷺ مدینہ شریف سے دہلی آئے اور آٹھ نو مہینے میں اجازت و خلافت سے مشرف ہو کر اپنے وطن کردستان واقع ملک روم کو واپس گئے، وہاں ان کو اس قدر قبولیت ہوئی کہ جس کی حد نہیں۔

٢..... حضرت شاہ عبداللہ معروف بہ شاہ غلام علی دہلوی قدس سرہ، نے فرمایا کہ میں

Marfat.com

ہر روز تسبیح (سبحان اللہ) وتحمید (الحمدللہ) پڑھ کر آنحضرت ﷺ کی روح مقدس کو ایصال ثواب کیا کرتا تھا، ایک دن یہ عمل ترک ہوگیا، میں نے دیکھا کہ حضور اقدس ﷺ اسی شکل میں تشریف لائے، جو ترمذی شریف میں مذکور ہے اور شکایت کی۔

(مشائخ نقشبندیہ، صفحہ ۳۲۵)

لا الہ الا اللہ کو تہلیل اور اللہ اکبر کو تکبیر کہتے ہیں۔

۳..... حضرت شاہ غلام علی دہلوی قدس سرہ، فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ دوزخ کا خوف مجھ پر غالب ہوا۔ میں عالم بالا میں سرور دو عالم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "جو ہم سے محبت رکھتا ہے وہ دوزخ میں نہیں جائے گا"

(تذکرہ مشائخ نقشبندیہ صفحہ ۳۰۹)

۴..... شیخ الشیوخ حضرت شاہ عبداللہ المعروف شاہ غلام علی مجددی مظہری دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہر شب تحمید اور تسبیح پڑھ کر اس کا ثواب حضور اقدس ﷺ کی روح پرفتوح پر بھیج کر سویا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ ترک ہوگیا۔ خواب میں دیکھا کہ حضور انور ﷺ اسی حلیہ مبارک میں جو شمائل ترمذی میں تحریر ہے تشریف لائے اور شکایت فرمائی۔ (مشائخ نقشبندیہ مجددیہ از مولانا محمد حسن نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ۔ صفحہ 326)

۵..... حضرت شاہ عبداللہ المعروف شاہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ حضرت رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تیرا نام عبداللہ اور عبدالمہیمن ہے۔ (مشائخ نقشبندیہ مجددیہ صفحہ 327)

۶..... حضرت شاہ عبداللہ المعروف شاہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ قبل نماز عشاء سو گیا۔ حضرت رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا۔ آپ ﷺ نے منع فرمایا اور وعید بیان کی۔ (مشائخ نقشبندیہ مجددیہ صفحہ 326)

۷..... ایک شب حضرت شاہ عبداللہ المعروف شاہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا یا رسول اللہ (ﷺ) آواز آئی لبیک اور میرا نام عبد صالح فرمایا۔

(مشائخ نقشبندیہ مجددیہ۔ صفحہ 328)

۸..... حضرت شاہ عبداللہ المعروف شاہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ خواب میں ایک شخص نے مجھ سے آکر کہا کہ جناب تاجدار مدینہ ﷺ آپ کے

Marfat.com

منتظر بیٹھے ہیں۔ میں بکمال شوق حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے معانقہ فرمایا۔ تا وقت معافقہ آپ ﷺ کی شکل اپنی تھی بعد ازاں سید امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ کی شکل پر ہوگئی۔

(مشائخ نقشبندیہ ۔ مجددیہ صفحہ 326)

۹.....حضرت شاہ عبداللہ المعروف شاہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا اور دریافت کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ "من رانی فقد رانی الحق" آپ ﷺ کی حدیث ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "ہاں"۔

(مشائخ نقشبندیہ مجددیہ ۔ صفحہ 326)

حضرت شاہ عبداللہ معروف بہ شاہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۱۱۵۸ ہجری میں بمقام بٹالہ علاقہ پنجاب میں ہوئی۔ آپ کا نسب حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے ملتا ہے۔ آپ کے والد ماجد شاہ عبداللطیف رحمۃ اللہ علیہ نہایت مرتاض اور کثیر المجاہدہ تھے۔ کریلہ جوش دے کر کھایا کرتے اور جنگل میں ذکر جہر کیا کرتے اور حضرت شاہ ناصر الدین قادری سے بیعت تھے۔

حضرت کی ولادت سے قبل آپ کے والد نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خواب میں دیکھا کہ فرماتے ہیں کہ اپنے لڑکے کا نام علی رکھنا چنانچہ بعد تولد آپ کا نام آپ کے والد نے علی ہی رکھا لیکن جب آپ سن تمیز کو پہنچے تو آپ نے تأدبا اپنا نام غلام علی مشہور کیا۔ آپ کی والدہ شریفہ نے کسی بزرگ کو خواب میں دیکھا کہ فرماتے ہیں کہ اس لڑکے کا نام عبدالقادر رکھنا۔ یہ بزرگ شاید غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ آپ کے عم بزرگوار نہایت مرد بزرگ تھے اور ایک مہینہ میں قرآن مجید حفظ کیا تھا۔ انہوں نے بحکم جناب رسول خدا ﷺ عبداللہ نام رکھا۔

آپ کے والد ماجد دہلی میں رہا کرتے تھے، وہاں آپ کو اپنے پیر سے کہ حضرت خضر علیہ السلام کے صحبت دار تھے بیعت کرانے کے واسطے بلایا۔ مگر قضاء الٰہی سے وہ بزرگ جس شب کہ آپ وہاں پہنچے، انتقال کر گئے۔ آپ کے والد ماجد نے فرمایا کہ میں نے تم کو اپنے پیر سے بیعت کرانے کے واسطے بلایا تھا لیکن تقدیر میں نہ تھا۔ اب جس جگہ تمہارا اطمینان قلبی ہو وہاں اخذ طریقہ کرلو۔ آپ اس وقت دہلی کے مشہور مشائخ کی خدمت میں حاضر ہوئے، مگر آخرکار ۱۱۸۰ ہجری میں کہ اس وقت آپ کا سن بائیس سال کا

Marfat.com

تھا حضرت مرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض بیعت کی۔ حضرت مرزا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کہ جس جگہ ذوق وشوق ہو وہاں بیعت کرو یہاں تو سنگ بے نمک لیسیدن کا مضمون ہے۔

آپ نے فرمایا: کہ مجھ کو بھی منظور ہے، تب حضرت مرزا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے قادریہ خاندان میں آپ کو بیعت کیا اور تلقین طریقہ مجددیہ فرمائی۔ پندرہ سال تک حلقہ میں حاضر حلقہ ومراقبہ رہے اور باجازت مطلقہ مع بشارت ختمیت مشرف ہوئے۔ حضرت شاہ صاحب فرماتے ہیں: کہ اول اول مجھ کو تردد ہوا کہ اگر میں طریقہ نقشبندیہ میں شغل اختیار کروں کہیں حضرت غوث پاک کے ناراض ہونے کا باعث نہ ہو۔ اس اثناء میں ایک شب خواب میں دیکھا کہ ایک مکان میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ تشریف رکھتے ہیں اور اس کے محاذی ایک اور مکان ہے وہاں خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ رونق افروز ہیں۔ میرا دل چاہتا تھا کہ حضرت خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوں۔ حضرت شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ مقصود خدا تعالیٰ ہے، جاؤ کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

اس کے بعد سے آپ نے طریقہ نقشبندیہ مجددیہ کی اشاعت شروع کی اور آخرکار اس قدر فیض آپ کے عین حیات میں آپ سے جاری ہوا کہ شاید ہی کسی شیخ سے ان کی زندگی میں جاری ہوا ہو۔ ہندوستان، کابل، بلخ، بخارا، بغداد، عرب، روم سب جگہ آپ کے خلیفہ پہنچ گئے تھے اور طریقہ ان سے جاری ہو گیا تھا۔

چچا حضرت شاہ غلام علی مجددی مظہری رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

آپ نے ہفتہ کے دن 26 صفر 1240ھ دار الفنا سے دار البقا کو کوچ کیا۔ آپ کو آپ کی خانقاہ میں پیر کے پہلو میں دہلی میں دفن کیا گیا۔ اپنے دور کے مجدد تھے۔ آپ کی ذات سے اس قدر فیض جاری ہوا کہ دور حاضر میں مثال نہیں ملتی۔ آپ کے بے شمار خلفاء تھے جو ہندوستان کے علاوہ باہر بھی تھے۔ گاہ گاہ خود بخود حضرت شاہ عبداللہ المعروف شاہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے مکان میں خوشبو آنے لگتی تھی۔ اس وقت لوگوں کو وہاں سے علیحدہ

Marfat.com

کردیتے تھے۔ شاید حضرت رسول اللہ ﷺ ودیگر پیران کبار کی ارواح مبارک کا ظہور ہوتا تھا۔

حضرت شاہ عبداللہ معروف بہ شاہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۱۱۴۸ھ میں بمقام بٹالہ (مشرقی پنجاب) ہوئی۔ آپ کے والد ماجد شاہ عبدالطیف کریلا جوش دے کر کھاتے اور جنگل میں جاکر ذکر جہر کیا کرتے تھے اور حضرت ناصر الدین قادری سے بیعت تھے۔ حضرت شاہ عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت سے قبل آپ کے والد نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو خواب میں دیکھا۔ فرماتے ہیں کہ اپنے لڑکے کا نام علی رکھنا۔ چنانچہ بعد تولد آپ کا نام آپ کے والد نے علی رکھا۔ (مشائخ نقشبندیہ مجددیہ صفحہ ۳۰۸) (آثار الصنادید از سر سید احمد خاں. صفحہ ۲۰۸)

حضرت سید احمد کروی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

۱.....حضرت سید احمد کروی رحمۃ اللہ علیہ نے اولاً حضرت مولانا خالد کردی رحمۃ اللہ علیہ سے اخذ طریقہ کیا۔ بعد ازاں حسب الارشاد حضرت رسول اللہ ﷺ آپ نے حضرت شاہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے کسب فیوض بطریقہ مجددیہ کیا اور اپنے وطن واپس آگئے اور مرجع خلائق ہوئے۔ ایک مرتبہ راہ (دوران سفر) میں آپ سخت بیمار ہوگئے۔ خواب میں حضور اقدس ﷺ نے ایک وظیفہ آپ کو تعلیم فرمایا جس کے پڑھنے سے شفا ہوگئی۔

(مشائخ نقشبندیہ مجددیہ صفحہ 355)

مولانا غلام نبی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

۱.....حضرت مولانا غلام نبی رحمۃ اللہ علیہ نے دستار فضیلت وخلافت حضرت مولانا غلام محی الدین قصوری رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ اجل حضرت شاہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کی تھی۔ فرمایا کہ ایک مرتبہ حضور اقدس ﷺ کو خواب میں دیکھا۔ آپ ﷺ نے ایک سبز چیز مثل زمرد مجھ کو عطا فرمائی اور فرمایا یہ ہماری نسبت ہے، آپ ضلع جہلم میں 1234ھ میں پیدا ہوئے۔ نہایت صاحب فیض بزرگ تھے۔ 21 ربیع الاول 1306ھ بروز یکشنبہ وصال فرمایا۔

(مشائخ نقشبندیہ مجددیہ. صفحہ 378)

۲.....حضرت مولانا غلام نبی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ خاتمہ کا نہایت خوف تھا۔ حضرت رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ آپ کسی جگہ تشریف لے جارہے

Marfat.com

ہیں اور میں آپ ﷺ کے پیچھے پیچھے ہوں۔ جس جگہ سے آپ ﷺ قدم مبارک اٹھاتے جاتے ہیں میں اپنے قدم اسی جگہ رکھتا جاتا ہوں۔ حضور اقدس ﷺ نے کسی چھوٹے سے کام کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ جو یہ کام کرتا ہے اس کا بھی خاتمہ بالخیر ہوتا ہے۔

(مشائخ نقشبندیہ مجددیہ ۔ صفحہ 387)

سید اسماعیل مدنی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

ا.....ایک شخص سید اسماعیل مدنی رحمۃ اللہ علیہ مدینہ منورہ سے بحکم حضرت رسول اللہ ﷺ کسب نسبت کیلئے حضرت شاہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں آئے تھے۔ آپ کے حکم سے ایک روز وہ جامع مسجد دہلی میں آثار نبویہ (علیٰ صاحبہا الف الف صلوٰۃ و الف الف سلام) کی زیارت کو گئے۔ وہاں سے واپس ہو کر انہوں نے عرض کیا کہ اگرچہ وہاں تبرکات حضرت رسول اللہ ﷺ کے موجود ہیں۔ لیکن ظلمت کفر بھی معلوم ہوتی ہے۔ تحقیق کرنے سے معلوم ہوا کہ بعض اکابرین کی وہاں تصاویر بھی رکھی ہیں۔ آپ نے اسی وقت بادشاہ وقت اکبر شاہ ثانی کو ایک نہایت پرزور خط لکھا کہ وہ تصاویر وہاں سے ہٹوادیں۔

(مشائخ نقشبندیہ مجددیہ صفحہ 312)

اوائل میں آپ کو معاش کی نہایت سختی ہوئی، لیکن کچھ عرصے کے بعد فتوح جاری ہوگئیں۔ دوسو کے قریب علماء وصلحاء آپ کی خانقاہ میں ممالک دور دراز سے آکر قیام کرتے اور کفاف بوجہ احسن پہنچتا۔ باوجود ایں ہمہ آپ کے مزاج میں حد درجہ انکسار تھا۔ آپ کا عمل اکثر حدیث پر تھا۔ حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادوں سے اور نیز اپنے مرشد سے حدیث کی سند حاصل تھی۔ آپ حافظ کلام الٰہی تھے، لیکن کسی کو خبر نہ تھی۔ رات کو بہت کم سوتے۔ تہجد کے وقت لوگوں کو جگادیا کرتے تھے اور خود نماز پڑھ کر مراقبہ یا تلاوت کلام اللہ شریف میں مشغول ہوتے تھے اور بقدر دس پارہ پڑھا کرتے تھے۔ ایام ضعف میں کم پڑھتے تھے۔ نماز صبح اول وقت پڑھ کر حلقہ مراقبہ میں اشراق تک مصروف رہتے، بوجہ ہجوم چند بار حلقہ فرمایا کرتے تھے۔ پہلی مرتبہ جب آدمی اٹھ جاتے تھے ان کی جگہ اور آجاتے تھے۔ اس کے بعد تفسیر وحدیث کا درس طلبہ کو فرماتے۔ اگر کوئی ملاقات کے واسطے آتا تھوڑی دیر کے بعد رخصت کردیتے اور عذر کرتے کہ فقیر اپنی گور وموت کی فکر

Marfat.com

میں مشغول ہے اور چلتے وقت اس کو کچھ تبرک اور شیرینی بھی دیتے۔

ایک مرتبہ نواب امیر خان کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کی اولاد اور حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کے نواسوں میں سے تھے آپ کی ملاقات کو آئے بزرگ زادگی کی وجہ سے آپ نے ان کی بہت تعظیم کی اور کچھ دیر کے بعد ان کو رخصت کر دیا لیکن ان کا دل بوجہ غلبہ محبت اٹھنے کو نہ چاہا، آپ نے خادم سے فرمایا کہ مکان کا قبالہ نواب صاحب کی نذر کرو یہ تو اٹھتے نہیں، ہم ہی مکان نذر کر کے رخصت ہو جاتے ہیں۔ یہ سن کر وہ فی الفور اٹھ کر چلے گئے۔

اگر کوئی روپیہ بھیجتا تو اس کا چالیسواں حصہ اسی وقت علیحدہ کر کے زکوٰۃ دیدیتے اور پھر حلوا یا کوئی کھانے کی چیز پکا کر نذر و نیاز کر دیتے۔ یا مصارف خانقاہ کے سلسلے میں اگر قرض ہوتا تو وہ ادا کر دیتے اور گاہ گاہ کوئی بے اطلاع ہی لے جاتا اور آپ دانستہ اس کی جانب سے منہ پھیر لیتے۔ بارہا لوگ آپ کی کتابیں لے جایا کرتے اور پھر آپ ہی کے پاس فروخت کرنے کو لاتے اور آپ قیمت دے کر خرید لیتے۔

ایک مرتبہ کسی نے بادشاہ وقت کی غیبت کی۔ آپ کا روزہ تھا۔ آپ نے فرمایا کہ افسوس روزہ جاتا رہا کسی نے عرض کیا کہ حضرت نے کسی کا ذکر بد نہیں کیا آپ نے فرمایا اگر کیا نہیں سنا تو ہے، غیبت میں ذاکر اور سامع دونوں برابر ہیں۔

بادشاہ وقت اور امرائے دربار اکثر اس بات کے خواہشمند رہے کہ خرچ خانقاہ کے واسطے کچھ مقرر فرمالیں مگر کچھ منظور نہیں فرمایا۔ نواب امیر خان نے بھی یہی آرزو کی تھی کہ خرچ خانقاہ کے واسطے کچھ قبول فرمالیں۔ آپ نے بجواب اس کے تحریر فرمایا: ؎

ما آبروئے فقر و قناعت نمے بریم ... با میر خان بگوئے کہ روزی مقدر است

حضرت شاہ ابو سعید رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

۱۔۔۔۔۔ ایک مرتبہ آپ کے ایک مرید نے رات کے وقت خواب میں دیکھا کہ جناب سرور عالم ﷺ خانقاہ میں تشریف لائے ہیں اور بغضب تمام فرمایا کہ فلاں فلاں شخص کو خانقاہ سے نکال دو۔ اس شخص کی اس خوف سے کہ کہیں میرا نام بھی آپ نہ لے دیں آنکھ کھل گئی یہ حیران و پریشان آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ اس وقت تہجد کے واسطے وضو کرتے تھے۔ اس کو دیکھ کر فرمایا کہ تم کیوں ایسے گھبراتے ہو تمہارا نام تو نہیں لیا اور نماز

Marfat.com

صبح کے بعد جن شخصوں کا جناب رسول اللہ ﷺ نے نام لیا تھا، خانقاہ سے نکال دیا۔

آپ کا سلسلہ نسب حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ سے بدیں طور ملتا ہے۔ شاہ ابو سعید بن حضرت صفی القدر بن حضرت عزیز القدر بن حضرت محمد عیسیٰ بن حضرت سیف الدین بن حضرت خواجہ محمد معصوم بن حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہم۔

حضرت شاہ ابو سعید معصومی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت بتاریخ ۲ ذیقعد ۱۱۹۶ ہجری کو شہر مصطفیٰ آباد عرف رامپور میں ہوئی۔

☆...... تقریباً دس سال کی عمر میں آپ نے قرآن شریف حفظ کر لیا۔ بعد ازاں قاری نسیم علیہ الرحمتہ سے علم تجوید حاصل کیا۔ آپ قرآن مجید ایسی ترتیل سے پڑھا کرتے تھے کہ سننے والے محو ہو جایا کرتے۔ حتیٰ کہ جب آپ حرم مکہ معظمہ میں وارد ہوئے تو اہل عرب نے آپ کی قراءت سن کر تعریف و تحسین کی۔ حفظ قرآن کے بعد علوم عقلیہ ونقلیہ مفتی شرف الدین اور مولانا رفیع الدین بن شاہ ولی اللہ سے حاصل کئے۔ حدیث کی سند اپنے مرشد سے اور حضرت شاہ سراج احمد بن حضرت محمد مرشد مجددی اور شاہ عبدالعزیز سے حاصل کی۔ عین تحصیل علم میں خدا طلبی کا شوق پیدا ہوا پہلے اپنے والد بزرگوار سے ارادت کی، جو اپنے آبائے کرام کے طریقہ پر مستقیم اور تارک دنیا اور ہر وقت اوراد و اشغال میں مشغول رہتے تھے۔ پھر ان کی اجازت سے حضرت شاہ درگاہی کی خدمت میں حاضر ہوئے، جن کا سلسلہ دو واسطہ سے حضرت خواجہ محمد زبیر قدس سرہ سے ملتا ہے۔

ایک دفعہ رامپور میں حضرت شاہ غلام علی کی بھی زیارت کی تھی، اس لئے ابھی طلب خدا باقی تھی۔ آپ رامپور سے دہلی تشریف لے گئے۔ وہاں پہنچ کر قاضی ثناءاللہ پانی پتی کو اپنی خدا طلبی کے بارے میں ایک خط لکھا جس کے جواب میں حضرت قاضی صاحب نے نہایت تعظیم سے آپ کو تحریر فرمایا کہ اس وقت شاہ غلام علی سے بہتر کوئی نہیں۔ پس آپ بتاریخ ۷ محرم الحرام ۱۲۲۵ ہجری میں حضرت شاہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ابتداء سے انتہاء تک تمام سلوک مجددیہ بکمال تفصیل حاصل کیا۔

حضرت شاہ غلام علی صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال کے بعد حضرت شاہ صاحب ابو سعید رحمۃ اللہ علیہ مسند آرائے ارشاد ہوئے اور طالبان حق جمع ہو کر مستفید ہوئے اور آپ اپنے آبائے کرام و مشائخ عظام کی طرح ترویج شریعت محمدی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ

Marfat.com

والسلام اور طریقہ احمدی میں سرگرم ہوئے۔ چونکہ آپ کے مزاج میں ایثار بدرجہ غایت تھا، اس سبب سے تلخی وسختی وفقر وفاقہ کہ حسن درویشی ہیں بہت برداشت کیے۔ تحمل و بردباری وشکست ومسکنت آپ کے مزاج میں اس قدر تھی کہ جو شاہ صاحب کے منکر تھے وہ بھی آپ کے معتقد ہو گئے۔ آپ کے تصرفات وکرامات زائد الوصف ہیں۔

قطب الارشاد حضرت مولانا فضل علی قریشی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

۱.....ایک وقت حضرت شیخ مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ کی مسجد میں حلقہ ذکر اللہ قائم ہوا۔ حضرت قریشی کی توجہات سے جذبات خوب امنڈ کر طلباء پر واقع ہوئے علما میں کسی نے اعتراض نہیں کیا بلکہ سب کے حسن عقیدت میں مزید اضافہ ہوا۔

قیام دیوبند کے اثناء میں حضرت قبلہ قریشی نے ایک دن قبرستان میں مولانا محمد قاسم صاحب، مفتی عزیز الرحمٰن صاحب، شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحب کے مزارات کے قریب مع جماعت مراقبہ فرمایا، مراقبہ میں خلاف عادت کافی تاخیر ہوئی اور فراغت کے بعد مجھ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ کیا میں کچھ احوال عرض کروں۔ میں نے عرض کیا کہ حضرت یہ جماعت علماء کی ہے اور اہل دانش وبینش کا اجتماع ہے، اس لئے یہاں اظہار کشف و بیان میں کوئی خطرہ نہیں ہے آپ نے بجواب حضرت صدیقی فرمایا کہ میں نے آج مراقبہ (غنودگی) میں ایک واقعہ دیکھا۔ ایک نہایت سرسبز میدان ہے جس میں محدثین دیوبند، دہلی اور گنگوہ کے موجود ہیں جس کی تفصیل بھی حضرت نے فرمائی، غالباً شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی، شاہ عبد العزیز صاحب، شاہ رفیع الدین صاحب، مفتی عزیز الرحمٰن صاحب، شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحب اور حضرت مولانا انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہم وغیرہ وغیرہ موجود تھے۔ یہ سب حضرات حضور اکرم ﷺ کی تشریف آوری کے لئے جمع تھے۔

چنانچہ حضور اکرم ﷺ تشریف لائے۔ ان سب حضرات نے مصافحہ کیا۔ حضور اکرم ﷺ نے مصافحہ لیا۔ مجھے (قریشی صاحب کو) بھی مصافحہ کا شرف حاصل ہوا۔ بعد مصافحہ حضور اکرم ﷺ نے بطور اظہار خوشنودی فرمایا کہ یہ لوگ میری سنت کے زندہ کرنے

Marfat.com

والے 'محی السنت'' ہیں۔ میں (صدیقی صاحب) نے عرض کیا۔ حضرت کچھ لوگ ان پر بدظنیاں کرتے ہیں۔ حضرت شیخ نے فرمایا کہ چمگادڑ صفت لوگوں کا کچھ علاج نہیں۔ یہ حالات علماء کے ذریعے حضرت مدنی تک پہنچے۔ انہوں نے انتہائی خوشی کے عالم میں فرمایا کہ ہمیں شیخ وقت کی زبان مبارک سے دنیا کے عالم میں خبر مل گئی کہ ہمارے اکابر مقبول بارگاہِ رسالت ﷺ ہیں۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ۔

۲..... جب مخدوم المشائخ حضرت مولانا فضل علی قریشی رحمۃ اللہ علیہ بوڑھے اور ضعیف ہوگئے، تو عالم رؤیا میں تاجدار مدنی ﷺ سے مشورہ لیا کہ یا رسول اللہ ﷺ میں دن بھر کی تبلیغ کی وجہ سے تھکا ماندہ ہوتا ہوں، رات کو تہجد کے لئے اٹھا نہیں جاتا تو تاجدارِ مدنی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تبلیغ کا سلسلہ ترک نہ کرو کہ یہ ایک اہم مسئلہ ہے۔

۳..... قارئین کرام! یہ بات دل کے کانوں سے سنیئے گا۔ حضرت فضل علی قریشی رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ محفل میں تشریف لائے اور فرمانے لگے، فقیرو! لوگ متوجہ ہوگئے کہ حضرت کچھ کہنا چاہتے ہیں۔ پھر فرمایا، فقیرو! اور پھر چپ ہوگئے۔ سوچتے رہے۔ بات شروع نہیں کی۔ اور سوچ کر کہنے لگے، ایک دفعہ میرے پیٹ کے اندر بہت ریح پیدا ہوگئی اور وہ نکلتی نہیں تھی۔

پیٹ میں شدت سے درد ہوا۔ حتیٰ کہ میں تو زمین پر لوٹ پوٹ ہونے لگ گیا۔ میری حالت غیر تھی۔ اب لوگ حیران ہیں کہ پیر صاحب لوگوں کو متوجہ کر کے کیا قصہ سنا رہے ہیں۔ بھلا کوئی سناتا ہے کسی کو کہ میرے پیٹ میں ریح پیدا ہوگئی اور نکلتی نہیں تھی اور درد کی وجہ سے میں لوٹ پوٹ ہونے لگ گیا۔ حضرت مزے مزے سے واقعہ سنا رہے تھے۔ فرمانے لگے کہ میری تو یہ حالت تھی لگتا تھا کہ شاید میری جان ہی نکل جائے اتنے میں میرے جسم سے ریح خارج ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے مجھے سکون عطا فرما دیا۔ لوگ حیران تھے۔ پھر فرمانے لگے، فقیرو! جو آدمی جسم سے گندی ہوا کے نکلنے کا محتاج ہو کیا وہ بھی کوئی بڑا بول بول سکتا ہے۔ لوگوں نے کہا، حضرت! وہ تو نہیں بول سکتا۔ فرمایا، اچھا میں تمہیں ایک بات بتاتا ہوں۔ اب وہ بات بتائی جو ابتداء میں بتانا چاہتے تھے۔ فرمایا مجھے آج رات خواب میں نبی اکرم ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا فضل

Marfat.com

علی قریشی! تو نے متبع سنت لوگوں کی ایسی جماعت تیار کی ہے کہ من حیث الجماعت اس وقت پوری دنیا میں کہیں بھی موجود نہیں ہے۔

سبحان اللہ! نبی اکرم ﷺ سے بشارت کیا ملی؟ مگر بتانے سے پہلے معاملہ ہی صاف کر دیا کہ کہیں عجب اور تکبر کی بات ہی نہ آئے۔ دیکھا ہمارے مشائخ کا یہ طریقہ رہا ہے۔ اللہ رب العزت کے ہاں اتنی مقبولیت کہ اللہ تعالیٰ کے محبوب ﷺ بتا رہے ہیں کہ فضل علی قریشی! جیسی متبع سنت لوگوں کی جماعت تو نے تیار کی ایسی جماعت اس وقت دنیا میں موجود نہیں مگر عاجزی ایسی کہ اس کو بتانے سے پہلے اپنے بارے میں ایسی بات کرتے ہیں تاکہ نفس کے اندر کوئی عجب اور تکبر پیدا نہ ہو جائے۔

۴..... ایک مرتبہ حضرت قریشی عرس کے فوراً بعد حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک پر تشریف لے گئے۔ میں (حضرت صدیقی) بھی ہمراہ تھا۔ مزار مبارک پر مراقب ہوئے اور خلاف معمول بہت تاخیر ہوئی۔ گرمیوں کا موسم تھا، میں پسینے سے شرابور ہو چکا تھا۔ مراقبہ سے فارغ ہو کر مجھ سے فرمایا کہ آج عجیب معاملہ تھا، جب میں مراقب ہوا، تو صاحب مزار کو وہاں نہیں پایا۔ قبر مبارک روشن تھی مگر خالی تھی، قبر کے چاروں طرف ظلمت تھی۔ کافی دیر کے بعد جہانیاں جہاں گشت رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے ملاقات ہوئی۔ حضرت جہانیاں جہاں گشت نے فرمایا کہ میں یہاں نہیں تھا۔ حضور اکرم ﷺ کے یہاں تین دن سے دربار میں گیا ہوا تھا کیونکہ یہاں عرس کے موقع پر طوائفوں کا رقص اور سرور اور میری قبر کو سجدے وغیرہ ہو رہے تھے۔ یہاں معصیت کا بازار گرم تھا۔ میں ہر سال عرس کے موقع پر حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں قیام کرتا ہوں تاکہ اللہ کی معصیت سے محفوظ رہوں، میں ابھی واپس نہ آتا مگر حضور اکرم ﷺ نے حکم دیا کہ میری امت کا ایک ولی منتظر ہے اس لئے واپس آیا۔ حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمۃ اللہ علیہ کے قبر مبارک میں واپس آتے ہی ظلمت دور ہو گئی۔ اس واقعے میں اولیاء اللہ کے مزارات پر غیر اسلامی طریقے سے عرس منانے والوں کے لئے درس عبرت موجود ہے۔

۵..... حضرت خواجہ محمد فضل علی قریشی ہاشمی عباسی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جہاں تک میں نے غور کیا دیوبند والوں کو حق پر پایا۔ حاسدوں نے جھوٹے الزام لگا کر ان کو

Marfat.com

بدنام کر رکھا ہے۔ ایک بار دیو بند تشریف لے گئے اور حجۃ الاسلام حضرت مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر فاتحہ خوانی کے بعد مراقب ہوئے۔ بعدۂ مراقبہ کی بابت فرمایا کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی روح پر فتوح ظاہر ہوئی اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی روح بھی وہیں موجود تھی۔ حضرت رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الاسلام مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ اور شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ ان دونوں نے ہندوستان میں میرے دین کی اشاعت وتبلیغ کی ہے۔ (تذکرہ خواجگان نقشبندیہ معہ سلوک مجددیہ وضروریات شیخ از ڈاکٹر محمد افضل مرزا جالندھری بی اے، چیف نیوز ایڈیٹر روزنامہ "انقلاب" لاہور صفحہ ۹۸) حضرت خواجہ محمد فضل علی قریشی رحمۃ اللہ علیہ نے بعدۂ حضرت مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کا حلیہ بیان کیا جو شہر کے بڑے بوڑھوں سے دریافت کرنے پر بالکل درست نکلا۔

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے نیر تابان حضرت قطب الارشاد مولانا محمد فضل علی قریشی، عباسی، ہاشمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ چودھویں صدی ہجری کے نصف اول کے عظیم بزرگ اور مرشد لاثانی گذرے ہیں۔ آپ کے حلقۂ بیعت میں برصغیر پاک وہند کے علاوہ بیرونی اسلامی ممالک کے مقتدر علماء اور پاکیزہ نفوس شامل تھے، آپ نے طریقہ عالیہ نقشبندیہ کے ذریعے رشد وہدایت اور اصلاح وتبلیغ کی جو شمع روشن کی، اس کی روشنی دور دور تک پھیلی اور ہزارہا بندگان خدا اس سے مستفید ومنور ہوگئے۔ آپ کی زندگی کا بڑا مقصد اتباع سنت، اسلام کا احیاء اور شریعت مطہرہ کی ترویج واشاعت تھی۔ آپ کی ساری عمر اصلاح نفوس، احیائے سنت اور ترویج واشاعت اسلام میں بسر ہوئی۔

حضرت موصوف ۱۲۷۰ ہجری میں داؤد خیل ضلع میاں والی صوبہ پنجاب میں پیدا ہوئے۔ آپ کی زندگی کا ابتدائی زمانہ داؤد خیل اور کالا باغ میں گزرا آپ کے آباء واجداد عباسی عہد حکومت میں اسلامی لشکر کے ہمراہ سندھ میں وارد ہوئے تھے۔ کچھ عرصہ سندھ میں قیام کرنے کے بعد انہوں نے پنجاب کا رخ کیا اور ضلع میانوالی کو اپنی بود وباش کے لئے منتخب کیا۔ ۱۸۹۶ء (ماہنامہ استقلال لاہور بابت ماہ مارچ ص ۶۳) میں یہ ضلع قحط کی لپیٹ میں آ گیا۔ انہی دنوں میں حضرت قبلہ قریشی کے دل میں ہجرت کا ارادہ پیدا ہوا۔

Marfat.com

چنانچہ اپنے بھائیوں کے مشورے سے اپنی اراضی کو اجارے پر دیا اور اس رقم سے ایک بڑی کشتی خریدی اس میں اپنے اہل وعیال اور خاندان کے دوسرے افراد کو لے کر سوار ہو گئے۔ حضرت مرشد صدیقی فرماتے تھے کہ حضرت قبلہ قریشی کا ارادہ تھا کہ ہم اس کشتی میں سکھر پہنچیں گے اور وہاں سے کشتی فروخت کر کے کراچی اور وہاں سے جس طریقے سے ہو سکے گا حجاز مقدس جائیں گے لیکن دوران سفر میں توشہ خوراک ختم ہونے پر مجبوراً ضلع مظفر گڑھ کی حدود میں جتوئی کے مقام پر کشتی کو لنگر انداز کیا اور وہیں کشتی سے اتر گئے۔ رات کو کشتی چور لے کر سکھر پہنچے۔ حضرت کے کچھ بھائی اپنی مستورات کی حفاظت اور دوسرے انتظامات کی خاطر وہیں رہے اور بعض کشتی کی تلاش میں سکھر پہنچے۔ سکھر میں کشتی تو نہ ملی۔ کشتی کے چور ملے، جن سے بڑی مشکل سے کچھ رقم ہاتھ آئی۔ اب حضرت کو حجاز مقدس جانے کا ارادہ مجبوراً ترک کرنا پڑا اور اسی جگہ قیام فرمایا۔

اسی اثناء میں یہ بھی معلوم ہوا کہ حکومت جنگل اس شرط پر دیتی ہے کہ آباد ہونے پر نصف حکومت کا اور نصف آباد کار کا ہوگا۔ اس لئے بھائیوں نے حضرت سے مشورہ کرنے کے بعد جتوئی کے قریب سرکنڈے نامی جنگل کو حکومت سے لے کر آباد کیا اور اس کے مالکانہ حقوق حکومت سے حاصل کیے۔ حضرت نے اس بستی کا نام فقیر پور رکھا، جس میں آپ نے ایک مسجد بھی تعمیر کی۔ طالبان حق کی سہولت کی خاطر حضرت نے اس بستی کو بھی خیر باد کہا اور پیڑ اور ڈھنڈوں کے درمیان ایک اور بستی مسکین پور کے نام سے بسائی۔ یہ بستی شہر سلطان سے تین میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں ہر سال بیساکھ کے مہینے میں ہزاروں عقیدت مند جمع ہوتے ہیں اور فیض روحانی کے موتیوں سے اپنی جھولیاں بھر کر واپس لوٹتے ہیں۔

حُلیہ مبارک

حضرت اعلیٰ کا رنگ گندم نما، قد مبارک درمیانہ، سینہ کشادہ اور چہرہ مبارک بھاری تھا۔ پیشانی مبارک پر انوار وتجلیات عیاں تھے، کاشتکاری کرتے تھے، موٹا لباس پہنا کرتے تھے۔ آپ کی طبیعت میں انتہائی جذب اور نظر میں بلا کی تاثیر تھی، ہر ایک سے خندہ پیشانی کے ساتھ پیش آتے تھے۔ آپ کی گفتگو میں حلاوت ہوتی اور اطوار دلنشین تھے۔

Marfat.com

پنجابی اور اردو کے علاوہ آپ کو عربی اور فارسی دونوں زبانوں پر نمایاں عبور حاصل تھا۔ آپ نے اپنی زندگی میں دو نکاح کیے تھے۔ اولاد آپ کی کافی تھی، مگر صاحب وصال ہو رہی۔

آپ کے وصال کے وقت تین صاحبزادے اور تین صاحبزادیاں غالباً باقی تھیں۔ آپ کے وصال کے ساتھ ہی چھ ماہ کے اندر اندر صاحبزادے دار فانی سے انتقال فرما گئے۔

وصال مبارک

آپ شب اول ماہ رمضان المبارک ۱۳۵۴ ہجری مطابق ۲۸ نومبر ۱۹۳۵ء کو رحلت فرما کر اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آفتاب بود شد اندر حجاب　　　رحمت حق باد بروے بے حساب

ایک شخص کو زیارت الرسول ﷺ

شیخ العرب والعجم حضرت مولانا شاہ عبدالغفور عباسی مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے شیخ حضرت خواجہ فضل علی شاہ قریشی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک شخص بیعت کے لئے حاضر ہوا۔ آپ نے اس سے فرمایا کہ تم تھکے ہوئے ہو۔ رات آرام کرو صبح بیعت کریں گے۔ اس نے خواب میں دیکھا کہ اس نے حضرت قریشی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا۔ آپ نے اس کا ہاتھ اپنے شیخ خواجہ سراج الدین کے ہاتھ میں دیا۔ اسی طرح سلسلہ بہ سلسلہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ تک پہنچا جنہوں نے اس کا ہاتھ حضرت رسول کریم ﷺ کے دست مبارک میں دیا اور آنحضرت ﷺ کے دست مبارک پر اللہ کا ہاتھ ہے۔

(انوار غفوریہ مدنیہ یعنی ملفوظات مولانا شاہ عبدالغفور عباسی مدنی رحمۃ اللہ علیہ از آپ کے خلیفہ مجاز مولانا محمد عبدالرشید پھلن شریف والے۔ صفحہ ۱۲ تا ۱۳، صدیقی ٹرسٹ، نزد لسبیلہ چوک، کراچی)

شیخ العرب والعجم، حضرت مولانا شاہ عبدالغفور عباسی مہاجر مدنی نور اللہ مرقدہ کو زیارت نبی ﷺ

۱..... مدینہ منورہ کی محبت وعشق تو قدرت نے حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے رگ و ریشہ میں بچپن سے ہی ودیعت کر دی تھی، دہلی میں قیام کے دوران حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے

Marfat.com

تین بار سفر حج فرمایا اور ہر دفعہ حج کے بعد کوشش رہی کہ کسی طرح مدینہ منورہ میں مستقل رہائش ہو جائے لیکن حضرت قریشی رحمۃ اللہ علیہ کی حیات میں قدرت کو یہ منظور نہ ہوا کیونکہ محبت شیخ ان کو دور رہنے نہ دیتی تھی چنانچہ ہر دفعہ حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کو دہلی واپس آنا پڑا۔

حضرت قریشی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد جب ۱۳۵۵ ہجری میں حج کا قصد فرمایا تو اپنے چھوٹے بھائی حضرت مولانا عبدالقیوم صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے حضرت صاحب رخصت ہونے گئے وہ اپنے باغ میں آرام فرما رہے تھے۔ حضرت صاحب رحمۃ اللہ نے جب ان کو جگایا تو مولانا عبدالقیوم صاحب نے آپ کو بشارت دی کہ میں ایک عجیب خواب دیکھ رہا تھا میں نے دیکھا کہ حضور ﷺ جدبا تشریف لائے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ عبدالغفور کو اپنے ساتھ مدینہ منورہ لے جانے کیلئے آیا ہوں اس پر حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ الحمدللہ میں نے بھی مدینہ منورہ کا عزم کرلیا ہے اور تم سے رخصتی ملاقات کیلئے آیا ہوں۔

اللہ کا نام لے کر حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ معہ محترمہ والدہ صاحبہ اور اہلیہ صاحبہ حج کے لئے روانہ ہو گئے۔ حج سے فارغ ہو کر جب مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کا قصد کیا تو خواتین کے لئے تو ایک اونٹ کرایہ پر کرلیا اور خود اپنے لئے جذبہ محبت و ادب سے سرشاری کے سبب پاپیادہ ہی مدینہ منورہ کا سفر کرنا پسند فرمایا۔ حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے کئی بار بیدل حج کئے۔ ایک دن خیال آیا کہ نہ معلوم یہ سب حج وسعی مقبول بھی ہوئے یا نہیں؟ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو خواب میں دیکھا کہ وہ بھنی ہوئی مچھلیاں دونوں ہاتھوں میں لئے ہوئے ہیں اور وہ حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کو دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ھذہ عمرۃ و ھذا حج کہ یہ تمہارا عمرہ ہے اور یہ تمہارا حج ہے تو شرح صدر ہو گیا کہ حج وعمرہ مقبول ہیں۔

جب قافلہ وادیٔ فاطمہ کے راستہ نزل عسفان پہنچا تو سب نے کھانا کھا کر آرام کیا لیکن حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے قلب مبارک پر بشریت کے سبب فکر معاش کی تشویش لاحق تھی کہ مدینہ منورہ میں اقامت کے بعد معاش کی کیا صورت ہوگی، اسی فکر میں حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ سو گئے، تو خواب میں دیکھا کہ حجر اسود سے شہد بہہ رہا ہے اور میں اس کو چاٹ رہا ہوں، صبح جب حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ بیدار ہوئے تو طبیعت میں بڑا سکون تھا اور فکر بھی دور ہو چکی تھی بوجہ آنکہ آپ نے اپنے خواب سے تعبیر اخذ کی کہ انشاء اللہ حق

تعالیٰ روزگار کا کوئی غیبی سبب پیدا فرمائیں گے۔

مدینہ منورہ پہنچنے سے قبل ہی اسی سفر میں ایک دن آپ نے خواب دیکھا کہ ایک سفید ریش بزرگ تشریف رکھتے ہیں ان کے ہاتھ میں ایک لمبا سا کاغذ ہے، جس پر انیس (۱۹) بزرگوں کے اسمائے گرامی لکھے ہوئے ہیں جنہوں نے ہجرت کر کے مدینہ منورہ کو اپنا مسکن بنایا تھا ان بزرگ نے آپ سے دریافت فرمایا کہ کیا آپ مدینہ منورہ کو اپنا مسکن بنا کر ان بزرگوں میں شامل نہیں ہونا چاہتے ہیں؟ اس خواب سے تو آپ کا رہا سہا وسوسہ بھی ختم ہو گیا اور سمجھ گئے کہ انشاء اللہ حق تعالیٰ کو بھی میری ہجرت مدینہ منورہ منظور ہے۔

مری طلب بھی انہی کے کرم کا صدقہ ہے
قدم یہ اٹھتے نہیں ہیں اٹھائے جاتے ہیں

مدینہ منورہ کے قیام کے دوران ایک مرتبہ آپ نے خواب دیکھا کہ حضرت قریشی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مدینہ منورہ کے باغ کو سیراب کرنے کیلئے ایک واٹر پمپ لگایا ہے۔ آپ سمجھ گئے کہ اس کی تعبیر حضرت کا مدینہ منورہ میں مستقل قیام اور باشندگان ارض مقدسہ کے قلوب کو انوار سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ فضلیہ سے سیراب کرنا ہے۔ مشین سے مراد حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کا نور پاشی کرنے والا قلب تھا جس کو حضرت قریشی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی توجہات مبارکہ سے خوب جاری کر دیا تھا۔

۲......اس مدینہ منورہ کے دوران قیام میں ایک شب خواب میں آپ نے دیکھا کہ مواجہہ شریفہ میں حضور ﷺ کی خدمت میں ہدیہ صلوٰۃ وسلام پیش کر رہا ہوں اور اس کے جواب میں نور کی موجیں روضۂ اطہر (ﷺ) سے اٹھ کر جالی مبارک سے نکل کر میرے دل کے اندر داخل ہو رہی ہیں اور میں خوش ہو رہا ہوں کہ جو انوار نبوت ابھی تک مجھے بواسطہ بزرگان سلسلہ حاصل تھے، آج الحمد للہ وہی انوار نبوت مجھے بلا کسی واسطہ کے حضور ﷺ کے قلب اطہر (ﷺ) سے براہ راست مل رہے ہیں، انوار کی شدت سے میری آنکھ کھل گئی اور میں سمجھ گیا کہ یہ بھی میرے مدینہ منورہ کے قیام کی طرف اشارہ ہے۔

۳......ایک مرتبہ آپ نے خواب میں دیکھا کہ حضور ﷺ کے مزار مبارک کی مجھے کنجی عطا فرمائی گئی ہے چنانچہ میں دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا تو دیکھا کہ حضور ﷺ

کے جسم اطہر (ﷺ) کے نیچے گلاب کے پھولوں کا بستر بچھا ہوا ہے، اسی طرح گلاب کے پھولوں سے حضور ﷺ کا پورا کا پورا جسم مبارک بھی ڈھکا ہوا ہے اور مجھے دیکھ کر حضور ﷺ مسکرا رہے ہیں اور میں بھی انوار سے سرشار ہوں، مجھے بڑی خوشی تھی کہ روضۂ اطہر (ﷺ) کی کنجی مجھ کو عطا فرمادی گئی ہے، اب جس کو بھی چاہوں گا میں روضۂ اطہر (ﷺ) کی زیارت کرادیا کروں گا۔ فیض کی شدت سے میری قوت گویائی جیسے کہ سلب ہوچکی تھی اور میں سمجھتا تھا کہ میرے بولنے کے سبب یہ سب فیض بند ہوجائے گا۔

گوناگوں بشارتوں سے سرشار ہوکر حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے اب مدینہ منورہ میں رہائش کا پختہ عزم فرمایا تھا، ایک سال مدینہ منورہ میں گزارنے کے بعد طے ہوا کہ پھر حج کو چلیں، چنانچہ پانچواں حج بھی ادا کرلیا، حج سے فارغ ہونے کے بعد متعلقین تو گھر واپس جانے کا پروگرام بنائے بیٹھے تھے چنانچہ حضرت مدنی قدس سرہ کی محترمہ اہلیہ صاحبہ نے فرمایا کہ اب گھر واپس چلنا چاہیے، حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے مسکرا کر فرمایا کہ یہ کیا بات ہوئی کہ حج تو کم از کم دو کریں اور زیارت ایک کریں، محبت رسول ﷺ کا تقاضا تو یہی ہے کہ زیارتیں بھی دو ہونی چاہئیں، چنانچہ متعلقین اونٹ اور آپ پاپیادہ زیارت مدینہ منورہ کیلئے روانہ ہوگئے۔

۴...... آپ جب مدینہ منورہ میں پہنچے تو حق جل شانہ کے شکرانہ کے طور پر تقریباً ایک سال تک حرمین شریفین میں اکثر اوقات آپ مع جماعت کے مراقبہ اور ذکر وفکر میں گزارتے تھے اور لوگوں پر عجیب وغریب حالات وکیفیات طاری ہوتی تھیں۔ آپ کی صحت بھی اس زمانہ میں اچھی تھی اور بڑا ہی ذوق وشوق تھا۔ آپ کو خود اور اکثر دوستوں کو حضور ﷺ کی زیارت ہوتی تھی۔

۵...... ایک مرتبہ آپ ﷺ کا بڑا ہی فیضان تھا بڑی شفقت سے آپ ﷺ نے آپ سے فرمایا **ادن منی** میرے قریب آجاؤ میرے قریب آجاؤ **فالحمد للہ علی ذلک**۔

مدینہ منورہ پہنچ کر حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے سب سے پہلے رہائش کے لئے باب المجیدی محلہ درویشیہ میں ایک مکان کرایہ پر لیا، کسب معاش کے سلسلہ میں خیال ہوا

Marfat.com

کہ بکری پالنا سنت ہے، چنانچہ دو بکریاں خرید لیں کہ کچھ دودھ گھر میں خرچ ہو جائے گا اور باقی دودھ بیچ کر چٹنی روٹی کا کچھ انتظام تو ہو ہی جائے گا۔

آپ کے ایک چچا جناب محترم نور خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ تھے، جب موصوف کو حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے ان ارادوں کا پتہ چلا تو وہ بہت ہنسے فرمانے لگے میاں تمہاری پیشانی میں بکریاں چرانا نہیں لکھا ہے تم نے علم دین پڑھا ہے اور یہ امانت تمہیں دوسروں کو پہنچانی ہے اور حضرت قریشی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے تمہیں خلافت سے نوازا ہے، تمہیں دوسروں کو اللہ اللہ سکھانا ہے۔ موصوف کا نام تو تھا ہی نور خان لیکن حقیقت میں بھی موصوف بڑے نورانی نکلے اور حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو کیا ہی نورانی مشورہ دیا۔

چنانچہ آپ نے اللہ کا نام لے کر حضرت قریشی رحمۃ اللہ علیہ کی وصیت کے مطابق اپنے گھر پر ختم خواجگان سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ فضلیہ شروع فرمادیا۔ ایک قاری صاحب جن کا نام حمزہ بخاری تھا، انہوں نے حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ سے ذکر سیکھا ان کو اللہ کے نام میں بڑا لطف آیا۔

اللہ اللہ ایں چہ شیریں ہست نام   شیر و شکر می شود جانم تمام

انہوں نے آپ کی گھر پر دعوت کی اور آپ سے بیعت ہو گئے۔ اس طرح مدینہ منورہ میں آپ کا یہ بخاری پہلا مرید ہوا، اس کے ساتھ ساتھ حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے درس جلالین اور دوسری کتابیں بھی طلبہ کو پڑھانا شروع کر دیں۔ اس طرح حضرت مدنی کا در دولت خانقاہ اور دینی مدرسہ کا جامع بن گیا۔

آپ مدینہ منورہ میں عرصہ دراز تک کرایہ کے مکانوں میں رہتے رہے، مکانوں کی تبدیلی سے آپ کو بھی بڑی تکلیف ہوتی تھی اور طالبین کو بھی آپ تک پہنچنے میں دقت ہوتی تھی۔ شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے بھائی جناب سید محمود احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ آپ سے بہت خلوص و محبت رکھتے تھے۔ انہوں نے یہ حالات دیکھ کر ایک دن اپنے آدمی کے ہاتھ آپ کو ایک خط بھیجا جس میں مشورہ دیا گیا تھا کہ بجائے کرایہ کے مکانوں میں رہنے کے آپ خود اپنے لئے ایک مستقل مکان لے لیں اور اگر پسند ہو تو باب المجیدی ہی میں ان کا جو ایک مکان ہے حاضر ہے، قیمت کی کوئی فکر نہ کریں جب بھی

Marfat.com

ہو اور جتنا آسانی سے ہو قسطوں میں ادا کردیں۔ آپ نے سمجھا کہ یہ امر تو من اللہ معلوم ہوتا ہے فوراً مشورہ قبول کرلیا اور مکان کا قبضہ لے لیا۔

۶..... قبضہ لیتے ہی مکان کی خوب صفائی دھلائی کی گئی اگر بتیوں سے خوشبو دی گئی اور برکت کے خیال سے ایک رات قبل آپ مع جماعت کے اس میں ختم قرآن درود شریف اور مختلف اذکار پڑھتے رہے آپ کو ذرا غنودگی ہوگئی تو دیکھا کہ حضور اکرم ﷺ مکان پر تشریف لائے ہیں اور دروازہ کے باہر دروازہ کے اوپر کی طرف اپنی انگشت مبارک سے دور کھڑے کچھ لکھ رہے ہیں، جب حضور ﷺ انگشت مبارک کو اوپر سے نیچے لاتے ہیں تو دیوار پر ایک نورانی الف بن جاتا ہے، چنانچہ مندرجہ ذیل عبارت دروازے کے اوپر دیوار پر لکھی پائی گئی۔

(ھذا منزل اصحاب النقشبندیة مظھر الانوار المحمدیة)

ترجمہ: یہ اصحاب نقشبندیہ کی منزل اور انوار محمدیہ (ﷺ) کے اترنے کی جگہ ہے۔

آپ جب بیدار ہوئے تو بہت خوش تھے اور سمجھ گئے کہ مکان انشاء اللہ تعالیٰ بہت بابرکت ثابت ہوگا۔

۷..... آپ کی عادت مبارکہ تھی کہ ہر جمعرات کو مزار سیدنا حمزہ رحمۃ اللہ علیہ احد شریف جاتے تھے، جماعت کے اصحاب بھی ساتھ ہوتے تھے، ایک جمعرات کو جب حضرت سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کے مزار پر گئے تو دوسرے اصحاب کے ساتھ حافظ عبدالرحمٰن ابراہیم صاحب افریقی جولینیشیا جوہانسبرگ افریقہ کے رہنے والے ہیں بھی ساتھ تھے، یہ پہلے حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت تھے اور حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد آپ سے تجدید بیعت کرلی تھی موصوف بڑے صاحب کشف بزرگ تھے۔

جب آپ گھر واپس آرہے تھے تو حافظ صاحب کبھی دائیں جانب دیکھتے تھے اور کبھی بائیں جانب دیکھتے تھے، حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے دریافت فرمایا کیوں کیا بات ہے؟ تو حافظ صاحب کہنے لگے کہ کیا حضرت سیدنا حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور ﷺ کے بہت مشابہ ہیں؟ حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا تمہیں یہ کیسے پتہ چلا حافظ صاحب فرمانے لگے کہ یہ دونوں حضرات ہمارے ساتھ ساتھ پیدل چل رہے ہیں اور ایک

Marfat.com

ہمارے دائیں جانب اور دوسرے ہمارے بائیں جانب ہیں مکان پہنچنے تک حافظ صاحب پر یہ کیفیت طاری رہی مکان پہنچ کر حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مجھے آرام کرنا ہے، حافظ صاحب نے کہا کہ میں ذرا حرم پہنچ کر آپ ﷺ پر صلوٰۃ وسلام پیش کر آؤں جب حافظ صاحب حرم سے واپس آئے تو حافظ صاحب نے حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا کہ حضور ﷺ نے آپ کو سلام کہا ہے اور فرمایا ہے کہ عبدالغفور کو کہنا کہ لوگوں کی باتوں سے بالکل نہ ڈریں اپنے کام میں لگے رہیں اور وہ جو آپ کے مکان پر هـذامـنـزل اصحاب النقشبندية مظهر الانوار المحمدية لکھا تھا وہ ہم ہی نے اپنی انگلی سے لکھا تھا، حافظ صاحب کو اس لکھے جانے والے واقعہ کا کچھ پتہ نہیں تھا اس وجہ سے وہ بڑی حیرت میں تھے کہ یہ کیا ماجرا ہے۔ جب حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا تو آپ نے پورا واقعہ بیان فرمایا جس سے موصوف کی تسلی ہوگئی۔

۸......شیخ العرب والعجم حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پہلی مرتبہ جب حج کر کے میں مدینہ طیبہ حاضر ہو کر جالی مبارک کے سامنے کھڑا ہوا تو جالی مبارک سے اتنی خوشبو آرہی تھی کہ میرے منہ سے بے اختیار نکلتا کہ یہ کافر لوگ کیوں یہاں نہیں آتے کہ حضور اقدس ﷺ کی زیارت کر کے ایمان لے آئیں اور وہ خوشبو ایسی تھی کہ مجھے رات تک محسوس ہوتی تھی۔

۹......اسی دوران ایک دفعہ خواب میں دیکھا کہ مواجہہ شریف کے سامنے کھڑا ہوں حضور اقدس ﷺ کی قبر شریف سے فیض وانوارات اٹھتے ہیں اور امواج کی طرح جالی مبارک سے نکل کر میرے قلب کی طرف آتے ہیں اور میں کہتا ہوں کہ الحمد للہ جو فیض بالواسطہ ملتا تھا اب بلاواسطہ مل رہا ہے، اور مجھے حیرانی ہے کہ میں اس فیض کو کیسے برداشت کرسکوں گا، جب خواب سے بیدار ہوا تو عجیب خوشی اور انشراح کی کیفیت تھی۔

رحمت کا وہ عظیم الشان دریا اب بھی مدینہ طیبہ میں بہتا ہے، میرا مشاہدہ ہے اور مجھے اس خواب کی حلاوت بھی کافی عرصہ تک محسوس ہوتی تھی۔

۱۰......پھر ایک مرتبہ خواب میں دیکھا کہ حضور اقدس ﷺ کی قبر مبارک مقفل ہے اور اس کی چابی مجھے دی گئی ہے۔ میں نے چابی لی دروازہ کھولا اندر دیکھا تو اوپر نیچے گلاب کے

Marfat.com

پھول دیکھے درمیان میں حضور اقدس ﷺ نے مجھے دیکھکر تبسم فرمایا اور بے حد خوش ہوئے۔ میں نے دل میں کہا کہ میرے متعلقین اور احباب واعزہ کہاں ہیں کہ انہیں بھی حضور اقدس ﷺ کی زیارت کراتا تو بے حد بشاشت تھی۔ میں اب بھی وہ کیفیت نہیں بھول سکتا۔

١١......اسی طرح میں نے اپنے ملک میں ایک دفعہ خواب دیکھا کہ گاؤں میں ہمارے اپنے گھر سے مسجد کی طرف حضور اقدس ﷺ کے ساتھ جا رہے ہیں، حضور اقدس ﷺ نے مجھے فرمایا: "کہ میں آپ کو بیعت کرنا چاہتا ہوں" میں نے کہا کہ حضور ﷺ میں تو بزرگان نقشبندیہ سے بیعت ہوں، جن کا سکونت مدینہ طیبہ میں باب جبریل کی طرف بقیع میں ہے، فرمایا ہاں میں تمہیں خود اہل بیت کے سلسلہ میں بھی بیعت کرنا چاہتا ہوں قادری سلسلہ میں، میں نے وضو کیا پھر مجھے حضور اقدس ﷺ نے خود بیعت فرمایا، یہ انہی کا فیض ہے کہ جہاں بھی جاتا ہوں لوگ جمع ہو جاتے ہیں اور میرے نزدیک خواب اولی ہے یقظہ اور کشف سے، حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے من رانی فی المنام فقد رأی الحق (او کما قال علیہ السلام)۔

مجھے اس زمانہ میں علم نہ تھا کہ باب جبریل کی طرف شاہ ابو سعید، شاہ احمد سعید، شاہ عبدالغنی مجددی دہلوی اور حضرت آدم بنوری رحمہم اللہ، سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پہلو مبارک میں دفن ہیں، اب میں جب بھی جاتا ہوں وہاں فاتحہ پڑھتا ہوں۔

بزرگان دیوبند کی اسانید میں ان حضرات کا نام نامی موجود ہے۔ حضرت شاہ احمد سعید مجددی علیہ الرحمۃ کا مسجد نبوی میں حلقہ ہوتا تھا، لکھا ہے کہ فرماتے کہ میں دیکھتا ہوں کہ حضور اقدس ﷺ بعض حضرات کو خود توجہ دیتے ہیں، بڑے متورّع بزرگ تھے اور حاجی صاحب مرحوم کا زمانہ پایا تھا، یہ کہنے کی باتیں نہیں تھیں مگر اس وقت زبان پر آگئیں ع

گرچہ من ناپاک ہستم خود را بپاکاں بستم

بحمد اللہ میری زنجیر اور رشتہ اوپر سے مضبوط ہے۔ میں غلط باتوں کی تلقین نہیں کرتا مقصد احیاء سنن ہے، ترویج شریعت ہے اس لئے باہر جاتا ہوں اگر یہ چیز نہ ہوتی تو مدینہ طیبہ سے باہر کبھی بھی نہ نکلتا، میں خود جاتا نہیں وہ لوگ بلاتے ہیں، بحمد اللہ ڈاکو اور چرسی قسم کے لوگ ان اسفار میں تائب ہو گئے ہیں یہ محض خدا کا فضل ہے۔ یہ میرا کام نہیں قدرت کا فضل ہے، مجھے شرف دے رہا ہے، حضور اقدس ﷺ کی برکت ہے، اب کام دین کا ہو رہا

ہے، بدع ومنکرات کو مٹایا جارہا ہے، میں تو یہی کہتا ہوں کہ سگریٹ، چرس وغیرہ چھوڑنا ہوگا، بیوی کا پردہ کرنا ہوگا، جس سے کہا اس نے سر رکھ لیا پھر مجھے رونا آنے لگتا ہے کہ یہ تیرا کام نہیں اللہ تعالیٰ کا ہے کہ وہ تجھ سے کام لینا چاہتا ہے۔

١٢...... شیخ العرب والعجم حضرت مولانا شاہ عبدالغفور مدنی نوراللہ مرقدہ نے فرمایا:

ایک دفعہ مدینہ طیبہ پیدل آرہا تھا، میرے بھائی مولوی عبدالقیوم صاحب رحمۃ اللہ علیہ جن کا انتقال ہوچکا ہے اور ایک دوسرے بزرگ مولانا مستجاب خان چترال والے ساتھ تھے جو صحیح العقیدہ شب خیز، کم سخن، تہجد گزار ہے، عاشق ہے، حضور ﷺ کا نام سنتا ہے تو گریہ طاری ہوتا ہے، ہم تینوں کا سفر پیدل تھا، جب بیر الشیخ پہنچے، خادم میں تھا دونوں، مولوی صاحب عمر میں مجھ سے کچھ بڑے تھے یا قریب اور بھائی چھوٹا تھا، مستورہ سے بیر الشیخ تک کی منزل بہت سخت تھی، مولوی صاحب نے کہا تھکاوٹ اور سفر کی خشکی بہت چڑھ گئی ہے، آج ہمارے لئے پلاؤ پکاؤ، پکایا کھا کر سو گئے، تو خواب میں دیکھا کہ مسجد نبوی ﷺ میں حاضر ہوں، حضور اقدس ﷺ منبر پر تشریف فرما ہیں اور سو رہے ہیں، مصافحہ کا خیال آیا مگر آرام کے خیال سے تعرض کرنا مناسب نہ سمجھا، اسی درمیان اپنے آپ کو خواب میں دار الشیخ میں دیکھا کہ والدہ بھی ساتھ ہے اور دیکھا کہ حضور اقدس ﷺ وہاں تشریف لائے ہیں، شیخین (ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما) بھی ساتھ ہیں۔ میں نے والدہ سے کہا کہ میری خواہش ہے کہ حضور ﷺ کو دعوت دوں، فرمایا کہ ہزاروں لوگ ہیں، کس کی دعوت قبول فرمائیں گے؟ میں نے کہا میری دعوت اخلاص کی ہے قبول کرلیں گے، اسی خیال میں تھا کہ جاگ اٹھا وہاں سے ابیار حسانی کی منزل سات آٹھ گھنٹے کی ہے، ہم ذرا دیر سے ظہر کے بعد نکلے چلتے چلتے صبح کا وقت ہوا، دیر سے نکلے تھے ابھی منزل آئی نہیں تھی مگر اس وقت اندازہ یہ ہوا کہ منزل تک ١٥ منٹ کا راستہ ہوگا، بھائی کو میں نے پانی کی مشک اور چھتری دی اور خود استنجا کرنے ٹھہرا، فارغ ہوا تو غلطی سے دائیں طرف چلنے لگا اور منزل کا راستہ غلط ہوگیا، چلتے چلتے دوپہر ہوئی، نہ پانی نہ چھتری نہ ساتھی، جنگلی راستہ تھا جس میں کسی انسان کی آمد و رفت نہیں تھی، اب سمجھا کہ حالت خراب ہے، سخت گرمی کا موسم، زندگی سے ناامید ہوا، پیاس بے انتہا تھی، خشک لو اور رات بھر کا چلا ہوا کہ اتنے میں ایک درخت نظر آیا۔ اور

Marfat.com

خدا شاہد ہے کہ میں اس خیال سے ادھر چلنے لگا کہ وہاں جان دے دوں، کیکر کا درخت تھا جس میں پتے بھی نہ تھے تو زندگی کی ظاہری امید کوئی نہ تھی، وہاں پہنچا تو خدا کی شان کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بڑی اور ٹھنڈی مشک لٹکی ہوئی ہے اور ایک بدو نے پلاؤ کی ایک دیگ چڑھائی ہے اور بار بار کہتا ہے کہ اھلاو سھلا و مرحبا بضیف رسول اللہ ﷺ (نبی کریم ﷺ کے مہمان کو خوش آمدید) فوراً پانی نکال کر پلایا اور پلاؤ کی پلیٹ بھر کر میرے سامنے رکھدی، میں سمجھا کہ رحمت کا فرشتہ ہے، جسے خدا نے یہاں بھیج دیا ہے، پھر اس نے چائے بنا کر پلائی اور کہا کہ دوسری منزل کو ایک گھنٹے کا راستہ ہے، پہلی منزل تم نے ختم کر لی ہے اور تمہارے رفیق آدھی رات کو پہنچیں گے اور تم ابھی سے پہنچ گئے ہو، اگر یہاں آرام کرنا چاہو تو تمہاری مرضی ورنہ ابھی روانہ ہو کر وہاں سو جاؤ۔

میں احتیاطاً اسی وقت اکیلا روانہ ہوا، شیفتہ منزل پر پہنچا اور وہاں لیٹ گیا۔ صبح اشراق کے وقت ان کا قافلہ آیا۔ بھائی تھے اور مولانا چترالی بھی، انہوں نے مجھے دیکھ کر کہا کہ لوگوں نے تمہاری تلاش سے منع کر دیا تھا کہ زندگی ہوئی تو مل جائے گا ورنہ تلاش میں تم بھی ختم ہو جاؤ گے، الغرض میں نے یہ چشم دید واقعہ دیکھا کہ میرے لئے خدا نے جنگل کو منگل بنا دیا۔ میرے پاس کچھ پیسے چار پانچ قرش تھے ساتھیوں کو دینے لگا کہ انکے ساتھ تھا، انہوں نے کہا نہیں تم تو حضور اقدس ﷺ کے مہمان تھے۔ الغرض یہ سفر آخرت کا سفر ہے، تکالیف پیش آتی ہیں جن پر خوشیاں کرے، صبر کرے، اب تو موٹر ہے برف ہے، پانی ہے، تربوز تک مل جاتا ہے اور عرفات میں ہر چیز مہیا ہو جاتی ہے، اس زمانے میں لوگ منی سے عرفات تک دو تین ریال کا پانی پی لیتے تھے، حضرت شیخ مولانا لطف اللہ صاحب (حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے بھتیجے جو سامنے موجود تھے) کے والد صاحب نے ایک دفعہ صرف منی سے عرفات تک ۵ ریال کا پانی خرید کر پیا، ٹھنڈا بھی نہ تھا، چھوٹے چھوٹے شربے (مٹی کی چھوٹی صراحی) تھے، اس وقت لوگ اس سفر میں قدم قدم پر نفل پڑھتے تھے، تمام راستہ میں اوراد، اذکار اور تلاوت قرآن کرتے تھے، اور ہر چیز کو ذوق شوق سے دیکھتے تھے۔ اب تو لوگوں نے سفر حج کو تجارت بنا دیا۔ بازاروں میں ہیں، مقصد ہی بھول گئے، اب نہ دعا ہے نہ ذکر و اذکار، نہ تلاوت کچھ وہاں لانا اور کچھ یہاں سے نکالنا، تو صحیح حج بہت

Marfat.com

بڑی محنت ہے اوراس زمانہ میں تو یہی حج کی شکل میں جہادرہ گیا ہے، اب کفار سے جہاد کہاں؟ اب تو کفار، مشرک، بدعتی سب سے ملتے ہیں ان کی نقلیں صورت، سیرت چال ڈھال میں اتارتے ہیں، حرمین میں انگریزی بال، ننگا سر اور نکٹائی معلوم نہیں کہ یہ کونسا مقام ہے؟ انبیاء کرام علیہم السلام حرم مکی میں داخل ہو کر ادباً مع الحرم اپنے جوتے اتار لیتے تھے، ہم تو روضہ شریف تک غلاظتوں سے بھرے ہوئے جوتے لے جاتے ہیں، اور اصل چیز ادب ہے اللہ تعالیٰ توفیق دے اور حضور ﷺ کی سنت، لباس صورت، سیرت، اخلاق و عادات میں نصیب کرے۔ پھر تو مزا ہے۔ نہیں تو کچھ بھی نہیں۔

☆......حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ''نظر بر قدم'' کے بارہ میں میرے شیخ فرماتے تھے کہ نظر بر قدم رسول اللہ ﷺ سالک کو ہر وقت حضور ﷺ کے قدم پر نظر رکھنی چاہیے، عادات، اطوار، عبادات اور معاملات میں۔

☆......شیخ العرب والعجم حضرت مولانا شاہ عبدالغفور مدنی نوراللہ مرقدہ نے فرمایا: ایک شاذلی بزرگ نے فرمایا کہ مدینہ طیبہ کے کسی ایک پتھر کو عقیدت اور محبت سے دیکھنا قطب اور غوث کے دیکھنے سے بہتر ہے۔ حضور ﷺ کے قدمین شریفین نے ان گلیوں کو مس کیا ہے پھر حضور ﷺ کی نظرِ کیمیا اثر سے تو مدینہ طیبہ کے آس پاس کوئی جگہ خالی نہیں رہی، عقیدت اور ادب واحترام کی ضرورت ہے، پھر یہاں کوئی شخص خالی نہ جائے گا، سیدنا مصطفےٰ ﷺ کا دروازہ تو قیامت تک کھلا ہے جس کا جی چاہے وہ آئے اور لے جائے۔ ع

ایں درگہ ما درگہ نا امیدی نیست

دین اور دنیا دونوں یہاں ملتے ہیں مگر محبت اور عقیدت شرط ہے۔

یہ کوئی ۱۳۱۵ ہجری اور ۱۳۱۸ ہجری کے درمیان کا عرصہ تھا کہ ''جدبا'' کے آزاد قبائلی علاقہ کے ایک معزز گھرانے کے عالم دین جناب مولانا شاہ سید صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو حق تعالیٰ نے ایک فرزند ارجمند سے نوازا۔ کسی کو اس وقت خیال وگمان بھی نہیں گزرا ہوگا کہ آگے چل کر اس ہونہار مولود کو شیخ العالم کے منصب پر فائز ہونا ہے اس نومولود کا نام نامی ''عبدالغفور عباسی'' رکھا گیا۔

☆......''جدبا'' دراصل آزاد قبائلی علاقہ ہاشم خیل بانڈہ کی ایک آبادی تھی جو افغانستان

کے ماتحت تھی اور نہ ہی ہندوستانی انگریز حکومت کے ماتحت تھی۔ یہاں کے لوگ بہت ہی جری، بہادر، جنگجو اور نہایت ہی غیرت مند تھے اور صحیح اور سچے مسلمان تھے، انگریزوں نے انتہائی کوشش کی کہ اس علاقہ کو بھی فتح کر کے اپنی ہندوستانی حکومت میں شامل کرلیں لیکن ان مجاہدین کے مقابلہ میں ان کو ہمیشہ شکست کا سامنا کرنا پڑا۔

☆...... حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد مولانا شاہ سید صاحب ''تنہا بابا'' کی اولاد سے تھے۔ ان کو ''تنہا بابا'' اس لئے کہا جاتا تھا کہ موصوف تبلیغ دین کے سلسلے میں اس علاقہ میں تن تنہا تشریف لا کر فروکش ہو گئے تھے۔

بہر حال حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا مبارک خاندان پشتینی عالم تھا۔ آپ کے والد محترم جید عالم اور فقیہ تھے اور سلسلہ عالیہ قادریہ کی نسبت کے حامل تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے محترم نانا صاحب حضرت سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ کی تحریک جہاد میں ان کے ہمسفر تھے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا ننہالی خاندان بھی علم وفضل اور صحیح دینی جذبہ کا حامل تھا۔

جناب مولوی شاہ سید صاحب عبادت و ریاضت میں ایک خاص مقام رکھتے تھے۔ نہایت ہی متقی اور پرہیزگار تھے، کثرت سجود کے سبب مسجد کے پتھر میں نشان بن گیا تھا۔ اس دنیا سے رخصت ہوتے وقت مولانا شاہ سید صاحب نے اپنے فرزند اکبر مولانا محمد معصوم کو وصیت فرمائی کہ والدہ کا احترام کرنا، اپنے استادوں اور کتابوں کے آداب کا خیال رکھنا، اللہ جل شانہ علم نصیب کرے گا۔ تاکید فرمائی کہ کسی کی بے عزتی نہ کرنا، ہر شخص کے احترام کا خیال رکھنا۔ اگر ادب کا خیال رکھو گے تو اللہ تعالیٰ ہر قسم کی عزت دے گا۔ نیز حضرت شیخ محترم کی والدہ محترمہ حضرت اسماء رحمۃ اللہ علیہا نہایت عبادت گذار اور زاہدہ تھیں اور کثرت سے قرآن پاک کی تلاوت کرتی تھیں، جن کا مدفن جنت البقیع (مدینہ منورہ) میں ہے۔ ان کو وصیت فرمائی کہ چاروں بچوں مولانا محمد معصوم، مولانا عبدالغفور، مولانا عبدالقیوم اور مولانا عبدالحکیم (رحمۃ اللہ علیہم) کے علم و تربیت کا خاص خیال رکھیں۔

اسی خاندانی تفوق کے سبب حضرت صاحب کے بڑے بھائی مولانا محمد معصوم عباسی صاحب اور چھوٹے بھائی مولانا عبدالقیوم عباسی صاحب اور مولانا عبدالحکیم صاحب بھی

Marfat.com

جید علماء تھے یہ تینوں بھی حضرت صاحب کی طرح مدرسہ امینیہ دہلی کے سند یافتہ تھے اور مولانا عبدالحکیم کے علاوہ باقی دونوں بھائی شیخ المشائخ حضرت مولانا فضل علی قریشی (رحمۃ اللہ علیہم) ہی سے مجاز بیعت تھے۔ ایک مرتبہ حضرت قریشیؒ نے ان کی والدہ صاحبہ سے فرمایا "مائی اللہ اولاد دے تو تمہاری جیسی، کہ سب عالم باعمل ہیں"۔

مولانا محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ جب مدرسہ امینیہ دہلی سے علوم دینیہ سے سند فراغت حاصل کرنے کے بعد "جدبا" تشریف لے گئے تو قوم نے ان کو اپنا امیر اور بادشاہ بنایا وہ نہایت ہی متواضع اور منکسر المزاج تھے، ان میں سخاوت کا وصف بدرجہ اتم موجود تھا اور وہ فقراء مساکین، وطلبہ وعلماء سے بہت زیادہ محبت کرتے تھے۔ انہوں نے "جدبا" میں درس وتدریس کے علاوہ حتی المقدور قوانین شریعت کے نفاذ واجراء کی بھی سعی فرمائی اور تعزیرات اسلامی کا سلسلہ جاری فرمایا، چنانچہ ناحق قتل، اغواء، زنا وغیرہ پر مجرم کو سزا ہوا کرتی تھی۔ اس لئے لوگ ان کو "بادشاہ صاحب" کہا کرتے تھے۔

علاقے میں جہاں جہاں لوگوں کے مابین اختلافات پیدا ہوتے، بادشاہ صاحب پہنچ کر صلح وصفائی کرادیتے۔ قوم کے پرانے پرانے جھگڑے جو پشتہا پشت سے چلے آرہے تھے، آپ نے صلح کرا کر ختم کردیئے۔ آپ کی وجہ سے جدبا میں زندگی نہایت پرسکون بن گئی تھی کسی خان یا نواب کی یہ مجال نہ تھی کہ کسی پر ظلم کرے۔

آپ نے متعدد حج کئے اور جب آٹھواں حج ادا کرنے تشریف لے گئے تو مدینہ منورہ میں ایک سال قیام فرمایا پھر نواں حج ادا کرنے کے بعد اپنے بھائی حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے مشورے سے یہ بات طے کی کہ مستقل رہائش مدینہ منورہ میں اختیار کی جائے۔ چنانچہ وطن واپس جانے کا ارادہ کیا تاکہ بچوں وغیرہ کو لے آئیں مگر قدرت کو کچھ اور منظور تھا کہ واپسی پر آپ بیمار ہو کر جدباء چلے گئے اور سات دن بیمار رہ کر آٹھویں دن ۲۵ صفر المظفر بروز منگل ۱۳۷۰ ہجری کو وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کی وفات کی شب آپ کی والدہ ماجدہ نے جو اس وقت مدینہ طیبہ میں تھیں خواب دیکھا کہ جدبا کے چاروں طرف آسمان سے فرشتے اتر رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ بادشاہ صاحب کے جنازہ میں شرکت کیلئے جارہے ہیں پھر معلوم ہوا کہ اسی شب آپ کا

Marfat.com

وصال ہو گیا تھا۔

دوسرے بھائی حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ مدرسہ امینیہ دہلی سے فراغت کے بعد کچھ عرصہ تک "بوانہ" کی جامع مسجد میں خطیب رہے، لیکن اچانک بیمار ہوئے اور واپس جدہ تشریف لے گئے جہاں جوانی میں ہی انتقال کر گئے اور جدہ میں مدفون ہوئے۔

تیسرے بھائی شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالقیوم صاحب رحمۃ اللہ علیہ جو مدرسہ امینیہ میں مفتی اعظم ہند حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد خاص تھے فراغت کے بعد جدہ تشریف لے گئے مختلف علوم پر حاوی تھے خصوصاً حدیث میں انتہائی درجہ کی مہارت حاصل تھی، جدہ میں درس کا سلسلہ شروع کیا اطراف و اکناف سے طلبہ آتے تھے آپ شیخ المشائخ حضرت فضل علی قریشی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ مجاز تھے اور صاحب کشف بھی تھے، آپ کو نزع کی حالت میں عجیب وغریب احوال منکشف ہوئے۔ بے ہوشی سے ہوش میں آئے تو مسکرا کر فرمایا مجھے مبارک باد دو۔ شیطان سے مناظرہ ہوا اللہ جل شانہ نے مجھے فتح و کامیابی عطا فرمائی۔ یہ جمعہ کا دن تھا اور عین اس وقت جبکہ جمعہ کی اذان ہو رہی تھی آپ رحمۃ اللہ علیہ اس دار فانی سے دار بقا کو رحلت کر گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ جنت الفردوس عطا فرمائے۔

غسل کے وقت عجیب وغریب انوارات محسوس ہوئے۔ غسل کے بعد آپ کے چہرہ انور پر صحت کے پورے پورے آثار نمودار تھے اور الحمد للہ انوار و تجلیات کا مشاہدہ ہو رہا تھا۔ رخسار مبارک پر خفیف سی سرخی تھی اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جیسے سو رہے ہیں اور ابھی اٹھنے والے ہیں۔ آہ! اس پیکر شفقت و محبت کی یادیں دل میں برابر چٹکیاں لیتی رہیں گی۔ شنیدہ کے بود مانند دیدہ، باب الرحمت کے اندر جنازہ داخل ہوا تو اذان فجر ہو رہی تھی۔

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

آسمان تیری لحد پر شبنم افشانی کرے سبزہ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

فجر کی نماز کے بعد حرم شریف کے بڑے امام الشیخ عبدالعزیز بن الصالح نے نماز جنازہ پڑھائی اور جنت البقیع میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار شریف کے قریب دس قدم پہلے اور دس قدم دائیں جانب قبر شریف میں جسد اطہر کو ہزار ہا لوگوں کی

Marfat.com

موجودگی میں سپردِ خاک کر دیا گیا اور ایک نہایت اولوالعزم اور مبارک شخصیت اپنی منزل مقصود پر پہنچ گی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

ایک عجیب واقعہ

☆......آفتاب شریعت وطریقت حضرت شیخ مولانا شمس الرحمٰن العباسی نقشبندی غفوری دامت برکاتہم وفیوضہم کے والد محترم مخدوم العلماء والصلحاء حضرت شیخ مولانا عبدالرزاق عباسی صاحب رحمۃ اللہ علیہ (سابق خطیب و امام جامع مسجد غفوریہ) کے بارے میں حضرت مدظلہ العالی نے ایک عجیب خواب بیان فرماتے ہیں کہ" آپ نے ایک رات خواب دیکھا (یہ اس وقت کا خواب ہے، جبکہ غفوریہ مسجد اتنی وسیع بھی نہیں تھی، اس کے اردگرد گملوں اور پودوں کی کثرت تھی، مسجد میں پودوں اور گملوں کو پانی دینے کے لئے ایک مالی ہوتا تھا، جو سارے پودوں کو پانی دیتا تھا) کہ مسجد میں پودوں کی کثرت بہت زیادہ تھی، تو ان پودوں کو مالی پانی دے رہا ہے، اور پانی مالی اتنا کثیر دے رہا ہے کہ پانی پودوں میں جمع ہو چکا ہے، پودوں کو کثیر پانی مل رہا تھا لیکن ان کے اندر کوئی تروتازگی نہیں آرہی ہے، ٹہنیوں سے تو پانی گر رہا ہے لیکن کوئی تروتازگی نہیں آرہی ہے، بلکہ وہ پودے مرجھائے ہوئے ہیں، اور ایک طرف کو گر رہے ہیں (پہلے پودوں کو پانی ملتا تھا تو تروتازگی آتی تھی لیکن اب حالت ہی بدل گئی ہے)۔

فضیلۃ الشیخ حضرت مولانا عبدالرزاق عباسی رحمۃ اللہ علیہ نے مالی سے کہا کہ ان پودوں کے اندر تروتازگی کیوں نہیں آرہی؟ پانی اتنا کثیر مل رہا ہے لیکن یہ وجہ کیا ہے؟ تو مالی نے درد بھرے الفاظوں میں کہا کہ ان پودوں کا جو اصل مالک تھا، وہ اس مقام سے (اس خواب کے دوران ہی میں شیخ العرب والعجم، مجدد وقت، حضرت مولانا شاہ عبدالغفور عباسی نقشبندی نوراللہ مرقدہ اس دنیائے فانی سے رخصت ہوگئے (انا للہ و انا الیہ راجعون) رخصت ہوگیا ہے۔

اور حقیقت بھی یہی ہے کہ ایک بزرگ حضرت عطاء الخراسانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو بندہ زمین کے کسی حصہ میں سجدہ کرتا ہے وہ حصہ قیامت کے روز اس کے حق میں گواہی دیگا، اور اس کے مرنے کے بعد روئے گا، (ابونعیم بحوالہ شوق وطن)

☆......اور ترمذی شریف کی حدیث کا مفہوم بھی یہی ہے کہ" زمین و آسمان مؤمن سے محبت کرتے ہیں اور اس کی موت پر وہ روتے ہیں"۔

Marfat.com

☆.....حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے تھے کہ مؤمن کے مرنے پر ۴۰ دن تک زمین روتی ہے۔

حافظ عبدالرحمٰن کو زیارت نبی ﷺ

۱.....حضرت شیخ مولانا شاہ عبدالغفور عباسی مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک شخص حافظ عبدالرحمٰن میرے پاس آیا اور کہا کہ میں حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا مرید ہوں، ان کا وصال ہو چکا ہے، آپ مجھے بیعت کرلیں، میں نے بیعت کرلیا۔ ایک مرتبہ میں حضرت سید امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے مزار پر گیا۔ زیارت کے بعد واپس ہوا۔ حافظ عبدالرحمٰن میرے ہمراہ تھا، وہ کبھی ادھر دیکھتا کبھی ادھر۔ میں نے پوچھا: کیا بات ہے؟ کہنے لگا کہ حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ تو حضور ﷺ کے بہت مشابہ (ہم شکل) ہیں۔ میں نے کہا: تمہیں کیسے پتہ چلا؟ کہنے لگا: وہ ہمارے ساتھ ہیں، ایک جانب حضرت رسول اللہ ﷺ ہیں اور دوسری جانب حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ مکان پر پہنچنے تک حافظ عبدالرحمٰن کی یہی کیفیت رہی۔ پھر وہ مسجد نبوی ﷺ چلا گیا۔ وہاں سے واپس آکر اس نے مجھ سے کہا کہ حضور اقدس ﷺ نے آپ کو سلام کہا ہے اور فرمایا ہے کہ ''مولانا سے کہنا لوگوں کی باتوں سے نہ ڈرے، اپنے کام میں لگا رہے، اور آپ کے مکان پر ''المنزل النقشبندیه مظهر الانوار المحمدیه'' جو لکھا ہوا ہے، وہ ہم نے اپنی انگلی (مبارک) سے لکھا ہے''۔ (انور غفوریہ مدنیہ یعنی ملفوظات مولانا شاہ عبدالغفور عباسی مدنی رحمۃ اللہ علیہ ص: ۹۰ تا ۹۱، صدیقی ٹرسٹ، کراچی)

حضرت مولانا محمد عبدالمالک صاحب صدیقی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

ایک دن ہمشیرہ صاحبہ سے معلوم ہوا کہ تیرے استاد ایک شیخ وقت سے ملنے مسجد قبہ والی میں گئے ہیں۔ اس وقت میری عمر سولہ سترہ سال کی ہوگی اور ہنوز تعلیمی سلسلہ جاری تھا۔ چنانچہ میں بھی بوقت عصر قبہ والی میں گیا۔ دیکھا کہ علماء و صلحاء اور امراء کا مجمع موجود ہے اور مراقبہ کرنے کا انتظام شروع ہے۔ اور میں نے بھی کپڑا منہ پر ڈال کر حضرت کا چہرہ

Marfat.com

دیکھنا شروع کیا۔ حضرت شیخ طریقت حضرت مولانا فضل علی قریشی رحمۃ اللہ علیہ اس وقت بغیر کپڑے کے توجہ دے رہے تھے۔ فیضان الہیہ کے جوش سے شیخ پر مشاہدہ حضور انور سیدنا ومولانا رسول اکرم ﷺ کا ہوا اور ندائیہ کلمات صلوۃ وسلام کے شروع ہوئے۔ ندائیہ کلمات حضرت شیخ کی زبان مبارک سے بالجبر ظاہر ہوئے تھے۔ باوجودیکہ غیر مقلد کافی تعداد میں تھے۔ مگر کسی شخص کو شیخ سے بداعتقادی پیدا نہیں ہوئی۔ بلکہ اس کے برعکس حضرت سے ان کے حسن عقیدت میں مزید اضافہ ہوا۔ جس وقت حضرت شیخ کی زبان مبارک سے ندائیہ کلمات بالجبر ظاہر ہو رہے تھے۔ اس وقت چہرہ مبارک انوار وتجلیات سے چمک رہا تھا۔ یہ دیکھ کر میرے دل میں حضرت شیخ سے بیعت کرنے کا زبردست جذبہ پیدا ہوا۔ میرے استاد مولانا عبدالعزیز صاحب نے شیخ کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ ہماری مسجد شیشم والی میں تشریف لا کر نماز مغرب پڑھائیں۔ حضرت نے ادائیگی نماز کی اس دعوت کو قبول فرمایا۔ واپسی پر میں نے اپنے بہنوئی اور استاد مولانا بشیر احمد صاحب سے بطریق سنت مشورہ کیا کہ میں اس شیخ سے بیعت کرلوں؟ مولانا صاحب نے جواب میں فرمایا کہ فوراً بیعت کرلیں، شیخ متبع سنت ہیں اور اس وقت ایسا کوئی شیخ نہیں ہے۔

میں مغرب کی نماز کی اذان دے رہا تھا۔ اس وقت حضرت شیخ کی نگاہ مجھ پر پڑی اور اپنی توجہات مجھ پر مبذول فرمائیں۔ اذان کے بعد مکبر ہونے کی وجہ سے میں حضرت کے پیچھے کھڑا ہوا۔ نماز کے بعد میرے استاد مولانا بشیر احمد صاحب نے عرض کیا کہ حضرت یہ بیعت ہونا چاہتا ہے۔ حضرت نے فوری منظوری کا اظہار فرمایا۔ اور مجھے دوزانو بیٹھنے کا حکم فرمایا۔ اور حاضرین سے فرمایا کہ ایصال ثواب کیلئے الحمد شریف، درود شریف اور قل شریف پڑھ لو۔ حضرت شیخ نے خود بھی یہ کلمات پڑھ لئے۔ اس وقت میں نے ایک قلبی لذت محسوس کی جسے میں نے اپنے تمام وجود میں محسوس کیا۔ یہ شیخ کی توجہ کا فیض تھا۔ حضرت نے اپنے دست حق پرست پر بیعت فرمایا۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ جسے مراقبہ میں شمولیت کرنی ہو وہ بوقت عشاء قبہ والی مسجد پہنچے۔ چنانچہ عشاء کی نماز کے بعد بوقت مراقبہ مجھے حضرت کے دائیں بازو مصلے کے قریب جگہ مل گئی۔ حضرت شیخ نے خاص توجہ عطا فرمائی۔ اور اول مراقبہ میں ہی میرے قلب پر ذکر "اللہ" جاری ہوا۔ اتنی تیز آواز کے ساتھ کہ مسجد کے بیشتر آدمی اٹھ کر دیکھنے

Marfat.com

لگے کہ "اللہ" کی آواز کہاں سے آئی ہے۔ میں اس وقت باہوش بیٹھا تھا، کسی قسم کی بیہوشی طاری نہیں ہوئی تھی۔ لوگوں کو متوجہ دیکھ کر حضرت شیخ نے فرمایا کہ یہ بچہ تم میں سے ہے۔ میرے ساتھ آنیوالوں میں نہیں ہے کہ کہیں تم اندیشہ کرو کہ تصنع ہے۔ اللہ کریم نے تمہارے لئے "برہان" قائم فرمایا اور قلبی ذکر کے اجراء کا مشاہدہ کرایا ہے۔ پھر فرمایا کہ قلبی ذکر باقی ہوا کرتا ہے۔ اس کے بعد مجھ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ میں نے تم کو پختہ توجہ دی ہے اس کی قدر کرنا۔ حضرت کی اس توجہ کا اثر اندازاً تین برس برابر قائم رہا۔ رات کا سونا ترک ہوا اور مراقبہ کی کثرت نصیب ہوئی۔ تمام رات مراقبہ میں گزرتی تھی۔ ذکر اللہ نے اتنی ترقی کی کہ ایک مسجد کے غسل خانے میں گرمی کی شدت سے غسل کر رہا تھا کہ اچانک سینے کے بائیں جانب قلب کے مقام پر نظر پڑی تو قلب کے مقام پر اسم ذات "اللہ" نقش کیا ہوا نظر آیا۔ مجھے ایسی خوشی ہوئی کہ کافی دیر تک اسے دیکھتا رہا کہ شاید پھر نظر نہ آئے۔

١ حاضری کے دوران حضرت شیخ کی محبت انتہا کو پہنچی۔ مجھے ادا وتین تصرف فرمایا اور کیفیات قلب یعنی واردات و کشفیات اتنی کثرت سے ہونے لگے کہ کوئی وقت فراغت کا نہیں ملتا تھا۔ جب حضرت کو عرض کیا تو فرمایا کہ ان حالات کو قلمبند کر کے مجھے بھیجا کرو۔ چنانچہ اس پر عمل کرنا شروع کیا۔ کسی حال اور کشف پر حضرت نے کبھی اعتراض نہیں فرمایا بلکہ تصدیق فرماتے رہے۔ مختلف حالات کے ساتھ بڑی سعادت یہ نصیب ہوئی کہ ایک دن حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لائے۔ مجھ پر فوری مراقبہ کی کیفیت طاری ہوئی۔ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ ہاتھ دراز کرو میں تجھے بیعت کرتا ہوں میرے منہ سے جواب میں پیش ہوا کہ میں بیعت ہو چکا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ کس سے بیعت ہوا ہے۔ جواباً عرض کیا حضرت قریشی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے ہاتھ دراز فرما کر فرمایا کہ قریشی کے ہاتھ ہیں۔ معاً میرے ہاتھ حضور اکرم ﷺ کے دست مبارک میں پہنچے۔ باقاعدہ بیعت ایمان مفصل پڑھا کر فرمائی اور ساتوں لطائف پر انگشت مبارک رکھ کر اسم ذات بتایا اور خاص توجہ سے نوازا۔ احمد سندھی رحمۃ اللہ علیہ کی محبت نے نسبت واتحادی قرب عطا فرمایا۔

٢ مرشد کامل حضرت محمد تقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں احمد پور شرقیہ کی مسجد میں بیٹھا تھا۔ معاً خیال آیا کہ تجاوز سنت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے۔ اس خیال

Marfat.com

کے آتے ہی بغرض اتباع سنت مسجد ہی میں ایک جانب جا کر لیٹ گیا۔ نیند کا غلبہ ہوا۔ خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت شیخ جانب شمال جا رہے ہیں میں ان کے پیچھے پیچھے ہوں۔ نیز اس جانب سے ایک دریا اُچھلے پانی کا آ رہا ہے جس میں ہم دونوں کے پیر ٹخنوں تک بھیگ کر ٹھنڈک پا رہے ہیں۔ تھوڑی دیر بعد دریا کی درمیانی تیز رو نہایت صاف و شفاف نظر آئی۔ میں نے منہ لگا کر اس کا پانی پینا شروع کر دیا۔ پانی پیتا جاتا ہوں مگر سیراب نہیں ہوتا ہوں، نہ تھکتا ہوں، خواب ہی میں ارشاد ہوا کہ یہ قلب مطہر نبی کریم ﷺ سے آ رہی ہے۔ بیدار ہو گیا۔ اللہ کا شکر ادا کیا کہ اتباع سنت نبی کریم ﷺ میں سو جانا بھی فائدے سے خالی نہیں۔

۳۔ بسا اوقات مراقبہ میں ایک کیفیت طاری ہوتی ہے کہ حضور اکرم ﷺ کے حضور میں حاضری کی سعادت نصیب ہوتی ہے۔ اور پورا وجود سمٹ کر تجلیات سے بقعۂ نور ہو جاتا ہے (مثل بنڈی کے روشن ہوتا ہے) اس وقت حضور اکرم ﷺ از راہ کمال شفقت و محبت کے میرے وجود کو اپنے قلب مبارک میں داخل فرما لیتے ہیں یہ ایک عجیب کیفیت اور لذت کا عالم ہوتا ہے۔

۴۔۔۔ ایک دن میں نے بوقت اشراق ہندوستان کو خطوط روانہ کئے کہ فلاں دن فلاں گاڑی سے میں انشاء اللہ تعالیٰ دہلی پہنچ رہا ہوں، ڈاک لکھنے کے بعد میں مراقب ہو گیا حضور نبی اکرم ﷺ تشریف فرما ہوئے اور مجھ کو سینہ مبارک کے اندر لے لیا۔ اور یہ سعادت پہلی مرتبہ نصیب ہوئی اور حیرت تھی کہ اس سے کیا مقصد ہے۔ اچانک صوبیدار حاکم خاں اور حافظ غلام حبیب صاحبان تشریف لائے۔ اور صوبیدار حاکم خان نے مجھ کو عربستان جانے کی پیشکش کی۔ میں نے کہا کہ میرے مرشد قبلہ مدظلہ موجود ہیں، ان کی اجازت کے بغیر نہیں جا سکتا۔ انہوں نے کہا کہ ہم آپ کے ہمراہ مسکین پور شریف چلتے ہیں اور اجازت طلب کرتے ہیں، چنانچہ ہم تینوں مسکین پور شریف حاضر ہوئے۔ اس وقت حضرت قبلہ قریشی رحمۃ اللہ علیہ مسجد کے لئے اینٹیں اٹھا رہے تھے۔ ہم بھی اس میں شریک ہو گئے اور حضرت نے جب مجھے اینٹیں اٹھاتے دیکھا تو شفقت کی وجہ سے اس کو گوارا نہ فرمایا اور فرمایا کہ آؤ یہاں بیٹھیں اور باتیں کریں۔ میں نے عربستان کی تیاری دعوت کا حال پیش کیا تو حضرت کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ نے تجھے بلایا ہے تو

Marfat.com

جاؤ۔ صوبیدار حاکم خاں صاحب کو کچھ رقم اپنی جیب خاص سے عطا فرمائی اور حکم دیا کہ اس کا نصف حصہ مکہ مکرمہ میں دینا اور نصف حصہ مدینہ منورہ میں دینا اور لنگی اپنے پاس سے مجھے عطا فرما کر حکم دیا کہ حرمین شریفین میں اس کے اوپر نماز پڑھنا۔ میرے لئے یہ سب سے پہلا موقعہ حاضری حرمین شریفین کا تھا۔

حضرت صدیقی کا پہلا سفر حج

د حضرت صدیقی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ جب میں حج کے ارکان ادا کرنے لگا اور بیت اللہ شریف کا طواف کر رہا تھا تو اچانک بیت اللہ شریف کا دروازہ کھلا۔ مجھے بھی اندر جانے کا شوق پیدا ہوا۔ پھر میں نے دعا کی۔ کیونکہ میرے نزدیک پیسے دے کر اندر جانا ناجائز ہے میں جو شوط پر دعا کرتا تھا۔ آخر ساتویں شوط کے ختم پر ملتزم شریف کی حاضری پر دل میں یہ وسوسہ پیدا ہوا کہ اگر میں مقبول بارگاہ خداوندی ہوں تو اللہ تعالیٰ مجھے داخلہ بیت اللہ مرحمت فرمائیں گے اور اگر مردود ہوں تو مجھے یہ سعادت نصیب نہ ہوگی۔ اس وسوسہ کے بعد میں چلا۔ جہاں ملتزم شریف کی حد ختم ہو رہی تھی تو اچانک بیت اللہ شریف کا زینہ خالی کیا گیا۔ اور سپاہی کے ذریعے سے راستہ خالی کرایا گیا، جملہ حجاج کو وہاں سے ہٹا دیا گیا۔ جب میں نے یہ منظر دیکھا تو بیت اللہ شریف کے کلید بردار ایک سفید ریش نے مجھے مخاطب کر کے کہا کہ آپ آجائیں۔ میں خائف ہوا کہ بولنے والا مجھے خاص طور پر اشارہ کر کے بلا رہا ہے کیا راز ہے۔ میں رک گیا اور دیکھتا رہا۔ انہوں نے دوبارہ فرمایا کہ آپ آجائیں میں بلا رہا ہوں۔ میں ڈرا کہ کہیں یہ بھول رہے ہوں اور بعد میں مجھے زینے سے دھکا دے کر گرا دیں۔ خیر میں دل مضبوط کر کے زینہ پر چڑھا۔ دوسرا کلید بردار سفید ریش وہاں موجود تھا۔ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ جب میں دروازہ مبارک پر پہنچا دونوں کلید برداروں نے بڑھ کر مصافحہ کیا اور مجھے کہا کہ اپنے ہمراہ اپنی جماعت کے افراد کو بلا لیں۔ میں نے آہستہ آواز میں اور ہاتھ کے اشارے سے جماعت کے افراد کو بلایا۔ چنانچہ جماعت کے تمام افراد میرے ہمراہ بیت اللہ کے اندر داخل ہو گئے۔ میرے دل پر داخلہ کے وقت یہ حالت طاری (القاء) ہوئی کہ حضور اکرم ﷺ نے داخلہ بیت اللہ کے وقت اول ستون تک سات قدم کئے تھے۔ چنانچہ میں نے چھوٹے سات قدم اتباع

سنت میں کیئے۔ اور ستون اول کے پاس حاضر ہو کر دو رکعت نفل شکرانہ ادا کیئے۔ اور ایسا ہی اور دوستوں نے اور بیت اللہ کے چاروں کونوں میں نوافل ادا کیئے۔ اس کے بعد ہم کو کوئی نکالنے والا نہیں تھا جیسا کہ اور لوگوں کو نکالا جا رہا تھا۔ ہم لوگ ایک طرف توبہ کے دروازے کی جانب بیٹھ کر مراقب ہو گئے۔ مراقبہ کے اول دو حضرات نے تجدید بیعت کیلئے کہا۔ جن میں ایک حافظ غلام حبیب صاحب تھے۔ تیسرا ایک اور صاحب بھی تھے جو میرے ساتھ ہی عراقی کونے کے اندر میرے والد کی شکل کے بیٹھے ہوئے تھے اور وہ عربی زبان بولتے تھے۔ انہوں نے بھی بیعت کیلئے ہاتھ بڑھائے اور درخواست کی کہ مجھے بھی بیعت کرو۔ میں نے عذر کیا کہ میں دور کا ہوں۔ آپ رہنے دیں۔ چنانچہ وہ چپ ہو کر میرے ساتھ بیٹھے رہے۔ مراقبہ میں برابر شامل رہے۔ الحمدللہ فیضان الٰہیہ مثل باران رحمت نصیب ہوا۔ مگر جب کہ یہ خیال میرے دل میں پیدا ہوا کہ مبادا کسی کا وضو ساقط ہو گیا۔ تو چونکہ ہم بیت اللہ کے اندر ہیں یہ بے ادبی ہوگی اور اس کا سبب میں ہوں گا۔ معاً مراقبہ ختم کیا اور دعا کی۔ جب اٹھ کر دروازے پر آئے تو کلید بردار نے پھر مصافحہ کیا رخصت کا۔ اور ساتھ ہی فرمایا کہ کل صبح میری چائے کی دعوت قبول فرمائے۔ چنانچہ میں نے وعدہ کیا کہ بہت بہتر میں حاضر ہوں گا صبح کو حاضری نصیب ہوئی اور چائے چونکہ میں پیا نہیں کرتا مگر احتراماً میں ان کے ہاتھ سے پیالی لیکر اپنے لبوں تک لے گیا اور ادباً عرض کیا کہ میں چونکہ چائے پیا نہیں کرتا اس لئے آپ اسے اشارتاً میرا چائے پینا قبول کریں۔ میری چائے کو خود میزبان صاحب نے نوش فرمایا۔ میرے ساتھیوں نے چائے نوش کی۔ اور وہ حضرات بہت خوش ہوئے۔ اس کے بعد اسی سفر میں مزید چار مرتبہ بیت اللہ شریف کا داخلہ مرحمت فرمایا۔ جب پانچ مرتبہ داخلہ کی سعادت مکمل ہو گئی۔ تو پھر میرے دل میں یہ شوق پیدا نہ ہوا کہ میں مزید داخل ہوں۔ جیسے [illegible] نے پانچ مرتبہ داخلہ فرمانے کے بعد فرمایا تھا کیا [illegible] میں ایسا نہ کرتا تو امت [illegible] داخلہ [illegible] ہوتا۔

یادداشت میں [illegible] واقع ہے [illegible] ثمہ یہ خیال پیدا ہوا کہ بیت اللہ شریف میں مراقبہ [illegible] میں [illegible] بیعت کی خواہش ظاہر کی اور میں نے دوری کے عذر سے بیعت نہیں کیا تو [illegible] جن کو عالم شیر خوارگی

Marfat.com

میں ملائکہ نے اٹھالیا تھا اور جن کا نام عبدالقادر تھا اور جن کو عراق اور شام کے ابدالوں میں داخل کیا گیا تھا کہ وہاں ایک ابدال فوت ہو چکا ہے استخارہ علماء وصلحاء سے میرے والدین کو یہ اطلاع ملی تھی۔ اس مرتبہ یہ شبہ قوی ہوا کہ اولا تو وہ میرے والد کے ہم شکل اور بہت مشابہ تھے۔ دوسرے بیت اللہ کا داخلہ اتنی آسانی اور آرام سے نصیب ہوا۔ غالباً اس میرے بھائی ابدال کے طفیل میں اللہ کریم نے عطا فرمایا۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ۔

۶ ایک موقع پر میں جنت البقیع میں پہنچ کر حضور اکرم ﷺ کی رضاعی ماں حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے مزار مبارک پر کھڑا ہوا تھا کہ کھڑے کھڑے آنکھیں بند ہو گئیں۔ اس وقت ایک عجیب کیفیت اللہ تعالیٰ نے طاری کر دی کہ میرا وجود ایسا بنا دیا کہ میں بالکل دودھ پینے والا بچہ ہوں اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا اماں جان اجیسے تم نے مجھے دودھ پلایا تھا، ویسے ہی میرے اس بچے کو دودھ پلاؤ۔ چنانچہ اماں جان نے مجھے فوری طور پر اٹھا لیا اور اپنے سینے سے لگایا اور میں نے خوب سیر ہو کر دودھ پیا اور کئی بار ایسی کیفیت رہی۔

۷ جب میں باب بلال ؓ میں بہ روئے انور بیٹھ کر مراقب ہوتا تھا تو حضور اکرم رحمت دو عالم ﷺ متوجہ ہو کر مجھ کو یہ ارشاد فرماتے:

''تو مجھے ایسا پیارا لگتا ہے جیسا کہ میرا بیٹا ابراہیم لگتا ہے'' علیہ السلام اتنے میں میرا وجود مثل نور مصطفا کے بنا اور حضور اکرم ﷺ اپنے قلب مبارک میں مجھے لے لیتے اور اس مقام میں میں اپنے آپ کو فیضان الہیہ سے فیضیاب ہوتے ہوئے پاتا تھا اور یہ کیفیت قریب قریب ہر حاضری اور ہر سال عطا ہوتی رہی اور اسی کیفیت پر بعض اوقات وطن میں بھی مشرف ہوتا ہوں۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ اور یہ رابطہ شیخ اور اتباع کی برکات سے نصیب رہا۔ اور نصیب ہوتا ہے۔ چونکہ شیخ رحمۃ اللہ علیہ مجھ کو فرزند ہی سمجھتے تھے۔ اس لئے محبت شیخ نے اس ''مقام مرضیہ'' رجحان نسبت اور رابطہ حضرت رسالت پناہ ﷺ کا قائم ہے۔ وہاں محبوبیت عطا فرمائی۔

۸..... ایک مرتبہ دربار مقدس میں روئے انور (ﷺ) کی طرف حاضر تھا کہ حضرت رسالت مآب ﷺ نے محبت کی آنکھوں سے دیکھا۔ تو میں نے جماعت کے لئے عرض کیا کہ ان کے لئے شفقت عطا ہو۔ اس وقت شیخ غلام محمد میری بائیں جانب کھڑا تھا۔ حضور اکرم ﷺ نے تمام جماعت کے لئے اس کو ذریعہ بنا کر اس کی طرف دیکھا۔ چونکہ یہ

Marfat.com

حاضر تھا اور اس پر ایک انتہا درجہ کی کیفیت پیدا ہوئی مگر حقیقت سے وہ ناواقف رہا۔ اس کے بعد میرے ہمراہ صلوۃ وسلام میں شریک ہوتا رہا۔ ہمیشہ اس لذت وکیفیت سے۔

حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ سے جب سے بیعت کی۔ اس وقت سے حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کا روئے مبارک کبھی بے وضو دیکھنا پسند نہیں کیا۔ ہمیشہ باوضو صحبت میں رہا۔ جب اللہ کریم نے سفر حجاج نصیب فرمایا تو طبیعت میں احساس پیدا ہوا کہ بیت اللہ کا حق اس سے زیادہ ہے اور کبھی وہاں بھی بے وضو نہیں رہا۔ اس کے بعد مدینۃ الرسول ﷺ کی حاضری نصیب ہوئی روضہ اقدس (ﷺ) کو بے وضو دیکھنا انتہا درجہ کی بے ادبی تصور کی۔ ہمیشہ باوضو دربار رسالت میں حاضری دی۔ اور روضہ اقدس (ﷺ) کو ہمیشہ باوضو دیکھا اچانک ایک دن حضور اکرم ﷺ کا کرم ہوا فضل ربی سے جب میں نے پیش ہو کر رخ مبارک کی طرف "الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ، الصلوۃ و السلام علیک یاحبیب اللہ" عرض کیا۔ حضور اکرم ﷺ نے روضہ اقدس (ﷺ) سے اپنی زبان مبارک سے ارشاد فرمایا:

"وعلیکم السلام مع الصدق والامان والمستعان یاو الغفران"

یہ الفاظ مقدس محض آداب کی وجہ سے مجھے نصیب ہوئے۔ مولانا محمد عالم صاحب جو میرے رفیق سفر تھے۔ وہ میرے دہنی جانب تھے، انہوں نے بھی سنے اور ان پر یہ کیفیت طاری ہوئی کہ ان کے تمام بدن میں کپکپی ہونے لگی۔ روضہ مقدس سے جب پیچھے ہٹے۔ جب ان سے معلوم کیا کہ آپ کے اوپر کیفیت تھی۔ انہوں نے کہا کہ میری فرحت کا کچھ انتہا نہ رہا کہ "میرے مرشد کو حضور اکرم ﷺ نے یہ کلمات جواب میں فرمائے" جو اوپر درج ہو چکے ہیں، تب یقین ہوا کہ اس کیفیت کا شاہد ایک عالم باعمل بھی ہے۔

وضاحت: ویسے تو حضرت صدیقی رحمۃ اللہ علیہ کو ١٩٣٥ھ سے ہر سال زیارت حرمین شریف کی سعادت نصیب ہوئی ہے لیکن آپ نے اپنے بیاض میں مذکورہ حج کے علاوہ صرف تین اور حجوں کا ذکر فرمایا ہے جس کی تفصیل حضرت ہی کے قلم سے ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

حج مبارک ١٣٨٩ھ

الحمدللہ ثم الحمدللہ اس مرتبہ حاضری دربار محبوب کبریا (ﷺ) کی نصیب ہوئی۔ پھر

Marfat.com

وہی سابقہ شفقت کی کیفیت عطا ہوئی جس کی وجہ سے تمام سفر کا تھکان ختم ہوا اور قبولیت پر عجب قسم کی بشارتیں نصیب ہوئیں۔ جب حضور اکرم ﷺ سے رخصت ہوا میدان عرفات میں دربار الوہیت سے بے پناہ شفقت کا القاء ہوا۔ اور طواف میں مغفرت کی بشارتیں نصیب ہوئیں جس سے یہ اندازہ ہوا کہ اللہ کریم نے اپنے فضل سے اس سفر کو مقبول فرمایا چونکہ یہ سفر حج امام الانبیاء ﷺ کی طرف سے تھا جس کا صلہ اللہ کریم نے یہ عطا فرمایا۔

حج اکبر ۱۳۹۰ھ

۹۔ اس مرتبہ چونکہ میں نے حج مبارک میں خانہ کعبہ کی حاضری سے قبل ہی دربار رسالت ﷺ کی حاضری کو مقدم کیا تو جدہ مبارک سے روانگی کے وقت میں ایک عجیب طرح کی شفقت نمودار رہی۔ حضور اکرم ﷺ جیسے اپنے کسی عزیز کو بغل گیر کیا کرتے ہیں، اسی طرح کی حالت بار بار رہی۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ

حج مبارک ۱۳۹۱ھ

۱۰۔ اس سال کے حج مبارک سے واپسی کے بعد ایک ایسی کیفیت درپیش آئی کہ جسد زمین پر رہا اور روح پرواز کر کے آسمان کی جا کر نصف چرخی انوار سے منور ہو کر گھومتا نظر آتا تھا۔ فیضان الٰہیہ کی شعاعیں محیط کرنے پر گویا معمور نظر آتی تھیں۔ اس سے یہ خیال پیدا ہوتا تھا کہ شاید یہ وہ مقام ہوگا جو کہ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ سے ایک دن ایک شخص نے استخارہ کا اظہار فرمایا تھا۔ استخارہ یہ تھا کہ شخص مذکور نے اپنی قسمت کی معلومات چاہی تھی کہ حضرت خواجہ محمد عثمان صاحب دامانی رحمۃ اللہ علیہ استخارہ کے اندر معلوم ہوئے۔ انہوں نے ارشاد فرمایا کہ تیری قسمت قریشی صاحب کے سینے میں ہے۔ جن کو منشی صاحب بھی کہا جاتا ہے جن کو اللہ کریم نے دو قطب عطا فرمائے ہیں، ایک یسار اور ایک یمین۔ اس شخص نے استخارہ کا حال حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ سے ظاہر فرمایا تھا۔ یمین اور یسار کے نام لئے۔ یسار میں میرا نام حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یمین میں ایک اور عالم باعمل جو پیر بھائی تھے ان کا اسم مبارک ظاہر فرمایا۔ اللہ کریم جانتے ہیں کہ واقعہ اس مرتبہ پر فائز معلوم ہوتا تھا۔ واللہ اعلم اور یہ عالم فقط بلندی کے اعتبار سے ایک آسمان تک رسائی محدود نہیں معلوم ہوتی تھی بلکہ بعض وقت عرش مقدس تک بعض وقت کم و بیش بلندی معلوم ہوتی تھی۔ اس حال

Marfat.com

میں فیضان الٰہیہ دور تک محیط ہوتے نظر آتے تھے۔ دعا ہے کہ اللہ کریم ان واقعات کی برکات سے آخرت بہترین نصیب فرمائے آمین۔ صدیقی عفی عنہ۔

۱۱ ایک مرتبہ خواب میں دیکھا کہ میں روضۂ مقدس پر حاضر ہوں۔ حضور اکرم ﷺ پلنگ پر آرام فرما ہیں کہ میں پاؤں مبارک کی طرف اپنے آپ کو دست بستہ کھڑا ہوا پاتا ہوں۔ حضور اکرم ﷺ کھڑے ہوئے۔ معانقہ ومصافحہ سے مشرف فرمایا۔ انتہائی درجہ کی شفقت کا کلام فرماتے ہوئے ایک بات بطریق امر فرمائی کہ

''ہر برس تو میرے پاس آیا کر''

میں نے جواب میں عرض کیا۔ حضور (ﷺ)! میں مسکین ہو۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میں دلالوں کو یا تاجروں کو (دونوں میں سے ایک لفظ تھا) کہہ دوں گا تو ہر برس آیا کر۔ میں نے عرض کیا ''بہت بہتر'' چنانچہ یہ سلسلہ ایسا ہی چلتا رہا اور حاضری نصیب ہوتی چلی آرہی ہے۔ ایک مرتبہ مجھ سے یہ غلطی ہوئی کہ ابوبکر ابن عبدالقادر امین عرب معلم نے بمبئی سے بذریعہ خط پیشکش کی۔ مگر میں نے صاف انکار کردیا۔ غالباً تین مرتبہ اس نے خط کے ذریعے دعوت دی۔ اس وقت میں پسونڈہ ضلع میرٹھ (بھارت) میں تھا اور مجھے حضور اکرم ﷺ کا فرمان مبارک یاد نہیں رہا تھا۔ اس کے بعد تین چار برس تک عتاب میں رہا، بوجہ زادراہ نہ ہونے کے حاضری نصیب نہیں ہوئی۔ فرمان مبارک یاد آنے پر بارہا معافی طلب کی۔ اللہ کریم نے پھر سے رحمت فرمائی اور ہر سال حاضری ہونی شروع ہوئی۔ جو تا حال قائم ہے۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ اور عتاب سے نجات نصیب ہوئی۔ الحمد ثم الحمدللہ۔

۱۲ پسونڈہ ضلع میرٹھ کے قیام میں مولانا محمد اکبر صاحب اور مولانا محمد اصغر صاحب یہ دو بھائی کابل کے رہنے والے تھے اور دہلی پڑھنے کی غرض سے آئے تھے۔ مدرسہ امینیہ میں تعلیم حاصل کرتے تھے۔ مولانا محمد اکبر صاحب ڈپٹی گنج دہلی کی مسجد کے امام تھے، جب امینیہ کے بعض مدرسین وطلباء بیعت ہوئے تو یہ بھی بیعت ہوئے، ان پر واردات، والہام بکثرت شروع ہوئے، میں نے یہ حالات گھر میں بیان کئے۔ اس وقت احمد پوری اہلیہ میرے ساتھ تھی جو کہ بے اولاد تھی اور ہے۔ اس نے کہا کہ مولانا سے کہو کہ مراقبہ کرے کہ معلوم ہوجائے کہ آپ کے اولاد ہے کہ نہیں تو مولانا محمد اکبر صاحب

Marfat.com

حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مقدس پر اس غرض سے جا کر مراقب ہوئے معاً حضور اکرم ﷺ کا مشاہدہ ہوا۔ اور دیدار مقدس کے ساتھ کلام کا شرف عطا فرمایا۔ فرمایا ترے پیر کی اولاد ہیں فاطمہ، کلثوم، محمد عبدالماجد، محمد عبدالواجد، جب یہ حال میری اہلیہ احمد پوری نے سنا تو اس نے کہا کہ مولانا سے کہو کہ معلوم کریں کہ وہ اولاد مجھ سے ہوگی یا کسی اور سے ہوگی۔ پھر مراقبہ میں حضور اکرم ﷺ نے کلام کا شرف عطا فرمایا۔ مولانا کے دریافت کرنے پر ارشاد فرمایا کہ یہ راز کی بات ہے ہم نہیں بتلاتے۔ چنانچہ سفر ہندوستان ختم ہوا۔ پاکستان بن گیا۔ بس کچھ ماہ گزرے ہوں گے کہ مجھے ریاست سوات کی طرف سے دعوت آئی اور ادھر میرے قبلہ مرشد رحمۃ اللہ علیہ کے گھر سے حکم آیا کہ تم سفر کرو۔ چونکہ یہ میری والدہ صاحبہ (اہلیہ حضرت مرشد) کا فرمان تھا میں فوری طور پہ سفر سوات پر روانہ ہوا اور پہنچ کر سلسلہ تبلیغ شروع ہوا کہ مولانا خلیل الرحمٰن صاحب حق صاحب فرزند مولانا قمر بابا صاحب نے پیشکش کی کہ آپ ہماری بہن سے رشتہ قبول کریں۔ چنانچہ اس سے یہ اولاد پیدا ہوئی۔ فاطمہ، کلثوم، محمد عبدالماجد اور محمد عبدالواحد جو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تھا، نام رکھے اور ان کے علاوہ مزید اولاد کے نام رکھے۔

حضرت علامہ مولانا محمد عبدالمالک صاحب صدیقی رحمۃ اللہ علیہ کی ذات بابرکات جامع کمالات و مجموعہ فضائل و حسنات ہے۔ آپ علم و عمل کے پیکر، رشد و ہدایت کے حامل، دعوت واصلاح کے علمبردار اور اللہ تعالیٰ کے بندگان کاملین میں سے ہیں۔ اس دور پر فتن میں آپ کی مقدس ہستی مسلمانان پاکستان کیلئے ایک عظیم القدر نعمت الٰہی تھی۔ آپ نے اپنی مصلحانہ جدوجہد اور مبلغانہ و مرشدانہ کارناموں کا آغاز حضرت دادا پیر قطب الارشاد حضرت مولانا فضل علی قریشی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت ہونے کے بعد ہی فرمایا اور اپنی کثرت عبادات و ریاضات اور اشغال و اوراد کے علاوہ لوگوں کی روحانی تعلیم و تربیت میں ہمہ وقت مصروف رہے۔

اسلام اور مسلمانوں کی ترقی کی صرف ایک ہی راہ ہے اور وہ وہی ہے جس پر اولیائے کرام اور صوفیائے عظام گامزن تھے۔ یعنی اشاعت و تبلیغ قرآن، اعلائے کلمۃ الحق، تزکیہ نفس، وتصفیۂ قلب۔ صوفی وہ ہے جو شریعت کا پابند ہو۔ اسوۂ رسول (ﷺ) اور سنت مقدسہ کو ہر دم پیش نظر رکھے اور اپنی زندگی اصلاح امت امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں بسر کرے بلاشبہ

Marfat.com

یہ تمام اوصاف حضرت مرشد صدیقی رحمۃ اللہ علیہ کی ذات گرامی میں بطریق احسن موجود تھے۔آپ جیسے متقی بزرگوں کی صحبت کیمیا تاثیر ہوتی ہے جو پتھر کو بھی سونا بنا دیتی ہے۔

کیمیائیست کردر صحبت درویشاں ست
آنچہ زری شوداز پرتو آں قلب سیاہ

اگر آپ جیسے خدارسیدہ بزرگوں کے عملی نمونے مسلمانوں کے سامنے ہوتے تو وہ عملی دشواریوں کا حل ڈھونڈ ھنے میں کبھی ناکامیاب ونامراد نہ ہوتے۔اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل و کرم سے ہمیں اپنے برگزیدہ بندوں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔

☆ حضرت قبلہ صدیقی رحمۃ اللہ علیہ مورخہ ۱۴ ذی الحجہ ۱۳۱۹ھ کو بمقام ڈھکوان (موہانیاں) احمد پور شرقیہ بھاولپور میں بوت تہجد پیدا ہوئے۔آپ کے والد ماجد کا اسم گرامی مولوی نور محمد صاحب تھا جو ریاست بھاولپور کے زمیندار خاندان سے تھے اس خاندان میں بکثرت اہل اللہ واولیائے کرام گزرے ہیں۔آپ اپنے خاندانی حالات یوں بیان فرماتے ہیں:

میں اپنے والد کی دسویں اولاد ہوں۔مجھ سے قبل نو بھائی پیدا ہوکر فوت ہوئے جن میں سے صرف دو بھائی شادی شدہ ہوکر فوت ہوئے۔ان میں سے ایک مولوی محمد صاحب،صاحب اولاد ہوکر فوت ہوئے۔ان کی بیوائیں کافی عمر پا کر گھر میں والدہ صاحبہ کے ہمراہ رہیں۔مولوی صاحب کے صاحبزادے عبدالخالق صاحب اوران کے لڑکے حافظ عبدالواحد صاحب ماشاءاللہ بقید حیات ہیں۔اور ۱۲۸۹ھ میں حج بیت اللہ کے لئے میرے ہمراہ تشریف لے گئے تھے۔اس کے علاوہ دو بہنیں زندہ رہیں۔اور کافی عمر پا کر وفات پائی۔میرے نویں بھائی عبدالقادر عالم شیرخوارگی میں پہلوئے مادر سے غائب ہوگئے۔والدہ صاحبہ نے خبر دی کی مجھے رونے کی آواز آسمان کی طرف سے آرہی تھی۔والد صاحب قبلہ نے اسے غلط سمجھا۔اور تلاش بسیار کے باوجود بچہ نہیں ملا۔اس وقت کے اہل اللہ سے استخارہ کرانے پر معلوم ہوا کہ ملک شام وعراق میں ابدال کی تعداد چالیس ہے،ان میں سے ایک کم ہوگیا ہے۔اس کمی کو بحکم الٰہی پورا کرنے کے لئے اس معصوم کو اٹھا کر وہاں پہنچا دیا گیا ہے۔آخرت سے پہلے ملاقات ناممکن ہے۔بچہ صحیح وسالم ہے،متفکر نہ ہوں۔خواجہ اللہ بخش رحمۃ اللہ علیہ جو خاندان اویسیہ کے شیخ تھے۔والدہ صاحبہ کے اصرار پر احمد پور

شرقپور تشریف لائے، جو کہ خاندانی پیر تھے۔ ان سے اولاد کے لئے عرض کیا۔ شیخ ممدوح نے فرمایا کہ ایک بچہ پیدا ہوگا۔ مگر درویش ہوگا اور دور دراز سفر کرے گا اور تمہارے پاس نہیں رہے گا۔ اس واقعہ کے بعد حضرت ممدوح کی دعاؤں سے میری ولادت ہوئی۔

☆ تعلیم و تربیت کے متعلق آپ خود یوں فرماتے ہیں:

مولوی محمد دین صاحب سے قرآن کریم شروع کیا اور نو ماہ میں باقاعدہ ختم کیا۔ اسی اثناء میں اپنے والد ماجد کے ہمراہ کچھ دن زراعت کا کام بھی کیا۔ لیکن والد صاحب نے میری نزاکت بدن کا خیال کیا اور مجھے دینی تعلیم دینے کا ارادہ کیا۔ چنانچہ مجھے ہمشیرہ صاحبہ کے پاس شہر بھیج دیا اور ان کے پاس خورد و نوش کا انتظام کیا۔ ہمشیرہ صاحبہ شادی شدہ تھیں۔ اس طرح تعلیم کا سلسلہ جاری رہا۔ مگر کبھی غیر کا دست نگر نہیں رہا۔ ابتدائی تعلیم میں نے مولوی اللہ بخش صاحب سے حاصل کی۔ اور پھر عربی کی تعلیم اپنے بہنوئی مولوی شیر احمد صاحب اور ان کے برادر بزرگوار مولوی عبدالعزیز صاحب سے باقاعدہ حاصل کی۔ فن حدیث میں میں نے مشکوٰۃ شریف انہیں سے پڑھی۔ مولوی عبدالعزیز صاحب غیر مقلد تھے۔ ان کے اثرات مجھ پر بھی واقع ہونے اور خاندان حنفیہ سے تعلق رکھنے کے باوجود میں ایک عرصے تک غیر مقلد رہا۔ والد صاحب کی طرح میں بھی خاندان اویسیہ میں بچپن ہی میں بیعت ہوگیا تھا اور اسی عالم میں جوان ہوا۔ اسی اثناء میں حضرت مولانا فضل علی قریشی رحمۃ اللہ علیہ احمد پور شرقیہ تشریف لائے تھے۔

حضرت خواجہ عبدالمالک صدیقی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارتِ نبی ﷺ

۱۔ امام العلماء والصلحاء، قطب دوراں حضرت خواجہ محمد عبدالمالک صدیقی نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کے مقامات ولایت بہت بلند ہیں۔ اس لئے حضرت کے واردات و مکاشفات بھی اعلیٰ درجے کے ہیں اور اس کثرت سے ہیں کہ ان کا احاطہ کرنا مشکل ترین امر ہے۔

حضرت صدیقی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے شیخ قطب ربانی عارف حقانی قیوم زمن

Marfat.com

حضرت خواجہ محمد فضل علی قریشی رحمۃ اللہ علیہ کے حکم کے مطابق ان کی زندگی میں ہی اپنے کچھ حالات وواردات قلمبند فرمائے تھے، جن کی تصدیق وتوثیق حضرت قریشی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمائی تھی۔ ان میں سے صرف چند زیارت بابرکت والے مکاشفات پر اکتفا کیا جا رہا ہے۔

۲ تجلیات قریشی رحمۃ اللہ علیہ مالکی رحمۃ اللہ علیہ کے صفحہ ۴۶ پر مذکور ہے کہ حضرت مرشد صدیقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں جالندھر کے قیام میں حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی معیت میں حاضر تھا اور میری نشست حضور اکرم ﷺ کے بالکل سامنے تھی۔ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بلغ ما انزل الیک ۔۔۔ O" (سورہ مائدہ آیت ۶۷) میں اس کے معنی سمجھتے ہوئے عرض کرتا ہوں: یارسول اللہ ﷺ! یہ تو میرے مرشد کا حق ہے۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: "نہیں یہ فرمان تیرے لئے ہے۔" بار بار جب یہ فرمان ہونے لگا تو میں نے حضرت شیخ (خواجہ محمد فضل علی قریشی رحمۃ اللہ علیہ) کی طرف دیکھا تو حضرت شیخ مسکرا رہے تھے۔ شرم کی وجہ سے میں نے عرض کیا: حضور ﷺ! میں ذرا باہر جاتا ہوں۔ فرمایا: جا، مگر یہ فرمان برابر جاری رہا، اس کے بعد واپس آیا اور جالندھر کا یہ سفر ختم ہوا۔

۳ تجلیات قریشی رحمۃ اللہ علیہ مالکی رحمۃ اللہ علیہ کے صفحہ ۵۰ پر مذکور ہے کہ خلافت سے قبل دوران سفر میری (حضرت مرشد صدیقی رحمۃ اللہ علیہ) یہ حالت ہوا کرتی تھی کہ ریکا یک پیدل سفر میں مجھے یہ معلوم ہوتا کہ حضور اکرم ﷺ اپنی گود مبارک کشادہ فرمائے ہوئے ہیں، میں اس میں گر جاتا ہوں اور اس کے بعد کھڑے ہو کر سفر طے کرتا ہوں۔ ایک دن مولانا نور الحسن صاحب نے اس کیفیت کی حقیقت سنی۔ اس کے سننے کا سبب یہ ہوا کہ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ مجھ سے اکثر حالات معلوم فرمایا کرتے تھے۔ بایں سبب عرض کیا کہ اس گرنے کے اندر یہ کیفیت نظر آتی ہے۔ مولانا نور الحسن صاحب نے عرض کیا کہ میں پہلے آپ کا پیر بھائی تھا، اب آپ کا غلام ہوں، مجھے یہ کیفیت حاصل نہیں ہوئی۔ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فوراً فرمایا کہ اس کو ربط شیخ حاصل ہے تم بھی حاصل کرو۔

۴ ۔۔۔ بسا اوقات مراقبے میں یہ کیفیت طاری ہوتی ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی بارگاہ عالیہ میں حاضری کی سعادت نصیب ہوتی ہے اور میرا (حضرت خواجہ صدیقی رحمۃ

Marfat.com

اللہ علیہ) وجود سمٹ کر تجلیات سے بقعہ نور ہو جاتا ہے۔ (مثل بجلی کے بلب کے روشن ہوتا ہے) اس وقت حضور انور ﷺ از راہ کمال شفقت و محبت میرے وجود کو اپنے قلب مبارک میں داخل فرما لیتے ہیں۔ یہ ایک عجیب کیفیت اور لذت کا عالم ہوتا ہے۔

(تجلیات قریشی و مالکی و حبیبی، حصہ دوم، صفحہ ۱۰۳)

۵ ۱۰ شعبان کو دس بجے ناگاہ یہ حالت طاری ہوئی کہ اس عاجز (حضرت خواجہ صدیقی رحمۃ اللہ علیہ) کا ایک وجود عالم مثال میں جا کر جانب شمال پرواز کرتا ہوا عرب بستان جا پہنچا اور مدینہ مقدسہ میں اترا اور ایک وجود اس جگہ موجود تھا تو حضرت رسالت مآب ﷺ نے سبز رنگین پوشاک عطا فرمائی، پھر اس سے آگے پرواز نصیب ہوئی۔ وہاں سے بطرف جنوب نصیب ہوئی اور یہاں آیا تو کوئی کیفیت یاد نہیں کہ کیا نظر آیا؟ ہاں اتنا معلوم ہوتا تھا کہ انتہائی مقام ہے۔ پھر وہاں سے واپسی ہوئی تو مغرب کی طرف رجوع ہوا تب خبر نہیں کہاں پہنچا؟ مگر یہی خیال ہے کہ انتہائی مقام ہے اور مخلوق اس عاجز کو کپڑے انعام میں دیتی ہے۔ پھر مشرق کی طرف رجوع ہوا تو ایک شہر کے اوپر جا کر السلام علیکم کہا، وہاں کے لوگوں نے وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا اور جہاں جاتا تھا السلام علیکم کے نعروں سے استقبال ہوتا تھا۔ اسی حالت کے بعد آسمان کی طرف ہوا معلوم نہیں کہاں تک سیر ہوئی۔

(تجلیات قریشی و مالکی و حبیبی رحمۃ اللہ علیہم حصہ دوم، صفحہ ۱۰۳ تا ۱۰۴)

۶ ۱۷ جمادی الثانی جمعہ کی رات کو مراقبے میں مشاہدہ ہوا کہ حضرت سید البشر ﷺ میرے سامنے تشریف لائے اور بڑی فرحت سے خوب توجہ ذاتیہ خاصہ عطا فرمائی، جس کی کیفیت بیان میں نہیں آسکتی (تجلیات قریشی و مالکی وحبیبی رحمہم اللہ، حصہ دوم۔ صفحہ ۱۰۷)۔ قرب رسول اللہ ﷺ میں دل خوب محفوظ رہتا ہے۔ الحمد للہ (صفحہ ۱۰۵)۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک پر مراقبہ کیا تو سبحان اللہ، تمام جماعت کو جذب ہوا، بہت خوش خبریاں عطا ہوئیں، منجملہ ان کے حضرت شیخ موصوف نے فرمایا! اے محمد عبدالمالک! آپ کے سر پر حضرت سرور دو عالم ﷺ کا سایہ مبارک ہے۔ (صفحہ ۱۰۶)

۷ ...۲۱ رمضان المبارک ۱۳۴۶ھ بوقت مغرب نماز اوابین میں دیکھا کہ خانقاہ موسیٰ زئی شریف میں پہنچا ہوں۔ حضرت سیدنا دوست محمد قندھاری، حضرت سیدنا محمد عثمان دامانی، حضرت سیدنا محمد لعل شاہ ہمدانی اور حضرت سیدنا خواجہ محمد سراج الدین رحمۃ اللہ علیہم

Marfat.com

اور خادمان حضرات ممدوحہ بھی مسجد مبارک میں موجود تھے۔ بندے کی حاضری پر اول حضرت صاحب نے منبر مسجد شریف پر خوبصورت کپڑے بچھوائے اور پھر اس غلام کو حضور اقدس ﷺ نے منبر پر بیٹھنے کا حکم فرمایا۔ "الامر فوق الادب" کو ملحوظ رکھ کر تعمیل ارشاد کی، پھر خوش ہو کر حضرات موصوف فرمانے لگے کہ آج موسیٰ زئی شریف کو آباد کرنے والا آگیا۔ اس وقت مسجد شریف میں بہت لوگ تھے اور دونوں دروازوں پر چند لوگ نعتیں پڑھ رہے تھے اور اس خاک پا (خواجہ صدیقیؒ) کے نام کی رباعیاں، اسی دوران معلوم ہوا کہ رحمت الٰہی بادل کی مانند برس رہی ہے، اسی وقت تمام لوگ اور حضرات موصوف مراقب ہو گئے، رحمت الٰہی کا جوش بڑھتا گیا اور اتنے میں نماز مذکورہ سے فراغت ہوگئی۔

(تجلیات قریشی و مالکی و حبیبی رحمہم اللہ، حصہ دوم۔ صفحہ ١٠٨)

٨ ماہ ربیع الاول ١٣٤٧ھ غالباً ١٨ تاریخ کو بعد نماز مغرب، نماز اوابین میں معلوم ہوا کہ حضرت سید المرسلین ﷺ نے میرے مصلے پر سامنے تشریف فرما ہو کر اپنا سینہ مبارک میرے سینہ کے ساتھ لگا کر نعمت یکبارگی عطا فرمائی اور میرا سینہ خوب روشن اور سیر ہو گیا ہے، نعمت بے اندازہ تھی، الحمد للہ۔

(تجلیات قریشی و مالکی و حبیبی رحمہم اللہ حصہ دوم۔ صفحہ ١٠٩ تا ١١٠)

٩ بعض اوقات یہ مسکین (خواجہ صدیقی رحمۃ اللہ علیہ) حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ اور سید الکونین ﷺ اور اللہ عزوجل کی ذات سے بہت فیض و توجہ ذاتیہ وصفاتیہ لیتا اور حاصل کرتا ہے۔ (تجلیات قریشی و مالکی و حبیبی رحمہم اللہ حصہ دوم۔ صفحہ ١١٠)

بلکہ بعض اوقات حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت سید البشر ﷺ کے ساتھ ناز و نیاز کی باتیں ہوتی ہیں (صفحہ ١١٠ تا ١١١) اور حضرت سید البشر ﷺ اور حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ سے نصیحت و تعلیم حاصل ہوتی ہے۔ (صفحہ ١١١)

دہلی میں حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ جب کبھی درس حدیث مبارک دیتے اور اس میں قلب کا ذکر آتا، تو طلباء معلوم کرنا چاہتے کہ قلب کے کیا واقعات ہیں؟ تو فرماتے۔ قلب کا نام میں بھی جانتا ہوں اور تم بھی، کیفیات قلب اگر حاصل کرنا چاہتے ہو تو حضرت مولوی محمد عبدالمالک صدیقی رحمۃ اللہ علیہ صاحب کے پاس جاؤ اور ان سے تربیت و درس حاصل کرو۔ طلباء اس شوق میں آتے اور داخل طریقت ہو کر اللہ تعالیٰ

Marfat.com

کے فیض سے مستفیض ہوتے۔ (صفحہ ۱۱۸)

۱۰..... حضرت خواجہ محمد عبدالمالک صدیقی رحمۃ اللہ علیہ نے متعدد بار حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کی آپ ہی کی زبان گوہر افشاں سے درج ذیل واقعات منقول ہیں:

ایک مرتبہ مدینہ طیبہ جاتے ہوئے جب بیر علی سے آگے بڑھنا نصیب ہوا تو حسب دستور حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرا بچہ آرہا ہے، مدینہ طیبہ کی حفاظتی ''رو'' کوچہ مبارک کی'' اس کے بعد جب رسائی نصیب ہوئی تو بجائے سفید کے اپنے آپ کو گلاب کا پھول کھلا ہوا پاتا تھا، حضور اکرم ﷺ اپنے قلب مبارک سے میرے قلب پر فیضان فرمایا کرتے تھے۔ بارہا یہ حالت پیش آئی۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔ (تجلیات قریشی واہلی وجیبی صفحہ ۱۱۷)

۱۱ شاہ ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہ کے ایک خلیفہ کابل سے آئے تھے اور اسٹیشن سے معلوم کرتے ہوئے میرے نام کا کہ وہ کہاں ہے، جب دوکان کے اوپر سامنے آئے پھر پوچھا۔ میرا نام لیکر پکارا، میں ان سے ملا تو انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے ساتھ لیتے ہوئے مسجد پہنچے مسجد میں کچھ اور لوگ بھی جمع ہوگئے اولیاء اللہ کے نام بھی لیتے رہے درمیان میں انہوں نے نام بھی لینا بند کر دیا بلکہ نام کی جگہ اشارہ کرنے لگے (جیسے پٹھانوں میں رواج ہے) میں نے دل میں خیال کیا کہ ابھی تو نام لے رہے تھے لیکن اب نہیں لے رہے ہیں، کیا بات ہے انہوں نے فراست سے معلوم کر لیا فرمایا کہ میں بے وضو ہو چکا ہوں اس لئے نام نہیں لے سکتا، اہل اللہ کا نام بے وضو لینا بے ادبی ہے اس کے بعد انہوں نے کہا کہ تہجد کے وقت میرے پاس آؤ چنانچہ میں حاضر ہوا، انہوں نے تہجد کے وقت مجھے اپنے آگے بٹھایا، مراقبے سے فراغت پر فرمایا حضور اکرم ﷺ نے تیرا ہاتھ اپنے پیارے ولی کے ہاتھ میں دیا ہے تجھے مبارک ہو۔

۱۲ .....ایک رات خواب میں دیکھا بوقت تہجد کہ حضور اکرم ﷺ سوئے ہوئے ہیں اور میں (محمد عبدالمالک صدیقی عفی عنہ) حضور اکرم ﷺ کے وجود مبارک کو دبا رہا ہوں، جب بیداری ہوئی تو میں نے مولوی عبدالرحمٰن صاحب کو یہ حال سنایا وہ زار و قطار رونے لگا کہ کاش میں بھی سویا ہوتا۔

۱۳..... مولانا حکیم احمد بخش صاحب واپسی کے دوران حضرت کی خدمت میں حاضر

Marfat.com

ہوئے۔اور اختتام سفر تک ہم رکاب رہے،مولانا صاحب بیان کرتے ہیں کہ اس سفر میں حضرت نے مجھ سے بعض اہم باتیں ارشاد فرمائیں جو وصیت کی حیثیت رکھتی ہیں اور قابل یادگار ہیں، مولانا احمد بخش کا بیان ہے کہ مراجعت کے دوران حضرت قبلہ صدیقی رحمۃ اللہ علیہ گجرات میں ملک سجاد علی وکیل کے مکان پر ٹھہرے ہوئے تھے،نماز تہجد پڑھنے کے بعد مجھ سے فرمایا:

مولوی صاحب! اس سال راولپنڈی اور مردان کے دورۂ تبلیغ میں مجھے بہت لطف اور حظ آیا، کیونکہ مردان میں ایک رات حضور اکرم ﷺ نے مجھے اپنی آغوش مبارک میں بٹھا کر فرمایا کہ:

''عبدالمالک! اب بوڑھے ہو چکے ہو۔اب آرام کرو اور سفر کو ترک کر دو''۔

(تجلیات قریشی ومالکی وحبیبی حصہ دوم صفحہ:۱۵۴)

وضاحت: اس فرمان مبارک میں حضرت کی وفات کی طرف اشارہ تھا۔

۱۴۔ ارباب طریقت جانتے ہیں کہ اولیاء اللہ پر فیضان الہیہ کے ذریعے عالم غیب کے بعض امور منکشف ہوتے ہیں، یہ امر بعض اوقات غیر ارادی طور پر از خود صاحب ولایت پر وارد ہوتے ہیں اور بعض اوقات مراقبے کے ذریعے ان کا انکشاف ہوتا ہے، ادھر صاحب کشف نے مراقبہ کیا۔اور ادھر اس پر امور غیب منکشف ہو گئے ان واقعات کو تصوف کی زبان میں حالات واردات اور مکاشفات سے تعبیر کرتے ہیں، چونکہ حضرت قبلہ صدیقی رحمۃ اللہ علیہ کے مقامات ولایت بہت بلند ہیں، یہاں تک کہ حضرت خود فرماتے تھے کہ مجھے انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کے مقامات کے مماثل مقامات عطا کئے ہیں، اس لئے حضرت کے واردات ومکاشفات بھی اعلیٰ درجے کے ہیں اور یہ اس قدر کثرت سے واقع ہوئے ہیں کہ ان کو بتمامہا قلمبند کرنا مشکل ترین امر ہے، حضرت صدیقی نے اپنے شیخ حضرت قبلہ قریشی کے حکم کے مطابق ان کی زندگی ہی میں اپنے کچھ حالات وواردات قلمبند فرمائے تھے، جن کی حضرت قریشی نے تصدیق وتوثیق فرمائی تھی۔

حضرت مرشد صدیقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

۱۵۔ ایک دن میں جالندھر کے قیام میں حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی معیت میں حاضر تھا۔اور میری نشست حضور اکرم ﷺ کے بالکل سامنے تھی اور حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: بلغ ما انزل الیک تا علق۔میں اس کے معنی کو سمجھتے ہوئے عرض کرتا ہوں۔

Marfat.com

یارسول اکرم (ﷺ)! یہ تو میرے مرشد کا حق ہے حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ نہیں، یہ فرمان تیرے لئے ہے، بار بار جب یہ فرمان ہونے لگا تو میں نے حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی طرف دیکھا تو حضرت قبلہ شیخ رحمۃ اللہ علیہ مسکرا رہے تھے، شرم کی وجہ سے میں نے عرض کیا۔ حضرت میں ذرا باہر جاتا ہوں۔ فرمایا جا۔ مگر یہ فرمان برابر جاری رہا۔ اس کے بعد میں واپس آیا۔ اور یہ سفر جالندھر کا ختم ہوا۔

۱۶......خلافت سے قبل سفر کے اثناء میں میرے اوپر ایک حالت ہوا کرتی تھی وہ یہ کہ یکا یک پیدل سفر میں مجھے یہ معلوم ہوتا کہ حضور اکرم ﷺ اپنی گود مبارک کو کشادہ فرمائے ہوئے ہیں، میں اس میں گر جاتا، اور اس کے بعد کھڑا ہو کر سفر کو طے کرتا۔ ایک دن مولانا نورالحسن صاحب نے اس کیفیت کی حقیقت سنی اس کے سننے کا سبب یوں بنا کہ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ مجھ سے اکثر حالات معلوم فرمایا کرتے تھے۔ بایں سبب عرض کیا کہ اس گرنے کے اندر یہ کیفیت نظر آتی ہے مولانا نورالحسن صاحب نے عرض کیا کہ میں پہلے آپ کا پیر بھائی تھا۔ اب آپ کا غلام ہوں، مجھ کو یہ کیفیت حاصل نہیں ہوتی۔ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فوراً فرمایا کہ اس کو ربطِ شیخ حاصل ہے تم بھی حاصل کرو۔

۱۷......بسا اوقات مراقبہ میں ایک کیفیت طاری ہوتی ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی بارگاہ عالیہ میں حاضری کی سعادت نصیب ہوتی ہے اور میرا وجود سمٹ کر تجلیات سے بقعۂ نور ہو جاتا ہے (مثل بجلی کے انڈے کے روشن ہوتا ہے) اس وقت حضور اکرم (ﷺ) از راہ کمال شفقت و محبت کے میرے وجود کو اپنے قلب مبارک میں داخل فرمالیتے ہیں، یہ ایک عجیب کیفیت اور لذت کا عالم ہوتا ہے۔

۱۸......۱۰ شعبان کو دس بجے بیٹھا ہوا تھا کہ ناگہ حالت ہوئی۔ کہ اس عاجز کا ایک وجود عالم مثال میں جا کر جانب شمال پرواز کرتا ہوا عربستان جا پہنچا اور مدینہ مقدسہ میں اترا اور ایک ایک وجود اس جگہ موجود تھا۔ تو حضرت حبیب خدا ﷺ نے سبز رنگیں پوشاک عطا فرمائی۔ پھر اس سے آگے پرواز نصیب ہوئی۔ پھر وہاں سے بطرف جنوب ہوئی اور یہاں آیا تو کوئی کیفیت یاد نہیں کہ کیا نظر آیا۔ ہاں اتنا معلوم ہوتا تھا کہ انتہائی مقام ہے۔ پھر وہاں سے واپسی ہوئی تو مغرب کی طرف رجوع ہوا۔ خبر نہیں کہاں پہنچا۔ مگر یہی خیال

Marfat.com

آیا کہ انتہائی مقام ہے اور مخلوق اس عاجز کو کپڑے انعام میں دیتی ہے۔ پھر مشرق کی طرف رجوع ہوا۔ تو ایک شہر کے اوپر جا کر السلام علیکم کیا۔ تو وہاں کے لوگوں نے وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ علیہ کہا۔ اور جہاں جاتا تھا السلام علیکم کے نعروں سے استقبال ہوتا تھا۔ اسی حالت کے بعد عبور آسمان کی طرف ہوا معلوم نہیں کہاں تک سیر ہوئی۔

۱۹..... حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک پر مراقبہ کیا۔ تو سبحان اللہ تمام جماعت کو جذب ہوا۔ بہت خوشخبریاں عطا ہوئیں۔ منجملہ ان کے حضرت شیخ موصوف نے فرمایا کہ اے محمد عبدالمالک (صاحب) آپ کے سر پر حضرت سرور دو عالم ﷺ کا سایہ مبارک ہے۔

۲۰..... ۱۷ جمادی الثانی جمعۃ المبارک کی رات کو مراقبہ میں مشاہدہ ہوا کہ حضرت سید البشر ﷺ تشریف لا کر میرے سامنے آئے۔ خوب توجہ ذاتیہ خاصۃً بڑی فرحت سے عطا فرمائی، جس کی کیفیت بیان میں نہیں آسکتی۔

۲۱..... جب فقیر بروز جمعہ شریف وعظ کرتا ہے تو ممبر رسول اکرم ﷺ پر چڑھتے وقت داہنا پاؤں رکھتا ہوں۔ تو یہ حالت ہوتی ہے کہ سمندر علم کا سینہ میں موجزن ہے۔

۲۲..... حافظ صاحب کے دور قرآن مجید کے ساتھ حضرت سیدنا امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ تشریف فرما ہوئے۔ اور السلام علیکم فرمایا۔ اس وقت حسب ذیل جماعت یعنی خلیفہ قریشی سعید محمد صاحب، حافظ غلام حیدر صاحب اور قاضی اللہ داد صاحب موجود تھے۔ ان کو بھی السلام علیکم فرمایا۔ اور ارشاد فرمایا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے (صدیقی صاحب کو) تمام سلوک کی مراقبۂ دائرۂ لاتعین تک اجازت ہے، باقاعدہ اسباق کا مراقبہ کیا کریں، تاکہ جلدی مقامات سلوک کے حاصل ہوں۔ اور فرمایا کہ میں نے حیات دنیا میں ایک دعا طلب کی تھی کہ اے اللہ تعالیٰ! میرے سلسلۂ عالیہ میں ایک ایسا شخص پیدا کر کہ قیامت تک یہ فیض جاری رہے۔ یہ دعا تیرے حق میں اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی ہے، مبارک ہو۔

۲۳..... ماہ ربیع الثانی ۱۳۴۷ھ غالباً ۱۸ تاریخ کو مغرب کی نماز کے بعد نماز اوابین میں معلوم ہوا کہ حضرت سید الکونین ﷺ میرے مصلّٰی پر میرے سامنے تشریف فرما ہو کر

Marfat.com

اپنا سینہ مبارک میرے سینے کے ساتھ لگا کر نعمت یکبارگی عطا فرمائی ہے۔ تو میرا سینہ خوب روشن اور سیر ہو گیا ہے۔ نعمت بے اندازتھی الحمدللہ۔

۲۴ ..... بعض وقت حضرت سید البشر ﷺ اور حضرت شیخ رحمۃ اللہ عیہ سے نصیحت و تعلیم حاصل ہوتی ہے۔

وصال سے چند روز قبل ۳ ستمبر ۱۹۷۳ء بمطابق ۵ شعبان المعظم ۱۳۹۳ھ بروز پیر حضرت شیخ معظم محمد عبدالمالک صدیقی رحمۃ اللہ علیہ خانیوال سے احمد پور شرقیہ تشریف لے گئے۔ حکیم نے چوزے کی یخنی تجویز کی۔ آپ نے سنا تو فرمایا: وزن کیا ہوا چوزہ نہ لانا، کیونکہ جو چوزہ ترازو پر وزن کیا جائے، وہ مکروہ ہے۔ سبحان اللہ! یہ تھی تقوی کی کیفیت۔ مورخہ ۸ اور ۹ ستمبر ۱۹۷۳ء کی درمیانی رات بمطابق ۱۱ شعبان المعظم ۱۳۹۳ھ کو دس بج کر دس منٹ پر حضرت قبلہ صدیقی رحمۃ اللہ علیہ نے وصال فرمایا (بمقام احمد پور شرقیہ) اور پیر کی رات ساڑھے چار بجے خانیوال میں دفن کئے گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ غسل کے بعد جب کفن دیا جا چکا، تو پیشانی پر پسینہ تھا جو جنتی ہونے کی علامت ہے۔ وصال کے بعد بھی دل کی حرکت جاری تھی، دل کے مقام پر کفن ہل رہا تھا اور دل برابر ''اللہ اللہ'' کر رہا تھا۔

آٹھ ستمبر اور نو کی درمیانی رات تھی ‏ بیسویں صدی کا تھا یارو تہتر واں برس

حضرت صدیقی مرشد ہو گئے واصل بحق ‏ بج رہا ہے ہر طرف عالم میں ماتم کا جرس

بشارت عظمیٰ مولانا محمد اکبر شاہ صاحب کابلی والے برائے مولانا حافظ غلام حبیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ

۱..... اور ایسا ہی ایک واقعہ مولانا حافظ غلام حبیب صاحب (خطیب چکوال) کے سلسلے میں مزار مقدس حضرت خواجہ باقی باللہ پر مولانا محمد اکبر صاحب پر ورود میں آیا کہ حضور اکرم ﷺ نے مولانا اکبر صاحب کو فرمایا کہ حافظ غلام حبیب صاحب کو یہ کہہ دو کہ وہ اپنی پہلی بیوی کو طلاق دیدے کہ وہ اس کی دینی ترقی میں حائل ہے اور اس کی دوسری بیوی عنقریب فوت ہو جائے گی۔ اور اس کے بعد دو جگہ سے اس کو رشتہ کی پیشکش ہو گی۔ ایک طرف کی پیشکش قبول نہ کرنا کہ وہ متکبر ہیں۔ اور دوسرے طرف کی پیشکش قبول کرنا۔ یہ

Marfat.com

عورت وفادار ہوگی۔اور اس کے اولاد ہوگی۔ایک کا نام حافظ عبدالرحمٰن اور دوسرے کا نام عبدالرحیم ہوگا۔ چنانچہ مولانا حافظ غلام حبیب صاحب دہلی مجھ سے رخصت ہو کر وطن گئے۔اور یہ سارا واقعہ طلاق ووفات کا پیش آیا اور تیسری شادی کی جہاں کے لئے فرمان تھا اور اولاد پیدا ہوئی جس میں اللہ پاک نے اپنی رحمت سے حافظ عبدالرحمٰن اور عبدالرحیم بھی دیئے۔اس کے علاوہ حافظ صاحب کی اور بھی اولاد ہے۔یہ دونوں حالات مولانا محمد اکبر صاحب کے تھے جو صحیح واقع ہوگئے۔

حافظ غلام حبیب صاحب نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

١.....مولانا غلام حبیب رحمۃ اللہ علیہ حرم نبوی میں قیام پذیر تھے کہ خواب میں سرور کائنات فخر موجودات حضور اکرم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔آقائے نامدار (ﷺ) نے فرمایا: غلام حبیب تمہارا قرآن مجھے بہت پسند ہے"۔چنانچہ آپ اس مژدہ جانفزا کو سن کر بارگاہ الٰہی میں سجدہ ریز ہوئے اور نیت کی کہ دوران قیام مواجہ شریف کے سامنے حاضر ہو کر قرآن پاک کی تلاوت کیا کروں گا۔کئی دن یہ معمول چلتا رہا حتی کہ باطنی طور پر یہ بات واضح ہوئی کہ اس سے مراد محض تلاوت نہیں بلکہ عامۃ المسلمین میں قرآن پاک بیان کرنا ہے۔آپ جب حج سے واپس تشریف لائے تو نماز فجر کے بعد درس قرآن دینے کو جزو حیات بنالیا۔بارہا دیکھا گیا کہ تھکن ، بے آرامی اور کم خوابی کے باوجود جب آپ قرآن پاک کی تلات سنتے یا درس قرآن دیتے تو طبیعت تازہ دم اور ہشاش بشاش ہو جاتی۔

٢......حضرت مولانا پیر ومرشد عالم حافظ غلام حبیب نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی حیات میں خواب دیکھا کہ بڑے اونچے اونچے پہاڑ ہیں،جن کے درمیان نہر ہے جو خشک ہو چکی ہے اور اس میں بہت سی مردہ مچھلیاں پڑی ہیں۔میں آگے بڑھتا ہوں تو ایک وسیع میدان میں فرشتہ صورت بزرگ انسانوں کے ایک عظیم اجتماع کو وعظ ونصیحت فرمارہے ہیں۔میں ایک آدمی سے دریافت کرتا ہوں کہ یہ کون بزرگ ہیں؟وہ فرماتے ہیں:یہ حضور اقدس ﷺ ہیں۔معاً مجھے خیال آیا کہ اس نہر کے کنارے کچھ لوگ ہیں (مچھلیاں فراموش ہوگئیں اور خیال پیدا ہوا کہ وہ انسان تھے) میں ان سے جا کر کہوں کہ حضور اکرم ﷺ امر

Marfat.com

بالمعروف اور نہی عن المنکر فرما رہے ہیں اور تم لوگ غافل سو رہے ہو، پس فوراً ان کے پاس جا کر بلاتا ہوں کہ ادھر آؤ، حضور انور ﷺ وعظ فرما رہے ہیں۔ میرے بلانے پر کچھ لوگ چلے آتے ہیں، کچھ توجہ نہیں دیتے اور غافل پڑے رہتے ہیں، حالانکہ میں مسلسل ان کو بلاتا ہوں۔ صبح میں نے اپنے اس رویا کا ذکر اپنے شیخ حضرت خواجہ محمد عبدالمالک صدیقی رحمۃ اللہ علیہ سے کیا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ پاک آپ سے دعوت ارشاد کا کام لے گا اور بے شمار مخلوق آپ سے ہدایت حاصل کرے گی۔

(تجلیات قریشی و مالکی و حبیبی رحمهم الله، حصه دوم از محمد رحیم الدین نقشبندی مجددی صفحه ۱۹۹. ایجوکیشنل پریس، پاکستان چوک، کراچی)

۳..... مرشد عالم حضرت غلام حبیب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اللہ اللہ کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے مجھے حضور اقدس ﷺ کی نماز دکھادی۔ میں نے آپ ﷺ کو نماز کی نیت کرتے دیکھا اور قیام رکوع، سجدہ اور تشہد میں بیٹھتے وقت آپ ﷺ کی پنڈلی مبارک بھی دیکھ لی۔

(تجلیات مرشد عالم از مولانا احمد علی پنجگوری صفحه ۱۸۹. المکتبته الحبیب، دکھنی مسجد، کراچی)

۴..... مرشد عالم حضرت حافظ غلام حبیب رحمۃ اللہ علیہ نے پہلا حج ۱۹۴۴ء میں کیا اور اس کے چند سال بعد اللہ پاک نے آپ کو بکثرت حج وعمرے کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ ایک حج کے بعد جب مدینہ طیبہ تشریف لائے، تو رات دست آنے لگے جن کے باعث کافی نڈھال ہوگئے۔ مریدین اور معتقدین نے وجہ دریافت کی تو کہہ دیا کہ دہی کھایا تھا۔ بس اتنا کہنا غضب ہوگیا۔ رات حضرت تاجدار مدنی ﷺ کی خواب میں زیارت ہوئی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”حافظ غلام حبیب! میرے شہر میں رہ کر بھی اشیاء مدینہ کا شکوہ کرتے ہو کہ دہی کھانے کی وجہ سے دست آنے لگے، اگر میرے شہر میں رہنا چاہتے ہو تو کسی شے پر اعتراض نہ کرو اور خورد ونوش کی ہر چیز کو دل وجان سے قبول کرو، ورنہ میرا شہر چھوڑ کر چلے جاؤ۔“ غرض خواب ہی میں حضرت مرشد عالم رحمۃ اللہ علیہ نے حضور پر نور ﷺ سے معافی مانگی اور آپ ﷺ نے حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کو معاف فرمادیا۔

(تجلیات مرشد عالم رحمة الله علیه. صفحه ۱۰۸)

اس میں ہر ایک کے لیے سبق ہے:

Marfat.com

لے سانس بھی آہستہ کہ دربار نبی ﷺ ہے خطرہ ہے بہت سخت یہاں بے ادبی کا
مسجد نبوی (علیٰ صاحبہا صلوٰۃ سلاماً) کا ادب واحترام تو فرض ہے۔ ارے مدینہ طیبہ کی ہر ہر چیز کا بھی ادب کرو، تبصرہ اور تنقید کا تصور تک دل میں لاؤ نہ حرف شکایت زبان پر۔

۵.....جوانی میں ایک مرتبہ مرشد عالم محبوب العارفین حضرت مولانا غلام حبیب نقشبندی مجددی قدس سرہٗ مدینہ طیبہ کے بازار سے چیزیں خریدنے گئے۔ دکاندار نے جو دام بتائے آپ نے اس سے قیمت کم کرنے کیلئے کہا تو وہ غصہ ہونے لگا۔ رات بحالت خواب آپ نے حضور اقدس کی زیارت کی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ مدینہ کے کاروبار ہمارے حکم سے چل رہے ہیں۔ چنانچہ اس واقعہ کے بعد آپ نے چیزیں خریدتے وقت قیمت طے کرنا چھوڑ دی۔ اپنے متعلقین کو بھی آپ اسی بات کا امر فرماتے تھے۔

(حیات حبیب یعنی سوانح حیات مرشد عالم حضرت غلام حبیب رحمۃ اللہ علیہ۔ صفحہ ۲۰۷، خانقاہ حبیبیہ چکوال)

۶.....مرشد عالم حضرت غلام حبیب قدس سرہٗ مرض الموت میں ایک رات ڈھائی بجے اچانک اٹھ کر بیٹھ گئے۔ پاؤں نیچے لٹکائے ہوئے تھے۔ بڑی صاحبزادی کی آنکھ کھل گئی۔ انہوں نے پوچھا ابا جان آپ کو بھوک لگی ہے یا پیاس؟ اتنے میں آپ کے صاحبزادے مولانا عبدالرؤف صاحب بھی بیدار ہوگئے۔ آپ نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ میں نے ابھی ایک اچھا خواب دیکھا ہے: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قبر اطہر ﷺ سے تشریف لائے ہیں۔ میں نے اٹھنے کا ارادہ کیا لیکن بوجہ کمزوری اٹھ کر بیٹھ نہ سکا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سہارا دے کر بٹھا دیا۔ آپ لوگ دیکھ لیں کہ میں بیٹھا ہوا ہوں۔ خواب بیان فرما کر صاحبزادہ مولانا عبدالرؤف صاحب سے دریافت کیا کہ کیا یہ خوشخبری نہیں ہے۔ مولانا نے عرض کیا حضرت یہ یقیناً خوشخبری ہے۔ پھر فرمایا ''حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قربت بڑی چیز ہے۔ (حیات حبیب صفحہ 307)

اسلام کے قرن اول سے لیکر آج تک ہر زمانے میں خلق اللہ کی تعلیم وتربیت اور اصلاح اعمال واخلاق کے لئے علماء وصلحاء اور اولیائے کرام کی مجلسیں نسخۂ اکسیر ثابت ہوئی ہیں۔ حضرت شیخ مولانا حافظ غلام حبیب صاحب نقشبندی مجددی دنیا کے آخری حدود بر

و بحر تک بلکہ مطلع الشمس اور مغرب الشمس تک بھی تبلیغی اسفار کر چکے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو کلام الٰہی کے فیضان سے فیضیاب فرما رہے ہیں۔

حضرت شیخ اپنے مریدوں پر اس قدر شفقت فرماتے ہیں، جس کی کوئی انتہا نہیں، اور اپنے مریدوں کے ساتھ وہ محنت کر رہے ہیں جو قطب الاقطاب، عالم ربانی حضرت پیر محمد عبدالمالک صاحب صدیقی مجددی مالکی رحمۃ اللہ علیہ کرتے رہے، اور آپ اپنے شیخ صدیقی کے صحیح جانشین اور خلیفہ مجاز ہیں۔

بروز جمعہ دو دسمبر ۱۹۰۴ء بمطابق ۲۳ رمضان المبارک ۱۳۲۲ھ، والد بزرگوار کا اسم مبارک محی الدین، قوم اعوان، پہلی خلافت حضرت مولانا فضل علی قریشی صاحب مسکین پوری رحمۃ اللہ علیہ سے اور دوسری خلافت حضرت مولانا پیر محمد عبدالمالک صاحب صدیقی خانیوال شریف رحمۃ اللہ علیہ سے ہے۔

دراصل حقیقت دین اور حصول دین کا دارومدار اہل اللہ اور اولیاء اللہ کی نظر پر ہے۔

نہ کتابوں سے نہ وعظوں سے نہ زر سے پیدا دین ہوتا ہے بزرگوں کی نظر سے پیدا

مرشد عالم حضرت غلام حبیب قدس سرہ 322ھ مطابق 1904ء میں اپنے آبائی گاؤں میں موضع کورڈسی (وادی سون) ضلع خوشاب میں پیدا ہوئے۔ وصال مبارک 20 ستمبر 1989ء بروز جمعرات صبح نو بج کر 18 منٹ پر بمقام چکوال ہوا۔ چکوال کے درو دیوار نے اتنا بڑا جنازہ کبھی نہ دیکھا تھا۔ عام طور پر جنازہ پڑھنے والوں کی وجہ سے میت کو فائدہ پہنچتا ہے جبکہ بعض بزرگ ہستیاں ایسی ہوتی ہیں کہ جن کا جنازہ پڑھ لینے سے پڑھنے والوں کو فائدہ پہنچتا ہے۔ آپ کا شمار ان ہی مبارک ہستیوں میں سے تھا۔ موت کے بعد بھی قلب مبارک جاری تھا اور چہرہ انور پر مسکراہٹ تھی۔

یادداری کہ وقت زادن تو همه خنداں بدند تو گریاں

چناں زی کہ وقت مردن تو همه گریہ شوند و تو خنداں

(یاد رکھ تیری پیدائش کے وقت سب ہنستے اور تو روتا تھا۔ اب اس طرح زندگی گزار کہ تیری موت کے وقت سب رو رہے ہوں اور تو ہنس رہا ہو)۔

نہایت ہی حسین وجمیل مسجد دارالعلوم حنفیہ کے صحن کے محاذ میں خالی جگہ پر آپ کا

Marfat.com

مرقد شریف ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر لحہ آپ کے درجات بلند فرمائے۔ آمین۔

امام شریعت وطریقت، حضرت مولانا عبدالحق صاحب عباسی المدنی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

ا......آپ کو حضور اقدس ﷺ کی زیارت مبارک بحالت بیداری میں ہوئی ہے، میرے پیر ومرشد حضرت شیخ پیر طریقت، رہبر شریعت، حضرت اقدس مولانا شمس الرحمٰن العباسی نقشبندی غفوری دامت برکاتہم وفیوضہم نے اس طرح ارشاد فرمایا کہ

''ایک دفعہ میں (یعنی امام شریعت وطریقت، حضرت مولانا عبدالحق مدنی رحمۃ اللہ علیہ) مسجد نبوی میں رمضان المبارک کی تراویح ادا فرمارہے تھے کہ میں نے دیکھا امام الانبیاء ﷺ تشریف لارہے ہیں، اور دست مبارک میں ایک چادر ہے، جس میں دھاگہ یعنی تارسونے کے لگے ہوئے ہیں، اور چادر نہایت ہی حسین اور جمیل ہے، اور چمک رہی ہے جب آپ ﷺ میرے قریب تشریف لائے تو آپ ﷺ نے وہ چادر میرے اوپر ڈال دی، اور اس چادر سے میں مکمل طور سے ڈھک گیا، بس میں نے یہ واقعہ اپنے شیخ مجدد وقت، شیخ العرب والعجم، حضرت مولانا شاہ عبدالغفور صاحب عباسی رحمۃ اللہ علیہ کو سنایا، اس واقعہ سے آپ بہت خوش ہوئے، اور مجھے حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تمہیں بہت بڑی نعمت ملی ہے، اور اب اس کو سنبھالو، اور حفاظت کرو''۔

خصوصاً ایام حج میں دنیا بھر کے لوگ ان کے پاس آتے، کیونکہ ان کے والد ماجد شیخ العرب والعجم حضرت مولانا عبدالغفور مدنی رحمۃ اللہ علیہ کا حلقہ ارادت بہت وسیع تھا، اس لئے لوگ ان کے انتقال کے بعد حضرت مولانا عبدالحق (رحمۃ اللہ علیہ) کو ہی سب کچھ سمجھتے تھے، حضرت ان کو ذکر ومراقبہ وغیرہ کرواتے اور اسباق بھی دیتے۔

٢......ایک دفعہ فرمایا:

حاجی امان اللہ! میں مواضع شریف میں مراقب تھا کہ دفعتاً آپ ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوا، آپ ﷺ نے فرمایا کہ عبدالحق! دنیا کو کیا کروگے؟ حضرت نے فرمایا، بس اس دن سے دنیا کی بے رغبتی دل میں جم گئی ہے، اب دل ہی نہیں چاہتا کہ مال میرے پاس رہے۔

Marfat.com

اس کے بعد حضرت کچھ زیادہ ہی سخاوت کی طرف مائل ہو گئے تھے۔ ان کا ایک پلاٹ جبل احد کے دامن میں تھا، اسے بھی فروخت کر دیا، کچھ وارثوں میں تقسیم کر دیا اور باقی اللہ کی راہ میں دے دیا۔ ان کا اپنا مکان جو مدینہ منورہ کے محلہ باب المجیدی میں تھا حکومت نے توسیع کے لئے لیا تھا، اس کی بھی بڑی قیمت ان کو ملی تھی، اس میں سے بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں کافی خرچ کیا اور باقی ورثاء میں تقسیم فرما دیا اور کچھ رقم سے ان کے بیٹے احمد نے باب العوالی میں مکان بنا لیا اور ابھی تک وہیں سکونت پذیر ہیں۔

☆...... آپ شیخ العرب والعجم حضرت مولانا عبدالغفور صاحب مدنی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند ارجمند تھے "الجامعة الاسلامیہ" مدینہ منورہ کے فارغ التحصیل ہیں، سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ کے...... تکمیل اپنے والد صاحب سے کی اور خلافت سے مشرف فرمائے گئے۔ آپ اپنے والد صاحب کی جگہ طالبین کی اصلاح میں لگے رہتے تھے۔ عصر اور مغرب کے درمیان ختمات سلاسل کا سلسلہ جاری ہوتا تھا۔ بیعت کے ذریعہ سلسلہ کی اشاعت و ترویج فرماتے تھے، نہایت خلیق، متواضع، فیاض اور سادہ طبیعت کے مالک تھے۔ اور فضیلۃ الشیخ حضرت مولانا لطف اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ، آپ حضرت شیخ مولانا عبدالحق مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے بھتیجے ہیں " الجامعة الاسلامية " مدینہ منورہ کے فارغ التحصیل ہیں، سلسلۂ عالیہ کے اسباق کی تکمیل اپنے چچا شیخ العرب والعجم حضرت مولانا عبدالغفور صاحب عباسی رحمۃ اللہ علیہ سے کر کے خلافت سے نوازے۔

عکس نظر

☆...... آنکھیں روشن روشن، دانت شبنم کے تراشوں کی مثل آبدار، ہونٹ تابدار، زبانوں کے راستباز، علماء وصلحاء کی ایک جیتی جاگتی تصویر، قرون اولیٰ کی سادگی کا انمول نمونہ، مطبوع حلم و بردباری، مزاج سے چھلکتے ہوئے علم کے خزانے، زبان میں چاشنی، جلال و جمال کا حسین امتزاج، چہرہ شرافت کی دستاویز، عیب جئی و نکتہ چینی سے بیزار، محبت ان کا طرہ امتیاز، رسول اللہ ﷺ کے عشق و محبت میں ڈوب کر اپنے آپ کو کھو دینے والے، درخشندہ و تابندہ شخصیت کے مالک، امام شریعت و طریقت، شمس العلماء والصلحاء، حضرت مولانا عبدالحق صاحب مدنی نور اللہ مرقدہ۔

Marfat.com

حضرت مولانا خواجہ عبداللہ صاحب بہلوی شجاع آبادی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆...... چمنستان معرفت کے گل سرسبز اور علم وحکمت کے آفتاب جامع الشریعت و الطریقت حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب بہلوی نوراللہ مرقدہ پاکستان کے مشہور شہر ملتان کی تحصیل شجاع آباد سے ٣٢ میل دور ایک دور افتادہ بستی بہلی جو دریائے چناب سے تقریباً چار میل مشرق کی جانب ہے۔

حضرت مولانا محمد مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں ١٣١٣ھ کو یکم رمضان المبارک بروز منگل سورج کے طلوع ہونے کے وقت پیدا ہوئے.. مولانا محمد مسلم رحمۃ اللہ علیہ ایک راسخ العقیدہ متوکل علی اللہ متبع سنت اور بدعات مروجہ سے متنفر بزرگ تھے۔ آپ اکثر دعا مانگتے تھے اگر خداوند قدوس نے کوئی لڑکا دیا تو اسے علم دین پڑھاؤں گا اور عالم بناؤں گا۔ مولانا محمد مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں کوئی اولاد نرینہ نہ تھی۔ جو بچہ پیدا ہوتا وہ قضائے الٰہی سے فوت ہو جاتا۔ ایک بزرگ آئے انہیں اولاد نرینہ کی دعا کیلئے عرض کیا۔ بزرگ نے فرمایا ہر نماز کے بعد ایک صد بار "رب هب لی من لدنک ذریة طیبة انک سمیع الدعاء" پڑھا کریں۔ انشاء اللہ اگلے سال اللہ تعالیٰ ایک نیک بخت دراز عمر والا بچہ عطا فرمائیں گے، وہ اپنے خاندان کا نام روشن کرے گا۔ چنانچہ ان بزرگ کی دعا کا ایسا اثر ہوا کہ ٹھیک ایک سال بعد ایک شیخ طریقت اور مخزن معرفت کا تولد ہوا جس نے ہزاروں کے قلوب کو زندہ کیا۔ اور ہزاروں تشنگان کو علم الٰہی سے سیراب کیا۔ آپ کے بارے میں کچھ مختصر مبشرات ملاحظہ فرمائیں۔

☆...... جھنگ کی عورت نے خواب دیکھا۔ حضور ﷺ تشریف فرما ہیں۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں "شجاع آباد ضلع ملتان میں ایک بڑے بزرگ ہیں۔ ان کی بیعت ہو جاؤ۔ وہ حاضر خدمت ہو کر بیعت ہوئی۔ ایک عورت نے سرگودھا سے حضرت کو خط لکھا کہ میں نے خواب دیکھا اور بہت دفعہ حضور ﷺ کی خواب میں زیارت کی۔ حضور ﷺ آپ کے بارے میں فرماتے ہیں "اپنے شیخ و مرشد کو میرا اسلام کہنا"۔ سرگودھا سے ایک شخص نے خط لکھا" میں نے حضور ﷺ کو خواب میں دیکھا آپ ﷺ انگوروں کا خوشہ مجھے دے کر فرماتے ہیں یہ

Marfat.com

اپنے مرشد پیر مولانا محمد عبداللہ کو دے دینا، بڑے محنتی آدمی ہیں۔

☆......محترم جناب حاجی سرفراز صاحب مرحوم تھیم ٹھل نجیب والوں کے فرزند ارجمند محترم محمد اسد خان صاحب تھیم نے بندہ عبدالحیٔ سے فرمایا کہ میں نے خواب دیکھا ہے کہ مسجد میں عام جمع ہے گھر سے اٹھ کر جب مسجد میں آیا میں نے پوچھا کن صاحب کی آمد پر یہ مجمع ہے، جمع والوں میں سے کسی نے کہا جناب رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہیں، اتنے میں جناب رسول اللہ ﷺ نے مجھے آواز فرمائی اے محمد اسد پہلے تم شجاع آباد جاؤ، مولوی محمد عبداللہ صاحب کو میرے سلام پہنچا آؤ اس کے بعد مجھے بیداری ہوگئی چند یوم بعد حضرت والا کی خدمت میں حاضر ہو کر نبی اکرم ﷺ کے سلام پہنچائے اس وقت حضرت والا بہت روئے اور مجھے مبارک فرمائی اسی طرح سینکڑوں بنی آدم کو دینی و دنیاوی مصائب سے حضرت والا کی دعا کی برکت سے امان اور پناہ ملی اور اکثر آپ کا معمول تھا کہ اپنے والدین کی قبور پر بروز جمعہ نماز عصر زیارت کے لئے جاتے اور ان کیلئے مغفرت کی دعا فرماتے۔

ا......حرمین شریفین کی حاضری اور حج کے داخلہ کیلئے حاجی عبدالعزیز مرحوم کا غذات اور داخلہ وغیرہ کی رقوم جمع کرانے کا اختیار حاجی صاحب موصوف کو تھا۔ حاجی صاحب مرحوم حضرت اقدس کے دیرینہ اعتمادی مخلص ارادت مندوں میں شامل تھے۔ ایک دفعہ حاجی عبدالعزیز مرحوم نے سنایا جب حضرت اقدس چوتھے حج پر تشریف لے گئے تو آپ کے ساتھ میرے علاوہ حاجی محمد حسین صاحب اور حاجی فیض بخش صاحب ملتانی غلہ منڈی کے مشہور آڑھتی بھی ساتھ تھے۔ جب ہم مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ حاضر ہوئے تو حضرت اقدس نور اللہ مرقدہ کے ادب و عظمت اور عاشقانہ وارفتگی کی عجیب کیفیت دیکھنے میں آئی۔ مواجہہ شریف کی حاضری پر آپ کو رقت قلبی جاری ہو جاتی ہمیں مدینہ منورہ کے قیام کے لئے سرکاری طور پر تیرہ دن دیئے گئے۔ حضرت اقدس نور اللہ مرقدہ کو عرض کیا گیا حضرت مدینہ منورہ کے ایام پورے پورے ہوگئے ہیں اب مکہ معظمہ کیلئے تیاری کریں، آپ نے فرمایا کیا جلدی ہے؟ سرکار دو عالم ﷺ کی طرف سے اجازت ملے تو جائیں۔ اٹھارہویں دن آپ مواجہہ شریف سے ہو کر ریاض الجنۃ سے مسکراتے ہوئے تشریف لائے فرمانے لگے حاجی صاحب آپ (ﷺ) کی طرف سے اجازت مل گئی ہے۔ میں نے آپ (ﷺ)

Marfat.com

کو درخواست دی ہے اگلے سال ہم اکٹھے حاضر ہوں۔ دربار رسالت سے اجازت مل گئی ، چنانچہ ہم کو اگلے سال حضرت اقدس کے ساتھ پانچویں حج پر رفاقت خدمت اور عظیم صحبت نصیب ہوئی ہم اس کو حضرت اقدس رحمۃ اللہ علیہ کی کرامت سمجھتے ہیں۔

ایک دفعہ دورہ تفسیر قرآن حکیم میں جب " انک میت وانھم میتون " کی آیت آئی تو ایک طالب علم جو منکر حیات النبی ﷺ تھا حضرت سے سوال کرنے لگا حضرت " انک میت " کا ضمیر کس کیطرف راجع ہے؟ تو آپ نے فرمایا یہ عالم دنیا کے لئے ہے عالم برزخ میں آپ کی حیات مبارکہ ہمارے مشاہدہ میں آچکی ہے۔

آپ ﷺ زندہ ہیں برزخی زندگی میں عام آدمی کے لئے منکر نکیر کا آنا سوال وجواب کرنا پھر جنت اور دوزخ کے اثرات وارد ہونا ثابت ہے تو انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کی حیات طیبہ مسلم ہے فتنہ انکار حیات النبی ﷺ کے خلاف سب سے پہلے آپ نے اپنا وقیع رسالہ "القول النقی فی حیاۃ النبی ﷺ" تحریر کر کے شائع فرمایا بار ہا ارشاد فرماتے تھے کئی لوگ مدینہ جاتے ہیں مدینہ کو دیکھنے اور کوئی لوگ مدینہ طیبہ جاتے ہیں مدینہ طیبہ والے کو دیکھنے۔

٢...... حضرت زندگی بھر کبھی اپنا خواب یا کوئی خرق عادت اپنی طرف منسوب شدہ بات کا اظہار پسند نہیں فرماتے۔ تاہم دو خواب آپ نے اپنے روزمرہ وظائف کی کتاب حصن حصین میں تحریر فرمائے جن کی عبارت عربی میں ہے بندہ ١٣٤٢ھ کو حج کے مقدس سفر پر تھا۔ مدینہ منورہ میں خواب دیکھا۔ جناب سید المرسلین آقائے دوجہاں حضور اقدس (ﷺ) مسجد نبوی میں جلوہ افروز ہیں ہزاروں آدمیوں کے سامنے آپ تاج نبوت پہن کر بیان فرمار ہے ہیں، تاج نبوت ایسا خوبصورت ہے۔ نہ زبان بیان کرسکتی ہے نہ کسی کا قلم تحریر کرسکتا ہے۔

٣...... تیسرے سفر میں مدینہ منورہ میں دیکھا۔ جناب سید المرسلین (ﷺ) برہمراہ اصحاب عشرہ مبشرہ دستر خوان پر تشریف فرما ہیں۔ دائیں طرف سیدنا صدیق اکبر اور بائیں طرف سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کھانا تناول فرمار ہے ہیں۔ اچانک میں وارد ہوا حضور (ﷺ) فرماتے ہیں۔ عبداللہ پانی لاؤ، چنانچہ میں دوڑ کر پانی لایا۔ آپ نے گلاس میں سے آدھا پانی پیا باقی مجھے دیدیا باقی ماندہ پانی میں نے پی لیا۔

☆...... آپ کی سادگی اخلاق، علم اور بردباری سے ہر نووارد متاثر ہوتا تھا۔ سادگی

Marfat.com

اخلاق اور شفقت ملاطفت سے ایسے معلوم ہوتا تھا جیسے آسمان سے بصورت انسانی کپڑوں میں ملبوس ایک فرشتہ نازل ہوا ہے۔آپ کا اخلاق سید الکونین (ﷺ) کے "انک لعلی خلق عظیم" کے نقش قدم پر تھا۔ جماعت کا کوئی فقیر حضرت کا ذاتی کتنا بڑا نقصان بھی کر دیتا۔آپ کی طبیعت اطہر سراپا جمال کبھی ترش روئی سے پیش نہ آتی۔ اگر نووارد مدت کے بعد ظاہر ہوتا آپ اس سے قدرے ناراضگی کے لہجہ سے وجہ پوچھتے۔ اگر وہ اپنی مجبوری بیان کر کے معافی مانگ لیتا۔آپ فوراً راضی ہو جاتے تھے۔

ولی کامل حضرت شیخ مولانا محمد ادریس انصاری نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

خلیفہ مجاز شیخ العرب والعجم حضرت مولانا عبدالغفور عباسی نقشبندی مہاجر مدنی قدس سرہ

۱..... آپ کے خادم خاص اور خلیفہ مجاز حضرت حافظ شوکت علی نقشبندی غفوری فرماتے ہیں کہ:

ہم ہوٹل میں تھے تو حضرت پیر جی رحمۃ اللہ عیہ نے راقم الحروف کو فرمایا کہ حافظ جی حضور نبی کریم ﷺ کی طرف سے حکم ہے کہ تم میرے مزار شریف پر اکیلے آؤ۔آپ بھی میرے ساتھ رہنا۔(حکمت اللہ ہی جانتا ہے) ایک دن اللہ تعالیٰ کا کرنا ایسا ہوا کہ تمام رفقاء کے ساتھ عصر کی نماز کے وقت مسجد نبوی ﷺ گئے تو سب حضرات مسجد نبوی ﷺ میں داخل ہو گئے حضرت پیر جی رحمۃ اللہ علیہ نے باب المجیدی کے باہر ہی راقم الحروف کو فرمایا کہ حافظ جی مجھے تازہ وضو کی ضرورت پیش آ گئی ہے ،لہذا کمرہ کی چابی مجھے دے دو اور آپ جاؤ نماز پڑھ لو،راقم الحروف نے عرض کی کہ حضرت میں بھی آپ کے ساتھ چلتا ہوں۔ حضرت پیر جی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تمہاری مسجد نبوی ﷺ کی نماز رہ جائے گی۔ مسجد نبوی ﷺ میں ایک نماز پڑھنے سے پچاس ہزار نمازوں کا ثواب ملے گا۔راقم الحروف نے عرض کی کہ حضور انشاء اللہ نماز کا ثواب مجھے مل جائے گا۔میں آپ کے ساتھ چلتا ہوں ،فرمایا چلو پھر تازہ وضو کر آتے ہیں، مسجد نبوی ﷺ میں نماز ہو چکی تھی حضرت پیر جی رحمۃ اللہ علیہ نے نماز گھر پر پڑھی اور فرمایا کہ حافظ جی ساتھیوں میں سے آج کوئی نہیں ہے۔ جلدی چلو روضہ

Marfat.com

مبارک پر صلوۃ وسلام عرض کرآئیں جلدی جلدی غسل کیا کپڑے تبدیل فرمائے خوشبو لگائی اور چل دیئے ،روضہ مبارک ﷺ پر صلوۃ وسلام عرض کرتے کافی دیر ہوجاتی حالانکہ زیادہ دیر شرطے وہاں کھڑا نہیں ہونے دیتے۔لیکن حضرت پیر جی رحمۃ اللہ علیہ کو شرطے (یعنی روضہ مبارک کے پہرہ دار) کندھوں سے پکڑ کر ستون کے ساتھ کھڑا کر دیتے تاکہ آپ کو کوئی تکلیف نہ ہو اور جتنی دیر چاہیں کھڑے ہو کر صلوۃ وسلام پڑھیں ، راقم الحروف بھی الحمد للہ بائیں طرف کھڑا ہو گیا۔حضرت پیر جی رحمۃ اللہ علیہ بڑے انہماک سے صلوۃ وسلام پڑھتے رہے اچانک راقم الحروف نے دیکھا کہ روضہ مبارک سے نور کی لہریں اٹھتی ہیں اور حضرت پیر جی پر آرہی ہیں کچھ دیر تو راقم الحروف یہ منظر دیکھتا رہا لیکن اچانک میرے دل پہ درد ہوا اور بے ہوشی سی طاری ہوگئی درد کی کیفیت بڑی شدید تھی میں نے اپنے دل پر ہاتھ رکھا اور وہیں بیٹھ گیا۔اچانک تھوڑی دیر کے بعد ہوش آیا تو دیکھا کہ حضرت پیر جی رحمۃ اللہ علیہ وہاں سے جا چکے تھے میں فوراً آپ کے پیچھے گیا کہ جوتا میں نے ایک مخصوص جگہ رکھا ہوا تھا،حضرت پیر جی رحمۃ اللہ علیہ کو عرض کی کہ حضور میں آپ کا جوتا لے آؤں اسی دوران تکلیف شدت اختیار کر گئی ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ ابھی جان گئی اسی پریشانی میں واپس پھر روضہ مبارک ﷺ پر اس نیت سے حاضر ہوا کہ میری موت آئے تو نبی کریم ﷺ کے سامنے آئے حالانکہ پولیس والے وہاں سے واپس اندر نہیں جانے دیتے قبلہ شریف کی دیوار کے ساتھ لگ کر چہرہ روضہ مبارک کی طرف کر کے درود پاک پڑھتا رہا اور انتظار میں رہا کہ ابھی موت واقع ہو جائیگی تھوڑی دیر کے بعد پھر خیال آیا کہ حضرت پیر جی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف گیا تو حضرت پیر جی رحمۃ اللہ علیہ کے قریب گیا اور حضرت پیر جی رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں میں جا کر بیٹھ گیا حضرت پیر جی رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا کہ حافظ جی کیا بات ہے؟راقم الحروف نے عرض کی کہ حضور دل میں درد ہو رہا ہے،حضرت پیر جی رحمۃ اللہ علیہ نے میرا بازو پکڑا اور اصحاب صفہ کے چبوترے کے قریب جا کر لٹا دیا اور میرے بائیں ہاتھ کی نبض پکڑی میں نے جب حضرت پیر جی رحمۃ اللہ علیہ کا چہرہ مبارک دیکھا تو کافی پریشانی کے آثار تھے۔میں نے عرض کی کہ حضور میری طبیعت ٹھیک ہے مجھے اٹھنے دیں تاکہ آپ کا جوتا لے آؤں حضرت پیر جی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ نہیں آپ اپنے جسم کو حرکت نہ دو

Marfat.com

مجھے بتاؤ جوتا کہاں رکھا ہے میں خود لے لوں گا، میں نے عرض کی کہ حضور میں نے جوتا چھپا رکھا ہے۔ مجھے آپ اٹھنے دیں میری طبیعت ٹھیک ہے آپ نے فرمایا کہ جاؤ جوتا لے آؤ میں نے جوتا لاکر پیش کیا تو حضرت پیر جی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ آپ یہاں لیٹے رہو میں ہوٹل سے کسی آدمی کو بھیجتا ہوں حضرت پیر جی رحمۃ اللہ علیہ نے قاری عبدالغنی صاحب کو میرے پاس بھیجا تو وہ وقت روزہ وافطاری کا تھا، روزہ مواجہ شریف میں کھول کر نماز سے فارغ ہو کر ہوٹل چلے گئے کافی دن صحت خراب رہی۔

(حیات ادریس صفحہ : ۱۲۱ تا ۱۲۳)

شیخ المشائخ حضرت خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم کو زیارت نبی ﷺ

حضور نبی کریم ﷺ اور سند اجازت

یہی روایت بقول حکیم سلطان محمود مدظلہ حضرت حاجی عبدالرشید مدظلہ، خلیفہ مجاز حضرت خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ العالی سے بھی مروی ہے، میں نے شیخ القراء حضرت قاری عبدالرحمٰن مدظلہ ساکن سیالکوٹ سے سنا فرمایا ایک مرتبہ میرے مسکین خانہ ''حضرہ'' میں دوشیوخ وقت جلوہ افروز تھے، تنہائی میں راز ونیاز کی باتیں ہونے لگیں۔ شیخ الشیوخ حضرت خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ العالی نے حضرت شیخ مولانا محمد سرفراز خان صاحب صفدر محدث اعظم پاکستان سے دیارفت فرمایا حضرت! آپ نے سلوک کہاں تک طے کیا؟ فرمایا میں نے دائرہ لاتعین تک پھر عالم روحانی میں دشواریوں کا ذکر آیا تو حضرت خواجہ صاحب مدظلہ العالی نے فرمایا مجھے بھی سند اجازت میں مشکل پیش آئی تھی، میں نے حضرت خواجہ بہاء الدین صاحب نقشبندی اور قبلہ حضرت شیخ عبدالقادر صاحب جیلانی خواجہ معین الدین اجمیری رحمہم اللہ تعالیٰ عنہم سے سند اجازت نہ ملنے کی شکایت کی۔ میرے عرض کرنے پر حضرات خاموش رہے، جیسے جیسے اجازت نامہ ملنے میں دیر ہوتی چلی جاری تھی، میری بے چینی میں بھی اضافہ ہو رہا تھا بالآخر میں نے حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کیا۔ آپ ﷺ نے حضرات کو حکم فرمایا اس کا حق دیا جائے، اجازت نامہ دیتے وقت خوشی

Marfat.com

کا اظہار نہیں فرمایا گیا، میں نے اکابر مشائخ کی خدمت میں عرض کیا آپ کی خاموشی حضور نبی پاک ﷺ تک اطلاع کا سبب بنی، اس ترت جواب پر بحمد اللہ اکابر مشائخ رحمہم اللہ نے خوشی کا اظہار فرمایا اور مبارک بھی دی۔

پھر گردش ایام کی آہٹ ہوئی محسوس — ساقی! ذرا دینا تو مرا جام کہاں ہے

حضرت اقدس محمد اشفاق اللہ واجدی مجددی نقشبندی مد ظلہٗ کو زیارت نبی ﷺ

۱.....احقر درویش (محمد اشفاق اللہ واجدی مجددی) نے ایک روز عالم واقع میں یہ دیکھا کہ ایک باغ نہایت ہی حسین وجمیل ہے، سید دو عالم رحمۃ للعالمین علیہ الصلوٰۃ والسلام باغ میں کھڑے ہوئے مسکرا رہے ہیں، نبی رحمت دو عالم ﷺ اپنے اس گناہ آلودہ امتی کو مٹھائی عطا فرماتے ہیں، حقیر امتی مٹھائی کھانے کے بعد دوبارہ جو دیکھتا ہے تو باغ میں میرے خلیل خواجہ خان محمد صاحب مد ظلہ مسکرا رہے ہیں۔ فقیر حقیر اس واقع سے یہ سمجھا کہ مرشد برحق (شیخ المشائخ حضرت خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم) کو فنائیت رسول ﷺ کامل واکمل نصیب ہو چکی ہے الحمد للہ۔

۲.....۱۹۹۱ء میں اس ناچیز کو حرمین کی حاضری نصیب ہوئی، ادائیگی حج کے بعد سید دو عالم رحمۃ للعالمین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قدم بوسی کے لئے مدینۃ الرسول ﷺ روانہ ہوا۔ مدینہ شریف کی حاضری میں دلائل الخیرات کا ورد زیادہ کیا۔ مسجد نبوی ﷺ میں درود شریف پڑھنے کا لطف ہی کچھ اور ہے لطف کیوں نہ ہو، سید آقائے دو جہاں علیہ الصلوٰۃ و السلام سامنے تشریف فرما ہوتے ہیں اور درود شریف سن رہے ہوتے ہیں۔ احناف کی دونوں بڑی جماعتیں حضرات علماء اہل سنت والجماعت دیوبند اور حضرات بریلویہ کا یہ عقیدہ ہے کہ روضہ رسول ﷺ میں نبی رؤف الرحیم علیہ الصلوٰۃ والسلام جسد اطہر کے ساتھ حیات جسمی رکھتے ہیں۔ زائرین کا سلام سنتے ہیں اور جواب بھی عطا کرتے ہیں۔ جن حضرات کے قلوب کی سکرین صاف وشفاف ہے وہ لوگ سید الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جواب اپنے کانوں سے سنتے ہیں غیر مقلد طبقہ اس بات کا قائل نہیں اللہ رحیم وکریم

Marfat.com

مسلمانوں کو ان کے فتنے سے محفوظ رکھے۔ آمین ثم آمین۔

ایک دن یہ درویش مسجد نبوی ﷺ میں بعد نماز عصر مراقبہ ہوا۔ یہ مشاہدہ ہوا حضرت سید الابرار علیہ الصلوۃ والسلام تشریف فرما ہیں، جناب ختم المرسلین علیہ الصلوۃ والسلام کا وجود اقدس بہت بڑا ہے۔ اولیاء اللہ دست بستہ گول دائرہ میں سامنے بیٹھے ہیں۔ حضرت خواجہ مخدوم و مرشد حضرت خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم کو حبیب خدا محبوب رب العالمین علیہ الصلوۃ والسلام کے دائیں طرف بالکل متصل جگہ ملی ہوئی ہے۔ یہ نظارہ دیکھ کر دل بہت خوش ہوا۔ اس واقعہ سے یہ اخذ کیا کہ بارگاہ رسالت ﷺ میں کامل حضوری نصیب ہے۔ آپ کو یہ سب کچھ سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ سعدیہ کے شیوخ کی توجہات سے نصیب ہوا ہے۔ سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کے سرخیل امام و پیشوا یار غار خلیفہ رسول ﷺ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نہیں آقائے دو جہاں، خاتم الانبیاء (ﷺ) نے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے متعلق ارشاد فرمایا ہے ''اللہ پاک نے جو کچھ مجھے عطا کیا ہے میں نے وہ سب ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سینہ میں اتار دیا ہے'' وہی صدیقی فیض ہی سینہ بہ سینہ آپ تک کامل آیا ہے نسبت اتحادی کے کامل و اکمل امین ہیں۔ (میرے خلیل صفحہ ۵۶ سے ۶۰)

۳..... میرے برادر کلاں منیر احمد صاحب چوہان کا بیٹا جس کا نام ابو سعید احمد خاں ہے۔ بچپن میں عمر تقریباً ساتھ یا آٹھ سال ہوگی کھیلتا ہوا گر پڑا۔ اس کا بایاں بازو ٹوٹ گیا۔ گوجرہ ہسپتال سے جواب ملنے پر ڈسٹرک ہسپتال فیصل آباد میں داخل کروانا پڑا۔ ڈاکٹروں نے کہا کہ بچے کا بازو کاٹنا پڑے گا۔ ورنہ اس کی زندگی خطرہ میں ہے۔ حقیر درویش بھاگا بھاگا خانقاہ شریف ٹرین کے ذریعے گیا۔ ٹرین ہی میں یہ مشاہدہ ہوا خانقاہ شریف کی مسجد میں جناب رسول مقبول ﷺ نماز فجر کی امامت فرما رہے ہیں۔ وقت دعا نبی رحمت ﷺ اونچی آواز میں سب مقتدیوں کو یہ ارشاد فرماتے ہیں کہ اشفاق کے بھتیجے ابو السعد احمد خاں کیلئے دعا کریں دوران دعا ہی سب مقتدیوں کا لباس سیاہ ہو جاتا ہے۔ صبح آٹھ بجے خانقاہ شریف سراجیہ حاضر ہوا آپ کی قدم بوسی کے بعد ساری صورت حال عرض کی میرے مرشد نے بچے کا حال سننے کے بعد فرمایا'' چھوڑ اا اللہ بھلی کرے گا فقیر نے آج شام بہاولپور کی طرف سفر پر جانا ہے میرے ساتھ چل'' آپ کے ساتھ ہفتہ بھر سفر میں رہا اجازت ملنے پر

Marfat.com

گھر آیا تو بچہ ابوالسعد احمد خاں کو اچھا بھلا کھیلتا پایا۔ بڑے بھائی نے بتایا تیرے خانقاہ شریف روانہ ہونے کے بعد ڈاکٹروں نے ایکسرا لیا اور متفقہ فیصلہ دیا کہ بازو کاٹے بغیر کوئی چارہ نہیں ادویات بتادی گئیں۔ صبح اپریشن تھیٹر میں بچے کو لیجانے سے پہلے ڈاکٹر ولی محمد نے جو شعبہ کا انچارج ہے دوبارہ ایکسرے لیے تو ایکسرے میں کسی قسم کی تکلیف نہ تھی بھائی منیر احمد چوہان صاحب کہتے ہیں ڈاکٹر ولی محمد صاحب نے بے ساختہ زبان سے کہا بچہ کو کسی کی دعا لگ گئی خدا کا شکر کریں اور بچے کو گھر لے جائیں۔

(میرے خلیل صفحہ: ۷۰)

حضرت مولانا سیف اللہ خالد صاحب نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

(خلیفہ مجاز محبوب العارفین حضرت مولانا پیر غلام حبیب نقشبندی مجددی رحمہ اللہ)

ا۔۔۔۔ ایک مرتبہ آپ کو خواب میں نبی اکرم ﷺ کی زیارت اس حال میں ہوئی کہ آپ نبی اکرم ﷺ کی زبان مبارک چوس رہے ہیں۔ (حیات حبیب ص: ۶۷۴)

آپ کی ولادت ۱۹۴۵ء میں ہوشیار پورا (انڈیا) میں ہوئی۔ آپ کے والد گرامی کا نام محمد علی ہے۔

پاکستان کے منصۂ شہود پر آنے کے بعد آپ کے والد گرامی نے ہجرت کی اور سیٹھارجہ ضلع خیر پور سندھ میں آکر مقیم ہوئے۔ آپ نے ناظرہ قرآن پاک اور ابتدائی فارسی کی تعلیم مولانا محمد دین صاحب سے حاصل کی۔ اس کے بعد جامعہ رشیدیہ ساہیوال میں داخل ہو کر چوتھے درجہ تک کی کتب پڑھیں۔ پھر دارالعلوم عیدگاہ کبیر والا میں داخلہ لیا اور شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید صاحب، حضرت مولانا ظہور الحق صاحب، حضرت مولانا منظور الحق صاحب رحمہم اللہ سے ایک سال کتب پڑھیں۔ اس کے بعد دارالعلوم کراچی میں داخلہ لیا اور استاذ العلماء حضرت مولانا سبحان محمود صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے مشکوۃ شریف پڑھی۔ مزید برآں مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب، حضرت جسٹس مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب، حضرت عبدالمجید صاحب اور حضرت مولانا عاشق الٰہی صاحب سے

Marfat.com

دیگر کتب کی تعلیم حاصل کی۔ پھر آپ نے خیر المدارس ملتان میں داخلہ لیا۔ حضرت مولانا خیر محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے بخاری شریف، حضرت مولانا محمد شریف کشمیری رحمۃ اللہ علیہ سے ترمذی شریف وابوداود شریف، حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب سے مسلم شریف اور حضرت مولانا مفتی فقیر اللہ صاحب (شاگرد رشید حضرت شیخ الہند اور استاد محترم حضرت مولانا خیر محمد صاحب ومحمد علی جالندھری وغیرہم) سے دو پارے ترجمہ قرآن پاک پڑھنے کی سعادت حاصل کی۔ ۱۹۶۶ء میں دورہ حدیث مکمل ہوا۔

آپ کے سراپا کی جاذبیت اور عمل کی استقامت نے آپ کے مریدین ومعتقدین کے حلقہ کو وسعت بخشی۔ آپ اسلام آباد کے افق پر چاند بن کر چمکتے رہے اور باطل کے خرمن پر بجلی بن کر گرتے رہے۔ لوگ آپ کا نام سنتے اور آپ کی شخصیت کو دیکھتے تو سیف اللہ خالد کی نسبت کاملہ آپ کے انگ انگ میں سمائی نظر آتی۔

کس شیر کی آمد ہے کہ رن کانپ رہا ہے ‏ ‏ رن ایک طرف چرخ کہن کانپ رہا ہے

حضرت بابو جی عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ کو زیارتِ نبی ﷺ

۱..... میر پور خاص (سندھ) کے ولی کامل عارف باللہ حضرت بابو جی عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ اویسی نسبت کے حامل تھے۔ کثرت سے درود شریف پڑھتے تھے۔ ایک بار خواب میں آپ کو تاجدار مدینہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت بابرکت نصیب ہوئی۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہمراہ تھے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا "یہ عبداللہ مجھ تک آنا چاہتا ہے مگر اس میں اتنی ہمت نہیں کہ آسکے۔ آپ اسے مجھ تک پہنچا دیں"۔ چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ کے قلب پر انگلی رکھ کر فرمایا "کہو اللہ..... اللہ..... اللہ"۔ یکدم آپ کی آنکھ کھل گئی۔ آپ کے رگ و ریشے میں اللہ کا ذکر سرایت کر چکا تھا۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی ایک توجہ ہی نے آپ کو واصل کر دیا۔ (حیات حبیب صفحہ 677)

☆..... حضرت بابو جی رحمۃ اللہ علیہ اسٹیشن ماسٹر تھے۔ تنخواہ تھوڑی ہونے کی وجہ سے گذر اوقات میں تنگی تھی۔ مگر حرام ذرائع کو زہر ہلاہل سمجھتے تھے۔ ایک بار خواب دیکھا کہ جنت کے باغات کی سیر کر رہے ہیں اور آپ کا گھر سرخ یاقوت کا بنا ہوا ہے۔ اپنے والد کی

Marfat.com

وفات کے بعد ان کو جنت کی سیر کرتے دیکھا۔ آپ کو دیکھ کر والد نے فرمایا "بیٹا تو نے بیٹا ہونے کا حق ادا کر دیا۔ میں تمہارے طفیل جنت میں پہنچا ہوں۔ میرا انگ انگ آپ سے خوش ہے"۔ آنکھ کھلی تو آپ نے اطمینان کا سانس لیا۔

حضرت صوفی محمد دین رحمۃ اللہ علیہ کو زیارتِ نبی ﷺ

ا۔ حضرت بابو جی رحمۃ اللہ علیہ کو کشف القلوب نصیب تھا۔ بارگاہ رسالت (ﷺ) میں ایسی قبولیت حاصل تھی کہ جس شخص کے لئے دعا فرماتے کہ اسے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہو، عموماً اسے تین دن کے اندر زیارت ہو جاتی تھی۔ رائے ونڈ کے اجتماع پر تبلیغی جماعت جھنگ کے امیر جناب صوفی محمد دین صاحب نے فرمایا کہ اپنی طرف سے تو اعمال صالح کی بہت کوشش کرتا ہوں مگر ابھی تک حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب نہیں ہوئی اور حضرت بابو جی رحمۃ اللہ علیہ سے دعا کی درخواست کی۔ آپ نے از راہ کرم دعا کے لئے ہاتھ اٹھا دیئے اور صوفی محمد دین صاحب کو تین دن کے اندر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوگئی۔ (حیات حبیب ۔ صفحہ 679)

ایک نوجوان کو زیارتِ نبی ﷺ

ا..... حضرت بابو جی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ ایک نوجوان کی منت سماجت پر دعا کی کہ اسے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہو۔ اس نوجوان نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ ﷺ نے اس کی جانب پشت کر لی۔ اس نے حضرت بابو جی رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے یہ خواب بیان کیا۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے عقائد معلوم کیے تو وہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بابت دل میں میل رکھتا تھا۔ اس کے بعد حضرت بابو جی رحمۃ اللہ علیہ کسی ایسے شخص کے لئے زیارت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا نہ کرتے تھے۔ (حیات حبیب صفحہ 680)

ایک مرید کو زیارتِ نبی ﷺ

ا..... حضرت شیخ وجیہ الدین دامت برکاتہم کے ایک مرید کو حضرت رسول اللہ ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مرید سے ارشاد فرمایا کہ شیخ صاحب کی

Marfat.com

اتباع کرو۔ شیخ صاحب میری صحیح نیابت کرتے ہیں۔ (حیات حبیب صفحہ 689)

☆...... شیخ صاحب 1933ء میں یوپی (بھارت) میں پیدا ہوئے۔ والد ماجد کا اسم گرامی محی الدین ہے۔ والدہ محترمہ اپنی اتقاو پرہیزگاری کی وجہ سے "رابعہ بصری" کے نام سے یاد کی جاتی تھیں۔ قیام پاکستان سے پہلے ہی آپ کے والدین کا انتقال ہو چکا تھا۔ پاکستان بننے کے بعد آپ نے اپنے مشفق و مربی برادر کلاں جناب رفیع الدین کے ساتھ کراچی ہجرت فرمائی اور وہیں سے ایف ایس سی کرنے کے بعد امریکہ چلے گئے جہاں انڈیانا یونیورسٹی سے سول انجینئرنگ میں ایم ایس سی کی ڈگری حاصل کی۔ 38 برس کی عمر میں آپ نے قرآن پاک حفظ کیا اور عربی زبان میں دسترس حاصل کر لی۔ آپ قرآن مجید اس قدر روانی، سوز اور رقت آمیز لہجے میں پڑھتے ہیں کہ سننے والا تڑپ جاتا ہے۔ حضرت بابوجی رحمۃ اللہ علیہ کے مشورہ سے آپ نے انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور کے سول ڈپارٹمنٹ میں لیکچرار کی حیثیت سے عہدہ سنبھال لیا اور ایسے متبع سنت نوجوان ذاکرین کی جماعت تیار کی کہ شاید من حیث الجماعت پوری دنیا میں اس کی نظیر نہ ملے۔ آپ نہایت سادہ زندگی بسر کرتے اور سادہ لباس زیب تن فرماتے ہیں۔ عاجزی و انکساری کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ گم نام رہ کر زندگی بسر کرنا آپ کا معمول ہے۔ اگر آپ کو جنید وقت' بایزید عصر اور شبلی دوراں کہا جائے تو مبالغہ نہ ہوگا۔ صاحب حال اور صاحب کشف و کرامات بزرگ ہیں۔ آپ کا کوئی عمل کبھی کسی نے خلاف سنت نہیں پایا۔ آسمان کی زینت ستاروں سے ہے اور زمین کی زینت پرہیزگار انسانوں سے ہے۔ آپ کا شمار ایسے ہی پرہیزگار انسانوں میں ہوتا ہے۔ اپنے آپ کو شیخ صاحب کے الفاظ ہی سے پکارنے کی اجازت دیتے ہیں۔ اگر کوئی صاحب "حضرت" کا لفظ استعمال کریں تو فوراً ٹوک دیتے ہیں۔ 1982ء کے سالانہ نقشبندی اجتماع کے موقع پر حضرت مرشد عالم پیر غلام حبیب قدس سرہٗ نے آپ کو خلافت واجازت سے نوازا۔ جب عمرہ کے لئے حرمین شریفین تشریف لے گئے تو مدینہ طیبہ میں بہت سے عربی النسل لوگ آپ سے بیعت ہوئے۔

ایک استاد کو زیارتِ نبی ﷺ

۱...... آپ کو خواب میں کئی مرتبہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت بابرکت

نصیب ہوچکی ہے۔ گجرات (بھارت) میں بمقام تلکیسر ''فلاح دارین'' نامی بہت بڑا دینی مدرسہ ہے یہاں کے مہتمم حضرت مولانا عبداللہ گجراتی دامت برکاتہم نے حضرت مرشد عالم رحمۃ اللہ علیہ کو سالانہ جلسے میں شمولیت کی دعوت دی۔ جلسے کے انتظامات قابل دید تھے۔ جلسہ کا آغاز تلاوت کلام مجید سے ہوا۔ اس کے بعد مہتمم صاحب نے سامعین کو بتایا کہ ہمارے مدرسے کے ایک استاد نے دو دن قبل خواب دیکھا کہ ہمارے مدرسہ کا سالانہ جلسہ ہو رہا ہے اور اس میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں۔ عین جس لمحہ مہتمم صاحب نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی اسم گرامی لیا تو حضرت مرشد عالم رحمۃ اللہ علیہ جلسہ گاہ میں وارد ہوئے۔ مجمع کی نظر جوں ہی آپ پر پڑی تو بے اختیار پکار اٹھا کہ ایک ولی کامل نائب رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس خواب کی تعبیر بن کر آ گیا ہے۔ جن استاد نے خواب دیکھا تھا انہوں نے تصدیق کی کہ میں نے خواب میں یہی صورت دیکھی تھی۔

(حیات حبیب صفحہ 712)

☆.....حضرت شیخ سلمان احمد موگلیہ دامت برکاتہم کی ولادت باسعادت 11 اگست 1949 کو سینٹ بنوائٹ ری یونین میں ہوئی۔ حضرت مرشد عالم پیر غلام حبیب صاحب نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ جب ری یونین کے تبلیغی سفر پر تشریف لے گئے تو ان کی پرکشش شخصیت سے متاثر ہو کر آپ ان کے حلقہ غلامی میں داخل ہو گئے اور آہستہ آہستہ معاملہ یک جان و دو قالب تک جا پہنچا۔

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی
تاکس نہ گوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

آپ نے حضرت مرشد عالم رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال کے بعد ایک موقع پر فرمایا بیوی خاوند کو اس کے مرنے کے بعد بھول سکتی ہے۔ اولاد ماں باپ کو بھول سکتی ہے مگر میں حضرت مرشد عالم رحمۃ اللہ علیہ کو نہیں بھول سکتا۔ آپ کو حضرت مرشد عالم رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ عمرہ ادا کرنے کی سعادت کے علاوہ کئی مقامات پر ساتھ سفر کرنے کا موقع بھی ملا۔

☆.....حضرت شیخ سلیمان کو حضرت مرشد عالم رحمۃ اللہ علیہ نے مسجد نبوی (علیٰ صاحبہا صلوٰۃ وسلاماً) میں حجرۂ مبارک کے قریب 30 مئی 1987ء مطابق 2 شوال

1407ھ کو اجازت وخلافت سے نوازا۔ آپ ری یونین کے آزاد، گمراہ کن اور طاغوتی ماحول میں روشن چراغ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ کثیر تعداد میں ری یونین، پیرس اور مارلیش کے لوگ آپ سے شرف بیعت حاصل کر چکے ہیں۔ آپ نے حضرت مرشد عالم رحمۃ اللہ علیہ کی حرکات وسکنات اور عادات وملفوظات سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا اور پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ اللہ تعالیٰ کو پایا۔

حضرت مولانا محمد اکبر شاہ کو زیارتِ نبی ﷺ

ا.....مولانا محمد اکبر شاہ ساکن کابل، دہلی میں مدرسہ امینیہ میں تعلیم حاصل کرتے تھے۔ حضرت خواجہ محمد عبدالمالک صدیقی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت ہوتے ہی کشف و کرامت شروع ہوگئی۔ انہیں ایک واقعہ مولانا حافظ غلام حبیب رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلے میں مزار مقدس حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ پر دہلی میں پیش آیا۔ آپ نے عالم رویاً حضور انور ﷺ کی زیارت کی۔ آپ ﷺ نے شاہ صاحب کو فرمایا: ''مولانا حافظ غلام حبیب سے کہہ دو کہ وہ اپنی پہلی بیوی کو طلاق دے دے، کیونکہ وہ اس کی دینی ترقی میں حائل ہے، اس کی دوسری بیوی عنقریب فوت ہو جائے گی، اس کے بعد دو جگہ سے اس کو رشتے کی پیش کش ہوگی، ایک قبول نہ کرنا کیونکہ وہ متکبر ہیں، دوسری پیش کش قبول کر لینا، یہ عورت وفادار ہوگی اور اس سے اولاد ہوگی، ایک بیٹے کا نام حافظ عبدالرحمٰن اور دوسرے کا نام حافظ عبدالرحیم رکھنا۔'' چنانچہ مولانا حافظ غلام حبیب جب دہلی سے وطن واپس آئے تو طلاق اور وفات کا واقعہ پیش آیا اور آپ نے تیسری شادی کی، جس سے حافظ عبدالرحمٰن اور حافظ عبدالرحیم کے علاوہ حافظ عبدالرؤف، حافظ عبدالقدوس اور تین صاحبزادیاں پیدا ہوئیں جو بقید حیات ہیں، اس کے علاوہ دو صاحبزادیاں قبل از بلوغت وفات پا گئیں۔

(تجلیات قریشی ومالکی و حبیبی رحمهم الله، حصه دوم. ۱۸۰ تا ۱۸۱)

مرشد عالم حضرت غلام حبیب رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے چند سال بعد آپ کے سب سے بڑے صاحبزادے اور جانشین حضرت مولانا حافظ عبدالرحمٰن قاسمی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی وصال ہوگیا اور اب دوسرے صاحبزادے حضرت مولانا حافظ عبدالرحیم نقشبندی مجددی چکوال میں آپ کے جانشین ہیں۔

Marfat.com

ایک مرید کوزیارت نبی ﷺ

(مرید حضرت شیخ وجیہ الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ مجاز محبوب العارفین

حضرت پیر غلام حبیب صاحب نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ)

ا.....آپ کے ایک مرید کوخواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی تو حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ شیخ صاحب کی اتباع کرو، شیخ صاحب میری صحیح نیابت کرتے ہیں۔ (حیات حبیب ص:٦٩٤)

حضرت شیخ سلیمان احمد موگلیہ رحمۃ اللہ علیہ کوزیارت نبی ﷺ

(خلیفہ مجاز محبوب العارفین حضرت مولانا پیر غلام حبیب صاحب نقشبندی

مجددی رحمۃ اللہ علیہ)

ا.....فلاح دارین تلکیسر ایک بہت بڑا دینی مدرسہ ہے۔ مدرسہ کے مہتمم حضرت مولانا عبداللہ گجراتی دامت برکاتہم نے حضرت رحمۃ اللہ علیہ کوسالانہ جلسے میں شمولیت کی دعوت دی۔ سالانہ جلسے کے انتظامات قابل دید تھے۔ جلسے کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ اس کے بعد مہتمم صاحب نے بیان فرمایا۔ دوران تقریر مہتمم صاحب نے سامعین کو بتایا کہ ہمارے مدرسے کے ایک استاد صاحب نے دودن پہلے خواب دیکھا ہے کہ ہمارے مدرسہ کا سالانہ جلسہ منعقد ہورہا ہے اوراس میں حضوراکرم ﷺ موجود ہیں۔ عین جس لحہ مہتمم صاحب نے حضوراکرم ﷺ کا نام نامی اسم گرامی لیاتو حضرت مرشد عالم رحمۃ اللہ علیہ جلسہ گاہ میں وارد ہوئے۔ مجمع کی نظر پڑی تو لوگ بے اختیار پکار اُٹھے کہ ایک ولی کامل نائب رسول (ﷺ) اس خواب کی تعبیر بن کرآ گیا ہے۔ جن استاد صاحب نے خواب دیکھا تھا ان کی نگاہیں حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے چہرہ انور پر پڑیں تو کہنے لگے "میں نے خواب میں یہی شکل دیکھی تھی"۔ (حیات حبیب، صفحہ ٧١٦)

☆.....آپ کے والد ماجد کااسم گرامی جناب احمد موگلیہ ہے۔ آپ کی ولادت باسعادت ۱۱، اگست ۱۹۴۹ کوسینٹ بنواری یونین میں ہوئی۔ آپ نے اسکول میں ساتویں کلاس

Marfat.com

تک کی تعلیم حاصل کی۔ پھر اپنے والد ماجد کے ہمراہ تجارت میں مشغول ہو گئے۔ آٹھ سال کی عمر میں آپ کو دینی ذوق وشوق نصیب ہو گیا آپ نے جناب حافظ قاسم اونیا سے ناظرہ قرآن پاک مکمل کیا۔ آپ کے جزیرہ میں جب بھی علمائے کرام آتے تو آپ ان کی مجالس میں بیٹھتے تھے۔

۱۹۷۳ء میں جب حضرت مرشد عالم حضرت مولانا پیر غلام حبیب نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ ری یونین کے تبلیغی سفر پر تشریف لے گئے تو ایک مجلس میں آپ کو شرکت کا موقع میسر آیا۔ گو کہ آپ کو بیعت کا مقصد معلوم نہ تھا مگر آپ حضرت مرشد عالم رحمۃ اللہ علیہ کی پرکشش شخصیت سے متاثر ہو کر حلقۂ غلامی میں داخل ہو گئے۔ آپ کو حضرت مرشد عالم رحمۃ اللہ علیہ سے دوسری ملاقات سات سال بعد نصیب ہوئی۔ اس مرتبہ آپ نے حضرت کے ہمراہ عمرہ ادا کرنے کی سعادت پائی۔ یہ سفر محبت شیخ میں زیادتی کا ذریعہ بنا اور معاملہ یک جاندو قلب تک جا پہنچا۔

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی

تا کس نہ گوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

ترجمہ: میں تو بن جاؤں تو میں بن جائے۔ من تن بن جاؤں تو جان بن جائے۔ تا کہ اس کے بعد کوئی یہ نہ کہہ سکے میں اور ہو تو اور ہے۔

☆......عمرہ کے دوران آپ نے ریاض الجنۃ میں تجدید بیعت کی اور پھر معمولات قضا نہ کیے۔ آپ نے حضرت مرشد عالم رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ کئی حج اور دس عمرے بھی ادا کیے۔ عجیب بات ہے کہ آپ اردو زبان نہیں جانتے تھے اور حضرت مرشد عالم رحمۃ اللہ علیہ فرانسیسی زبان نہیں جانتے تھے۔ لیکن ''دل کو دل کی راہ ہوتی ہے'' کے مصداق آپ دونوں ایک دوسرے کی قلبی کیفیت خود بخود سمجھ جاتے تھے۔ آپ کو طبعاً قوی جذبہ اور ٹھوس قوت ارادی نصیب ہوئی۔ لہذا آپ فنافی الشیخ کے مقام پر بہت جلد فائز ہو گئے۔ حضرت مرشد عالم رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال کے بعد آپ نے ایک موقع پر فرمایا ''بیوی خاوند کو اس کے مرنے کے بعد بھول سکتی ہے۔ اولاد ماں باپ کو بھول سکتی ہے مگر میں حضرت مرشد عالم رحمۃ اللہ علیہ کو نہیں بھول سکتا''۔ حضرت مرشد عالم رحمۃ اللہ علیہ ری یونین کے دوران قیام آپ

Marfat.com

کے گھر رہائش پذیر ہوتے۔ جس قدر آپ کو خدمت کا موقع ملتا اس قدر آپ محبت شیخ میں سرشار ہوتے جاتے۔ آپ فرماتے ہیں ''جب حضرت مرشد عالم رحمۃ اللہ علیہ ری یونین سے واپس چلے جاتے تو ہمیں اپنے گھر خالی خالی محسوس ہوتے۔ میرے گھر کے جس کمرے میں حضرت ٹھہرتے تھے اس میں آج بھی اثرات موجود ہیں''۔ رابطہ شیخ میں مداومت کی وجہ سے آپ کو ذکر اللہ میں استغراق کی کیفیت نصیب ہو گئی حتی کہ آپ اپنے دفتر سے گھر آتے تو کمرہ بند کر کے مراقبہ میں مشغول ہو جاتے۔ بیوی بچوں کی طرف التفات ختم ہو گیا۔ جب حضرت مرشد عالم رحمۃ اللہ علیہ کو اس کیفیت کا پتہ چلا تو آپ حرم مکہ سے خط لکھا ''سلیمان اپنے بچوں سے محبت رکھو''۔ پھر حرم مدینہ سے خط لکھا ''سلیمان اپنے بچوں سے محبت رکھو''۔ اپنے وقت کو تین حصوں میں تقسیم کرو۔ ایک حصہ کسب حلال کیلئے دوسرا حصہ بیوی بچوں کے لئے تیسرا حصہ ذکر و عبادت کیلئے''۔ پہلے آپ سمجھتے تھے کہ فقط ذکر اللہ ہی عبادت ہے۔ پھر حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوب سے یہ بات سمجھ میں آئی کہ بیوی بچوں کے حقوق ادا کرنا بھی عبادت ہے۔ آپ کے متعلق حضرت مرشد عالم رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے ''سلیمان کو نہ ماں سے تعلق، نہ باپ سے، نہ بیوی سے، نہ بچوں سے، اسے تو بس اللہ کے ذکر سے تعلق ہے''۔ آپ کو خواب میں کئی مرتبہ حضور اکرم ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی۔ آپ کو حضرت مرشد عالم رحمۃ اللہ علیہ کی معیت میں دہلی، گجرات، ڈھابیل، اور لاج پور کے سفر کا موقع بھی نصیب ہوا۔ اس سفر میں پیش آنے والے چند واقعات آپ کی زبانی درج ذیل ہیں۔

☆ ..... حضرت مرشد عالم رحمۃ اللہ علیہ چکوال سے لاہور تشریف لائے۔ انڈیا جانے کا ارادہ تھا میں اس سفر میں خادم کی حیثیت سے شریک تھا۔ جب لاہور پہنچے تو عشاء کے بعد حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے لنگی مانگی۔ میں نے سامان میں بہت ڈھونڈی مگر نہ ملی۔ عرض کیا ''حضرت نہیں ہے'' حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ''ہو گی ضرور'' میں نے مکرر تسلی بخش انداز سے سامان کی پڑتال کی مگر لنگی نہ ملی۔ دوبارہ عرض کیا ''حضرت لنگی نہیں ہے''۔ حضرت خاموش ہو گئے۔ کئی دن کے بعد ہم انڈیا کے ایک گاؤں ''کوساری'' میں پہنچے۔ عشاء کی نماز کے بعد پروگرام ہوا۔ لوگوں کی طلب حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی توجہات اور رب کریم کی برکات کا عجیب سماں تھا۔ رات ایک بجے بیان سے فارغ ہوئے تھکے ماندے

Marfat.com

بوجھل قدموں کے ساتھ جائے قیام تک پہنچے۔ جب بیگ کھولا تو دیکھا کہ لنگی سامنے پڑی ہے میری حیرت کی انتہا نہ رہی۔ سوچتا تھا خواب دیکھا کہ حقیقت۔ حضرت کی خدمت میں عرض کیا تو آپ معنی خیز نظروں سے میری طرف دیکھ کر مسکرا پڑے اور میں حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی اس کرامت کے ظہور پر مزید معتقد ہوا۔

☆......انڈیا کے ایک گاؤں دیوا میں پہنچے تو مقامی حضرات نے مسجد کے ملحقہ وسیع وعریض قطعہ زمین میں جلسے کا پروگرام رکھا۔ گاؤں سے کثیر تعداد میں لوگ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا بیان سننے کے لئے آئے۔ قدرتاً بیان کے دوران بجلی بند ہوگئی۔ گو کہ مجمع بہت بڑا تھا مگر حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے بیان جاری رکھا اور ہر آدمی کو آواز اس طرح سنائی دیتی رہی جیسا کہ حضرت قریب بیٹھے بیان کر رہے ہیں۔ ایک شخص بھی اپنی جگہ سے نہ ہلا۔ لوگ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی اس کرامت کو دیکھ کر بہت متاثر ہوئے۔

☆......جب ہم تلکیسر پہنچے تو مجھے بیگ سے کوئی چیز نکالنے کی ضرورت پیش آئی۔ تالا کھولنے کی چابی دیکھی تو ندارد۔ میں حیران و پریشان تھا کہ چابی کہاں کھوگئی؟ تلاش بسیار کے باوجود چابی نہ ملی۔ میں نے دل ہی دل میں بہت دعائیں مانگیں جس وقت سورت ضلع گجرات میں پہنچے تو ایک بیگ کھولنے پر چابی سامنے پڑی مل گئی میں نے اسے حضرت کی کرامت پر محمول کیا۔

حضرت سید افضال حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

(خلیفہ مجاز محبوب العارفین حضرت مولانا پیر غلام حبیب نقشبندی مجددی رحمہ اللہ)

۱......جامعہ مسجد اشرف آباد کراچی میں بیان کے دوران حضرت مرشد عالم رحمۃ اللہ علیہ نے اچانک عنوان سے ہٹ کر ایک بات کہی کہ غار ثور پر ہم جا رہے ہیں۔ آگے حضور اکرم ﷺ ہیں۔ ان کے پیچھے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ ان کے پیچھے میں ہوں۔ میرے پیچھے ذوالفقار ہے اور اس کے پیچھے افضال حسین شاہ صاحب ہیں"۔ یہ بات کہنے کے بعد آپ نے پھر عنوان کے مطابق بیان شروع کر دیا۔ گو کہ اس بات کی حکمت ابھی تک

Marfat.com

سمجھ میں نہیں آئی تاہم دانا کی بات دانائی سے خالی نہیں ہوتی۔(حیات حبیب ص:۷۲۱)۔

☆......آپ کے والد گرامی کا نام سید ہادی حسن رحمۃ اللہ علیہ ہے۔آپ کی ولادت باسعادت ۱۵ مئی ۱۹۴۰ء میں ہوئی اور آپ سادات گھرانہ کے چشم چراغ بنے۔لڑکپن سے ہی آپ نے ذہانت وفطانت کے جوہر پائے۔چنانچہ آپ نے بی ایس سی تک سائنس کی تعلیم حاصل کی۔جب حضرت مرشد عالم رحمۃ اللہ علیہ ۱۹۶۹ء میں حیدر آباد کے تبلیغی دورے پر تشریف لے گئے تو آپ نے بیعت کی سعادت حاصل کی۔رفتہ رفتہ رابطہ شیخ میں آپ نے امتیازی مقام حاصل کیا۔آپ کو حضرت مرشد عالم اور امام العلماء والصلحاء حضرت خواجہ محمد عبدالمالک صدیقی رحمۃ اللہ علیہ کی معیت میں دومرتبہ حرمین شریفین کی حاضری نصیب ہوئی۔۱۹۷۱ء میں پہلی بار جب آپ حضرت مرشد عالم رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ حضرت صدیقی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت صدیقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا'' حافظ صاحب یہ بچہ کون ہے؟'' حضرت مرشد عالم رحمۃ اللہ علیہ نے جواباً کہا'' آپ کا خادم ہے''۔حضرت صدیقی رحمۃ اللہ علیہ نے تھپکی دے کر فرمایا'' خادم ہی مخدوم بنتے ہیں''۔آنے والے وقت نے تصدیق کردی کہ ولی کامل کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ سچ ثابت ہوئے۔

☆......۱۹۷۳ء میں حضرت خواجہ محمد عبدالمالک صدیقی رحمۃ اللہ علیہ مع اہلیہ صاحبہ اور حضرت مرشد عالم رحمۃ اللہ علیہ مع اہلیہ صاحبہ حج پر تشریف لے گئے تو آپ کو خادم سفر بننے کی سعادت عظمیٰ نصیب ہوئی۔آپ خدمت میں پیش پیش رہے۔بالخصوص کھانے کے انتظام وانصرام آپ کے ذمہ تھا۔حضرت مرشد عالم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے'شاہ صاحب یہاں پر ہم اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے مہمان ہیں۔یہاں پھل خوب کھایا کریں۔یہ ابراہیمی دعا پوری ہونے کی جگہ ہے''۔آپ حکم کی تعمیل میں خوب پھل کھاتے۔یہ حضرت مرشد عالم رحمۃ اللہ علیہ کی کرامت تھی کہ جب سفر کے اختتام پر کھانے کے خرچ کا اندازہ لگایا تو فی کس ایک سو بیس ریال نکلا۔اتنے کم خرچ پر سب حیران ہوئے۔آپ نے تصوف وسلوک میں نہایت شوق اور جذبہ سے قدم رکھا۔تقویٰ اور استقامت کے پروں سے پرواز کی اور فنا فی اللہ اور بقا باللہ کی منزلیں عبور کرگئے۔چنانچہ ۱۹۸۲ء میں ماہ ذوالحجہ بروز جمعۃ المبارک مسجد نبوی مدینہ منورہ میں قبل از نماز جمعہ آپ اجازت وخلافت سے

Marfat.com

متصف ہوئے۔ حضرت مرشد عالم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی پگڑی آپ کے سر پر رکھ دی اور اپنے سر پر ٹوپی اُوڑھ لی۔ آپ پر عجیب کیفیت طاری رہی۔ آپ نے حضرت مرشد عالم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں عرض کیا ''حضرت میں اس قابل نہیں۔ نااہل ہوں''۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ بہت ناراض ہوئے اور فرمایا ''یہ کوئی میرے گھر کی چیز ہے بلکہ میرے پاس امانت ہے''۔ ان اللہ یامرکم أن تؤدوا الامانات الی اھلھا (ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ اس بات کا حکم کرتا ہے کہ تم امانتوں کو ان کے اہل لوگوں کے سپرد کر دو) اس آیت کریمہ کے پیش نظر میں یہ امانت اہل حضرات تک پہنچانے کا پابند ہوں''۔

پیر طریقت حضرت مولانا سیّد عبداللہ شاہ نقشبندی مجدّدی غفوری رحمۃ اللہ علیہ کو زیارتِ نبی ﷺ

۱......یکم فروری ۱۹۹۰ء کو مرشدی و مولائی حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی معیت میں یہ عاجز (حضرت شاہ صاحب کے خلیفہ خاص سید نوید حسین صاحب نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ) معہ دیگر رفقاء یعنی عبدالحفیظ صاحب، شیخ عبدالحیٔ صاحب، اصغر صاحب، بختیار صاحب، محمود شاہ صاحب، یوسف ماما اور کلیم اللہ صاحب رحمہم اللہ مسجد نبوی میں حاضر ہوا۔ داخل ہوتے ہی حضرت شاہ صاحب نے صلوٰۃ وسلام پیش کیا۔ اسی اثنا میں اِس عاجز نے محسوس کیا کہ حضور ﷺ تشریف لے آئے۔ تھوڑی دیر کے بعد اشراق کا وقت ہوگیا۔ سب نے نمازِ اشراق ادا فرمائی۔ بعد نماز عاجز نے مذکورہ کیفیت بیان کی تو حضرت شاہ صاحب پر شدید گریہ طاری ہوگیا اور فرمایا کہ اِس گناہ گار پر حضور اکرم ﷺ کی اتنی بڑی عنایت۔ کافی دیر تک حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ پر گریہ طاری رہا۔ مذکورہ کیفیت بیان کرنے کے بعد اِس عاجز کی آنکھوں سے بھی آنسو جاری ہوگئے۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے رو رو کر تمام جماعت و دوست احباب کے لیے خوب دُعائیں فرمائیں (یہ سطور اس عاجز نے مسجد نبوی ﷺ میں بیٹھ کر تحریر کیں)

۲......مذکورہ تاریخ یعنی یکم فروری ۱۹۹۰ء کو مواجہہ شریف میں حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے معہ جماعت مذکورہ صلوٰۃ وسلام پیش کیا۔ صلوٰۃ وسلام کے بعد حضرت شاہ

Marfat.com

صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اِس انداز میں دُعا کی کہ "یا رسول اللہ! (ﷺ) اللہ تعالیٰ سے دُعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ ہماری فلاں حاجت قبول فرمائے۔" اِسی طرح بہت سی دُعائیں حضور اکرم ﷺ کے وسیلے سے فرمائیں۔ دُعا سے جب فارغ ہو گئے تو اس عاجز نے حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا کہ جس وقت آپ آنحضرت ﷺ کے وسیلے سے دُعا فرما رہے تھے اِس عاجز نے دیکھا کہ حضور اکرم ﷺ آرام فرما ہیں۔ قدم مبارک آپ کی طرف ہیں اور کروٹ سے لیٹے ہوئے ہیں۔ چہرۂ انور آپ کی طرف ہے اور آپ کی دُعاؤں کو سُن کر اللہ تعالیٰ کے دربار میں پیش فرما رہے ہیں۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جب اِس عاجز کی کیفیت سنی تو اُن پر گریہ طاری ہو گیا اور رو رو کر فرمانے لگے کہ حضور اکرم ﷺ کی مجھ پر وہ عنایات ہیں کہ بیان کروں تو زبان جل جائے گی۔ میں اپنے معاملے کو اخفاء میں رکھنا چاہتا ہوں۔ جذبہ میں فرمانے لگے کہ ایک مرتبہ روضہ اطہر پر مراقب تھا۔ حضور اکرم ﷺ کی زیارت ہو گئی۔ حضور ﷺ نے فرمایا عبداللہ شاہ! دُنیا سے تعلق ختم کر دو۔ میں نے عرض کیا میں نے تو دُنیا سے تعلّق ختم کر دیا لیکن وہ میرے پیچھے پیچھے آتی ہے۔ فرمایا: اگر وہ آتی ہے تو آنے دو۔ پھر حضور ﷺ نے اُسی مراقبہ کی حالت میں فرمایا کہ شیخ عبدالغفور آپ کے لیے بہت سفارش فرماتے ہیں۔

۳..... مورخہ ۲/ فروری ۱۹۹۰ء بعد نمازِ فجر حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بقیع شریف کا رخ فرمایا۔ بوجہ معذوری کے حضرت شاہ صاحب نے جنت البقیع کی دیوار کے باہر حضرت عُثمانِ غنی رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات پر نام لے لے کر سلام پیش کیا۔ جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا پر سلام پیش کیا تو حضرت شاہ صاحب پر گریہ طاری ہو گیا اور سارا بدن لرزنے لگا۔ اِس عاجز نے ہاتھ کا سہارا دیا۔ بعد میں اِس عاجز کو فرمایا کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے بڑی شفقت فرمائی۔

۴..... مورخہ ۳/ فروری ۱۹۹۰ء اُحد شریف پر اِس عاجز کو حاضری کا شرف حاصل ہوا۔ جیسے ہی حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ پر فاتحہ پڑھنے کھڑا ہوا حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے۔ میرے ساتھ لپٹ کر بار بار میرے چہرے اور گردن کے بوسے لیتے رہے۔ اس کے بعد اس عاجز نے حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ پر سلام پیش کیا۔ مجھ پر کافی رقت طاری ہو گئی۔ میرے قریب میری والدہ کھڑی تھیں ان پر بھی رقت طاری

Marfat.com

ہوگئی۔ عجیب وغریب کیفیات کا ظہور ہوا۔ اِس قدر انوارات تھے کہ بیان سے باہر۔

۵......مورخہ ۴/ فروری ۱۹۹۰ء بروز اتوار حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے قیام گاہ پر حسب معمول ختمات شروع فرمائے۔ جب شیخ العرب والعجم حضرت مولانا عبدالغفور عباسی مدنی رحمۃ اللہ علیہ کا ختم شروع کرنے سے قبل حضرت شیخ مولانا عبدالغفور العباسی المدنی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں کچھ تعریفی الفاظ بیان فرمائے تو اچانک اِس عاجز نے دیکھا کہ حضرت شیخ مولانا عبدالغفور مدنی رحمۃ اللہ علیہ تشریف لے آئے۔ دوبارہ پھر دوران ختمات اِس عاجز نے دیکھا کہ حضرت مولانا عبدالغفور عباسی مدنی رحمۃ اللہ علیہ دروازے سے داخل ہوگئے اور اُن کے ساتھ ایک اور بزرگ بھی داخل ہوئے۔ ختمات کے دوران ایک کیفیت اور بھی نمودار ہوئی وہ اس طرح کی کہ اِس عاجز نے دیکھا کہ ایک کتیا بائیں جانب سے چلتی ہوئی دائیں دروازے سے باہر نکل گئی۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے جب یہ کیفیت بیان کی تو فرمایا کہ خطرات نفسانی وشیطانی سے نجات ہوئی ختمات کی قبولیت کی دلیل ہے۔

۶......مدینہ منورہ کے قیام کے دوران ایک دن اِس عاجز نے مرشدی ومولائی حضرت شاہ سے عرض کیا کہ چند دن سے شیخ العرب والعجم حضرت مولانا عبدالغفور عباسی مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی قبر شریف کی طرف کھنچاؤ ہو رہا ہے (گویا کہ یاد فرما رہے ہیں) اجازت ہو تو حاضری دے دوں۔ حضرت شاہ صاحب نے اجازت مرحمت فرمادی۔ مورخہ ۶/ فروری ۱۹۹۰ء بعد نمازِ فجر جنت البقیع جانے کی دوبارہ اجازت مانگی۔ حضرت شاہ صاحب نے اجازت مرحمت فرمائی اور ارشاد فرمایا: کہ میری طرف سے بھی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی قبر شریف پر فاتحہ پڑھنا۔ یہ عاجز شیخ عبدالحیٔ صاحب کو ہمراہ لے کر سب سے پہلے روضۂ اطہر پر حاظر ہوا۔ صلوٰۃ وسلام پیش کیا۔ اس کے بعد آنحضرت ﷺ کے وسیلے سے طرح دُعا کی یارسول اللہ! ﷺ اللہ تعالیٰ سے دُعا کیجئے کہ میری اصلاح ہوجائے۔ یارسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ سے دُعا کیجئے کہ میرے دِل سے دُنیا کی محبت نکل جائے۔ غرض اس طریقے سے دُعائیں مانگ رہا تھا کہ دیکھا کہ حضور ﷺ میری طرف دیکھ رہے ہیں۔ جب کئی مرتبہ اسی طرح میری جانب دیکھا تو مجھ پر گریہ طاری ہوگیا۔ جب گریہ بہت شدت اختیار کر گیا تو آنحضرت ﷺ روضۂ اطہر سے باہر تشریف لے آئے اور مجھے سینۂ اطہر سے لگایا جیسے ماں اپنے روتے بچے کو

Marfat.com

سینے سے لگاتی ہے۔ آنحضرت ﷺ کے سینہ اطہر سے لگانے سے طبیعت میں کچھ سکون آ گیا۔ اس کے بعد حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی قبور پر سلام پیش کیا۔ اس کے بعد ذرا باہر نکل کر قبلہ کی طرف مُنہ کر کے خوب رو رو کر اپنے لئے، اپنے اہل وعیال کیلئے، حضرت شاہ صاحب اور اُن کی اولادوں کے لئے، جملہ اہل خاندان او۔ برادرانِ طریقت کے لیے دُعا کی۔ آخر میں جب یہ دُعا کی کہ یااللہ حضور ﷺ کی اُمت کی اصلاح فرما۔ اِس دُعا پر آنحضرت ﷺ پھر تشریف لے آئے۔ گویا کہ اُمت کیلئے دُعا کرنے پر بہت خوش ہوگئے۔ میں بار بار رو رو کر یہی دُعا مانگتا رہا۔ اندازہ لگایئے! حضور ﷺ کو اُمت سے کتنی محبت ہے اور اُمت کا معاملہ حضور ﷺ کی شریعت کے ساتھ کیا ہے۔ ہم اپنے قول وفعل سے حضور ﷺ کے قلب مبارک کو ہر وقت زخمی کرتے رہتے ہیں۔

اس کے بعد ہم جنت البقیع میں داخل ہوئے۔ جیسے ہی بقیع شریف میں داخل ہوئے تو شیخ العرب والعجم حضرت مولانا عبدالغفور عباسی رحمۃ اللہ علیہ کی ان ظاہری آنکھوں سے زیارت ہوئی۔ بار بار حضرت کو دیکھتا تھا اور اُن سے مخاطب ہوتا تھا کہ حضرت! حضرت! حضرت! ساتھ ساتھ مُنہ سے سبحان اللہ! سبحان اللہ! کا لفظ بھی بار بار نکلتا تھا۔ دیوانوں کی طرح چلتا رہا۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ بھی میرے ساتھ رہے گویا کہ اپنی قبر شریف کی طرف رہبری فرما رہے تھے۔ اِسی اثنا میں عبدالحیٔ صاحب نے بتایا کہ حضرت عُثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کی قبر شریف آ گئی۔ جیسے ہی میں نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اُسی وقت حضرت عُثمانِ غنی رضی اللہ عنہ قبر شریف سے باہر تشریف لے آئے اور مجھے بار بار سینے سے لگایا۔ مجھ پر عجیب کیفیت طاری تھی۔ خوب رو رہا تھا۔ اِسی اثنا میں اپنے والد مرحوم اور اپنے بیٹے تنویر حسین کو قبر شریف پر دیکھا۔

اس کے بعد روتے روتے حضرت مولانا عبدالغفور عباسی رحمۃ اللہ علیہ کی قبر شریف کے قریب پہنچا۔ فاتحہ پڑھنے والا تھا کہ حضرت مولانا عبدالغفور عباسی رحمۃ اللہ علیہ تشریف لے آئے۔ میرے عطر لگایا۔ میرے ساتھ انتہائی محبت کا سلوک فرمایا۔ مجھ سے چمٹ گئے۔ میں نے حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے چہرۂ مبارک پر اور گردن پر بوسے لئے۔ اس کے بعد حضرت رحمۃ اللہ علیہ میری گود میں بیٹھ گئے۔ اِس قدر خوش تھے جیسے والد اپنی اولاد کو دیکھ کر خوش ہوتے ہیں۔

Marfat.com

اس کے بعد میں نے اپنی طرف سے الحمد شریف اور قل ھواللہ تین مرتبہ پڑھ کر ایصال ثواب کیا۔ بعدہٗ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے ایصال ثواب کیا۔ جیسے ہی حضرت شاہ صاحب کی طرف سے ایصال ثواب کیا حضرت شاہ صاحب تشریف لے آئے۔ بہت نورانی صورت کے ساتھ نمودار ہوئے۔ اسی وقت اس عاجز نے حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا کہ آپ حضرت شاہ صاحب کے لیے حضور ﷺ کے دربار میں سفارش فرمائیں۔

اس کے بعد ہم ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کی قبور پر فاتحہ کیلئے حاضر ہوئے۔ اسی وقت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا تشریف لے آئیں اور میرے سینے پر عطر ملا۔ بڑی محبت فرمائی۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی تشریف لائیں۔

واپسی میں ہم نے روضہ اطہر پر دو رکعت تحیۃ المسجد ادا کر کے اس کا ثواب حضور ﷺ پہنچایا اور پھر روضہ اطہر پر صلوٰۃ وسلام پیش کیا۔ اِسی اثنا میں حضور ﷺ کو تشریف لے آئے اور اِس عاجز کو عطر کی شیشی سے بار بار عطر لگاتے رہے۔

عجیب کیفیت

۷.....مورخہ ۱۲/ جولائی ۱۹۷۹ء مطابق ۱۶/ شعبان ۱۳۹۹ھ فجر کے مراقبہ کے بعد فرمایا کہ ابھی مراقبہ میں ہم سب کی حاضری مواجہہ شریف میں ہوگئی۔ اسی وقت میری زُبان پر ایک سوال آیا۔ یک بیک ایک آواز آئی "سارے سوالات دنیا میں نہ کرو۔"

حضرت قبلہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مدینہ منورہ سے واپس تشریف لانے کے بعد فرمایا کہ بوجہ ادب مواجہہ شریف سے دُور ہٹ کر دیوار کے ساتھ کھڑے ہو کر صلوٰۃ وسلام پڑھتا تھا۔ ایک دن شوق ہوا کہ ذرا قریب کھڑے ہو کر صلوٰۃ وسلام پڑھوں کہ خیال آیا کہ میں تو پلید ہوں میں قریب کھڑے ہونے کے قابل نہیں۔ چنانچہ پھر دور دیوار کے ساتھ کھڑے ہو کر صلوٰۃ وسلام پیش کیا۔

۸.....مورخہ ۱۶/ جولائی ۱۹۷۹ء مطابق ۱۸/ شعبان ۱۳۹۹ھ بوقت صُبح بعد اختتام مراقبہ فرمایا کہ دورانِ قیام مدینہ منورہ ایک دفعہ مواجہہ شریف میں صلوٰۃ وسلام پڑھ رہا تھا کہ ایک کیفیت طاری ہوئی۔ دیکھا کہ حضور ﷺ آرام فرما ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ لیٹے ہیں اور ان کی ٹھوڑی حضور ﷺ کے مونڈھے کے ساتھ لگی ہوئی ہے اور

Marfat.com

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی لیٹے ہوئے ہیں اور اُن کی ٹھوڑی حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے مونڈھے کے ساتھ لگی ہوئی ہے۔ کیفیت سنانے کے بعد حضرت قبلہ شاہ صاحب کا دِل بھر آیا اور فرمایا کہ صاحبین رضی اللہ عنہما یعنی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ دُنیا میں بھی حضور ﷺ کے ساتھ رہے اور بعد وصال کے بھی ساتھ ہیں۔

۹......۱۴۰۵ حضرت شاہ صاحب فرماتے ہیں ۱۴۰۵ھ کا واقعہ ہے فجر کی نماز کے بعد میں منبر کے سیدھے ہاتھ کی جانب بیٹھا تھا کہ ایک شخص آیا اور کہا کہ آپ کو پیغام پہنچاتا ہوں۔ وہ یہ کہ روضۂ مبارک سے حکم ہوا ہے کہ ''عبداللہ شاہ کو بولو کہ دُنیا کو دِل سے نکالو''۔ میں نے جواباً کہا کہ میں نے تو دِل سے نکال دی ہے۔ دُنیا میرے پیچھے آتی ہے۔ فرمایا ''خود سے آتی ہے تو کوئی مضائقہ نہیں''۔

۱۰......۱۴۰۶ھ دوسرے سال کا واقعہ ہے۔ مدینہ منورہ سے واپسی کے دن فجر کی نماز کے بعد روضہ اطہر پر الوداعی سلام پیش کرنے کے بعد دُعا پڑھ کر باب جبرئیل سے نکل گیا۔ جب مدرسہ ''علوم شرعیہ'' کے قریب پہنچا تو وہی آدمی پھر آیا اور مجھ سے کہا کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ ''عبداللہ شاہ کو بولو کہ مولانا عبدالغفور (حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے شیخ طریقت) کی قبر مبارک کی حاضری کے بغیر نہ جائیں کیونکہ مولانا عبدالغفور ان کی بہت سفارش کرتے ہیں''۔ میں نے جواباً عرض کیا کہ جناب تو وہیں جارہا ہوں۔

۱۴۰۷ھ تیسرے سال ۱۴۰۷ھ کا واقعہ ہے کہ اسی مذکورہ آدمی نے آکر مجھ سے کہا کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ ''عبداللہ شاہ کا نام اخص الخواص (یعنی خاص الخاص) میں شامل ہوگیا ہے''۔ وَالْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

☆......حضرت سیّد عبداللہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق پاکستان کے صوبہ سرحد کے علاقہ بونیر سے تھا۔ آپ کے گاؤں کا نام تورورسک ہے۔ آپ کے آباءواجداد شروع شروع میں رستم میں رہائش پذیر تھے۔ ۱۹۴۵ء میں آپ نے کراچی ہجرت فرمائی اور تاحین حیات یہیں مقیم رہے۔

☆......آپ کی ولادت باسعادت گاؤں تورورسک (بونیر) میں ۱۳۱۹ھ میں ہوئی۔

Marfat.com

☆.....حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ابتدائی زمانہ تورو سک (بونیر) میں گزرا اور اسی علاقہ میں اردو، فارسی اور عربی کی ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ اوائل عمری میں رام پور (ہندوستان) تشریف لے گئے اور وہاں مدرسہ عالیہ (رام پور) میں داخلہ لیا۔ تمام درسی کتابیں وہیں پڑھیں اور فارغ التحصیل ہونے کے بعد اپنے وطن مالوف کی طرف رجوع فرمایا۔

انتقالِ پُر ملال

☆.....حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے عُمر شریف کا بڑا حصہ کراچی میں گزرا اور اکیانوے سال کی عمر میں مورخہ ۲۶/ جولائی ۱۹۹۱ء، مطابق ۱۳' محرم الحرام ۱۴۱۰ھ (شب جمعہ) (بعارضہ قلب) داعیٔ اجل کو لبیک کہا اور ماڈل کالونی (کراچی) کے قبرستان میں آرام فرما ہوئے۔ آپ کا مزارِ پُر انوار زیارت گاہ خاص و عام ہے۔

حلیہ شریف

سر مبارک پر بال نہیں رکھتے تھے۔ سفید رنگ کا گول عمامہ باندھتے تھے جو نہایت خوبصورت معلوم ہوتا تھا۔ یہ بات مشہور ہے کہ سادات خوبصورت ہوتے ہیں۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ حسینی النسب ہونے کے ناطے سے ظاہری حسن و جمال کا ایک نمونہ تھے۔ رنگ سفید سرخی مائل، پیشانی کشادہ، بھنوئیں صاف اور واضح، پلکیں گھنی، آنکھیں بڑی بڑی نہایت خوبصورت اور نورانی، ناک کھڑی، ہونٹ گلابی اور پتلے، داڑھی مبارک گول اور گھنی، بتیسی گول اور خوبصورت۔

جسم مبارک لمبا گداز اور قوی تھا۔ چلتے وقت قدم مبارک جلدی اُٹھاتے تھے۔ شانے پر بڑا رومال اور دست مبارک میں عصا ہوتا تھا۔ ہمیشہ سفید لباس استعمال فرماتے تھے۔ کرتا لمبا ڈھیلا نصف پنڈلی تک اور شلوار ڈھیلی ڈھالی ٹخنوں کے اوپر تک ہوتی تھی۔

حضرت سید نصیر حسین صاحب نقشبندی غفوری رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

آپ خود ارشاد فرماتے ہیں: ۱۹۷۴ء کا سال تھا یہ عاجز حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ

Marfat.com

علیہ کے ہمراہ شریفی مسجد میں رمضان کے آخری عشرہ میں معتکف تھا۔ دیگر برادرانِ طریقت بھی معتکف تھے۔ بعد نمازِ عصر حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بعد ختم خواجگان مراقبہ فرمایا۔ عجیب وغریب کیفیات کا ظہور ہوا۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے خصوصی توجہ فرمائی۔ اِس عاجز پر حالتِ وجد طاری ہوگئی۔ وجد نہایت شدت کا تھا۔ یہ عاجز اپنے بستر پر لوٹ رہا تھا۔ تھوڑی دیر کے بعد حالتِ وجد ختم ہوئی۔ اِس کے بعد حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اِس عاجز کو اپنے پاس بلا کر خلافت سے مشرف فرمایا اور یہ الفاظ زبانِ مبارک سے ارشاد فرمائے کہ جو امانت اللہ تعالیٰ نے میرے سینے میں ڈالی تھی وہ امانت میں تمہارے سینے میں ڈالتا ہوں اور فرمایا دستار بندی انشاء اللہ روضۂ اطہر کے سامنے کروں گا۔

رمضان کے بعد یہ عاجز شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر برادرانِ طریقت کے ہمراہ حج کی سعادت سے بہرہ ور ہوا۔ حج سے فراغت کے بعد مدینہ منورہ حاضری ہوئی۔ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اِس عاجز کو مواجہہ شریف میں لے گئے اور دستار بندی فرمائی اور حضور اکرم ﷺ کے حضور مجھے کھڑا کر کے میرے حق میں مخلصانہ دُعائیں فرمائیں۔ اِس طرح اللہ تعالیٰ نے اِس عاجز کو ایک عظیم بے بہا نعمت سے مالا مال فرمایا۔

جب پاکستان واپسی ہوئی اور یہ عاجز پگڑی باندھے ہوئے گھر میں داخل ہوا تو اِس عاجز کی اہلیہ نے پگڑی پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا کہ پگڑی نہ باندھو کہا کہ مجھے داڑھی رکھنے پر کوئی اعتراض نہیں بلکہ میں خوش ہوں البتہ عمامہ پر اعتراض ہے۔ نوجوانی کے عالم میں اللہ تعالیٰ نے اِس عاجز کو خلافت سے مشرف فرمایا۔ ہماری شادی ہوئے ابھی تھوڑا ہی عرصہ گزرا تھا چونکہ معاشرہ میں عمامہ کا عام رواج نہ تھا اِس لیے طبیعت پر شاق گزرا۔

ا...... اِنہی دنوں ایک عجیب کیفیت کا ظہور ہوا۔ کیفیت یہ تھی کہ ایک دن صبح کے وقت اِس عاجز نے دیکھا کہ اہلیہ زار و قطار رو رہی ہیں۔ میں نے پوچھا خیریت ہے کیوں رو رہی ہو؟ فرمایا آج رات حضور اکرم ﷺ کی زیارت ہوئی نہایت خوش وخرم تھے، دانت مبارک موتی کی طرح چمک رہے تھے، سر مبارک پر سفید رنگ کا عمامہ تھا۔ حضور اکرم ﷺ نے عمامہ کی طرف انگلی مبارک سے اشارہ کر کے فرمایا کہ دیکھو یہ کتنا خوبصورت معلوم ہوتا ہے۔ اشارہ یہ تھا کہ تم اپنے خاوند کے عمامہ پر اعتراض نہ کرو۔ اِس

خواب کے بعد اہلیہ نے اِس عاجز کے عمامہ پر اعتراض نہ کیا۔ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ. (نقشبندی کشکول)

۴۔۔۔۔۔مسجد فیض الغفور میں حسبِ معمول مرشدی و مولائی حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بعد نمازِ جمعہ ختمات پڑھائے۔ دورانِ ختمات اِس عاجز پر استغراق کی کیفیت طاری رہی۔ اسی حالت میں دیکھا کہ حضور اکرم ﷺ تشریف فرما ہیں۔ آنحضرت ﷺ کے روبرو دائیں جانب مرشدی و مولائی حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ تشریف فرما ہیں اور ہنس رہے ہیں۔ آنحضرت ﷺ کے روبرو بائیں جانب یہ عاجز مغموم اپنے زانو میں سر ڈالے بیٹھا ہے۔ اسی اثنا میں حضور اکرم ﷺ نے حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے اس عاجز کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے فرمایا کہ میرے بیٹے کو کچھ دو۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس وقت مسکرا رہے تھے۔ مذکورہ کیفیت اس عاجز نے حضرت شاہ صاحب کو بیان فرمائی تو مجھ کو اِس قدر گریہ طاری ہوا کہ بیان سے باہر۔ (نقشبندی کشکول صفحہ:۱۰۰)

اہلیہ کو زیارتِ نبی ﷺ

۱۔۔۔۔۔حضرت سید نصیر حسین صاحب نقشبندی غفوری رحمۃ اللہ علیہ خود ارشاد فرماتے ہیں:

''ایک مرتبہ اِس عاجز نے شب جمعہ اہل خانہ کو مراقبہ کرایا۔ دورانِ مراقبہ اہلیہ نے دیکھا کہ ایک تخت ہے اِس پر حضور اکرم ﷺ جلوہ افروز ہیں اور آنحضرت ﷺ کے ساتھ مولانا سیّد عبداللہ شاہ صاحب نقشبندی مجددی غفوری رحمۃ اللہ علیہ تشریف فرما ہیں۔ تخت کے چاروں طرف صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تشریف فرما ہیں اور سب مراقب ہیں۔

۲۔۔۔۔۔ایک دن اہلیہ نے اِس عاجز سے کہا کہ ان کی خواہش ہے کہ اپنے گھر پر جماعت کو بلوا کر ختم قرآن کرواؤں اور اس کا ثواب حضور اکرم ﷺ کو پہنچا دیا جائے چونکہ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بوجہ ضعف آنے سے معذور تھے اس لیے ان کو بلوانے کی نیت نہیں کی۔ چنانچہ اس ناچیز نے مسجد فیض الغفور جا کر حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے اہلیہ کی مذکورہ خواہش کا اظہار کیا۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا بہت اچھا اور یہ بھی فرمایا کہ وہ خود بھی تشریف لائیں گے۔ میں نے جا کر اہلیہ کو بتا دیا کہ درخواست منظور ہوگئی ہے اور حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ خود بہ نفس نفیس تشریف لائیں گے۔

Marfat.com

اہلیہ کی خوشی کی انتہا نہ رہی جب اُنہوں نے سنا کہ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ تشریف لا رہے ہیں (اِس لیے کہ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بوجہ ضعف بدن و بصارت ہر جگہ جانا بند کر دیا تھا۔ کہیں دعوت وغیرہ میں تشریف نہیں لے جاتے تھے) بہر حال جس دن میں نے اہلیہ کو یہ مژدہ سنایا کہ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ تمہارے گھر تشریف لا رہے ہیں اِسی رات اہلیہ کی عجیب و غریب کیفیت ہوئی۔ فرماتی ہیں کہ جیسے ہی میں نے عشاء کی نماز شروع کی، روضۂ اطہر سامنے آ گیا۔ حضور اکرم ﷺ کے دونوں دست مبارک خوشی سے روضۂ اطہر سے باہر نکل آئے اور حضور ﷺ نے اہلیہ سے فرمایا کہ ''میں خود شاہ صاحب کو ختم قرآن کیلئے بھیج رہا ہوں'' جب تک اہلیہ عشاء کی نماز پڑھتی رہیں روضۂ مبارک سامنے رہا۔

۳...... یاد رہے جس وقت اِس عاجز نے حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو ختم قرآن کی دعوت دی تھی یہ بھی عرض کیا تھا کہ جب آپ غریب خانے پر تشریف لائیں گے تو عاجز کی دو بچیوں کو بھی سلسلہ میں داخل فرما لیجئے گا اس لیے کہ وہ سلسلہ میں داخل ہونا چاہتی ہیں۔ چنانچہ مورخہ ۲۴/نومبر ۱۹۸۹ء بعد نمازِ جمعہ جماعت کی کثیر تعداد اِس عاجز کے غریب خانے پر حاضر ہوئی۔ ایک طرف ختم قرآن ہوا اور دوسری طرف حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ختم خواجگان پڑھائے۔ بعدۂ ماحضر نوش فرمانے کے بعد جماعت تشریف لے گئے۔ تنہائی میں پردے کی حالت میں دونوں بچیوں کو میری موجودگی میں حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے سلسلہ میں داخل فرمایا اور اہلیہ کی تجدید بیعت فرمائی۔

جس وقت حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بیعت فرما رہے تھے اہلیہ کہتی ہیں اس وقت بھی روضۂ اطہر سامنے آ گیا اور اہلیہ کے دِل پر دو جھٹکے لگے۔

۴...... اہلیہ کہتی ہیں جب وہ مغرب کی نماز پڑھ رہی تھیں جیسے ہی اُنہوں نے سجدے سے سر اُٹھایا تو دیکھا کہ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اِسی جگہ سجدہ کیا جس جگہ اُنہوں نے کیا تھا اور حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا چہرہ مبارک صاف نظر آیا۔''

مذکورہ باتوں کا اِس عاجز کو کوئی علم نہ تھا۔ البتہ انوارات کی کثرت بار بار محسوس کرتا تھا۔ یہاں تک کہ اہلیہ سے کہا کہ آج کیا بات ہے۔ انوارات کی اتنی کثرت کیوں ہے تو

Marfat.com

اہلیہ مسکرا دیں اور کوئی جواب نہ دیا۔ حسب معمول میں نماز جمعہ سے قبل صبح تقریباً دس گیارہ بجے کے دوران بستر پر سونے کی غرض سے لیٹ گیا لیکن انوارات کی کثرت کی وجہ سے نیند نہ آئی۔ کروٹیں لیتا رہا۔ آخر اُٹھ گیا اور اہلیہ سے کہا کہ انوارات کی کثرت کی وجہ سے نیند نہیں آتی۔ اہلیہ پھر مسکرا دیں اور مذکورہ کیفیات کا کوئی ذکر نہ کیا۔ میں سمجھ گیا کہ کوئی ماجرا ضرور ہے۔ میں نے کہا کہ چونکہ ہم حضور ﷺ کے ایصالِ ثواب کے لیے قرآن خوانی کروا رہے ہیں، شاید اسی وجہ سے یہ انوارات ہیں اس پر اہلیہ نے بتلایا کہ اُنہوں نے تہیہ کر لیا تھا کہ جب تک شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ غریب خانہ پر تشریف نہیں لے آئیں گے اس وقت تک وہ مذکورہ کیفیت مجھ کو نہ بتائیں گی۔ چنانچہ جب آج شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ تشریف لے آئے تو مذکورہ کیفیت بتائی۔

☆...... شیخ کامل حضرت نصیر حسین صاحب نقشبندی غفوری رحمۃ اللہ علیہ کا سانحہ ارتحال کچھ اس طرح ہے

تقریباً ۱۴ ماہ کی طویل علالت کے بعد ۱۹ دسمبر ۱۹۹۸ء بمطابق ۲۹ شعبان المعظم ۱۴۱۹ھ بروز ہفتہ دار فانی سے رحلت فرما گئے، آپ سلسلۂ نقشبندیہ کے ایک کامل شیخ طریقت تھے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

نماز جنازہ آپ کے خلیفۂ مجاز مدرسہ گلشن عمر سہراب گوٹھ کے ناظم اعلیٰ جناب حضرت قاری مولانا مفتاح اللہ صاحب (استاد حدیث جامعہ بنوری ٹاؤن، کراچی) نے پڑھائی۔

سلسلۂ نقشبندیہ کی اشاعت و تبلیغ کیلئے اپنے آپ کو ہمہ تن وقف کر رکھا تھا۔ ہزاروں مردہ دلوں کو زندہ کر کے حیات روحانی بخشی۔ کراچی اور کراچی سے باہر ملک کے دور دراز حصوں میں ذکر وفکر کے حلقے قائم کر کے نقشبندی خانقاہیں قائم کیں، چنانچہ خرابیٔ صحت کے باوجود سلسلۂ کے فروغ کیلئے افغانستان کا تبلیغی سفر کیا۔ جہاں جلال آباد اور کابل کے گورنروں نے والہانہ انداز سے آپ کا استقبال کیا۔

آپ کی شخصیت اتباع سنت، استغنا، تواضع اور خوش اخلاقی کا پیکر تھی۔

ویسے تو آپ کی زندگی کے پاکیزہ واقعات بے شمار ہیں مگر ایک خاص بات جو بدیہی طور پر اتباع سنت ہی کی ایک برکت قرار دی جاسکتی ہے کہ تدفین کے وقت ایک عجیب قسم کی خوشبو محسوس ہوئی تھی۔ عین وصال کے وقت آسمان کی طرف نگاہِ مبارک اٹھائی پھر

Marfat.com

مسکرائے اور ساتھ ہی بلند آواز میں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ کر اپنی جان جان آفرین کے سپرد کردی۔

رب کریم ان کے درجات کو بلند فرمائے اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے آمین۔

فقیر صوفی حضرت نور محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

روضہ پاک سے خانقاہ سراجیہ کی حاضری کا اشارہ

حاجی عبدالرشید صاحب مدظلہ نے سنایا کہ علی پور سیداں (ضلع سیالکوٹ) کے جو بزرگ سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کے گزرے ہیں ان کے ایک مخلص مرید فقیر صوفی حضرت نور محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ بڑی طویل عمر پا کر واصل الی اللہ ہوئے ،ان کی ملاقاتیں اکثر خانقاہ سراجیہ نقشبندیہ مجددیہ شریف کے جدید متول رانا احمد حسن صاحب ریٹائر آفیسر ساکن لاہور سے رہتی تھیں ،حضرت صوفی نور محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ حرمین شریفین حاضر ہوئے روضہ اطہر پر دوران حاضری حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے تو عرض کیا یارسول اللہ (ﷺ) میرے اکابر بزرگ تو وصال فرماچکے ہیں اس سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ میں آپ ﷺ رہنمائی فرمادیں ،ارشاد فرمایا''وہ دیکھو خانقاہ سراجیہ نقشبندیہ مجددیہ میں میرے بیٹے محمد عبداللہ موجود ہیں ان سے ملو'' حرمین شریفین سے واپسی پر صوفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ خانقاہ شریف حاضر ہوئے اور سیدی حضرت ثانی مولانا محمد عبداللہ صاحب نور اللہ مرقدہ کی خدمت میں تمام واقعہ بیان کیا۔ بقول احمد حسن صاحب حضرت اقدس ثانی مولانا محمد عبداللہ صاحب نور اللہ مرقدہ نے فرط محبت عقیدت وانجذاب میں یہ واقعہ سن کر صوفی نور محمد صاحب کو عالی توجہات سے سرفراز فرمایا۔

مولانا محمد الیاس عباسی نقشبندی غفوری مدظلہ کو زیارت نبی ﷺ

(صاحبزادہ مرشد العلماء والصلحاء ،فضیلۃ الشیخ حضرت اقدس مولانا شمس الرحمٰن العباسی نقشبندی غفوری دامت برکاتہم وفیوضہم)

۱......حضرت اقدس دامت برکاتہم وفیوضہم کے صاحبزادے مولانا محمد الیاس عباسی

Marfat.com

صاحب ان کا ایک مبارک خواب مندرجہ ذیل ہے۔

”میں نے دیکھا کہ والد محترم دامت برکاتہم جماعت تبلیغ سے یعنی چلہ سے واپس فرما رہے ہیں تو ہم نے سوچا چلو ایئر پورٹ چلتے ہیں زیارت کے لئے تو حضرت دامت برکاتہم جب تشریف لے آئے تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بڑی عالیشان مسجد ہے اس کے صحن میں حضرت مدظلہ حضور اقدس ﷺ کے ساتھ ساتھ چل رہے ہیں۔ اور بڑی پیاری مناظر کی صورت میں خوب آپس میں گفتگو ہو رہی ہے اور بہت ہی دید کا خوبصورت منظر ہے.....“

۲.....ان کا دوسرا خواب بھی ملاحظہ فرمائیں:

”میں نے خواب میں دیکھا کہ میں حضور اقدس ﷺ کے روضۂ مبارک میں داخل ہو گیا ہوں، اور اندر روضۂ مبارک کا رنگ اندر سے سبز ہے، اور بہت ہی خوبصورت لگ رہا ہے، اور میں نے ایک درود شریف ”اللهم صلی علی محمد وعلی ال محمد كما تحب وترضى له“ خدمت عالیہ میں پیش کیا، تو روضۂ مبارکہ سے حضور پاک ﷺ نے قرآن پاک کی ایک آیت بڑے خوبصورت انداز میں تلاوت فرمائی، (لیکن آیت ابھی مجھے یاد نہیں ہے) اب میں اس خواب کو خواب ہی میں اپنی قبلہ محترمہ نانی صاحبہ سے بیان کرتا ہوں، تو وہ کہتی ہے کہ یہ درود شریف کی کثرت کی برکت ہے“۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ
اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى
اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى
اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

Marfat.com

زیارت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مجرب وظیفے

زیارت کا قاعدہ

قاعدہ:۱

اس سعادت عظمٰے سے مشرف ہونے والے حضور انور ﷺ کو جو مختلف اشکال اور صورتوں میں دیکھتے ہیں تو یہ ان کی اپنی استعداد صلاحیت کی وجہ سے ہے۔قلب کی جلد اور نورانیت جس قدر زیادہ ہوگی اس قدر حضور انور ﷺ کو اپنی اصلی صورت اور بے مثال خداداد حسن و جمال کے ساتھ دیکھا جائے گا آئینہ میں بعض اوقات رنگ زرد نظر آتا ہے اور بعض اوقات سیاہی مائل تو یہ آئینے کے زنگار کا قصور ہے اصل ذات وہی ہے اور صفات کے بدلنے سے ذات نہیں بدلتی حضور ﷺ کو کسی بھی صورت میں دیکھا جائے تو ذات مقدس وہی ہے جس میں کوئی تبدیلی نہیں اور اس سے برحق حضور ﷺ ہی کو دیکھا گیا ہے۔

قاعدہ:۲

کثرت درود شریف سے بھی زیارت ہو جاتی ہے۔حضرت شیخ اکبر محی الدین قدس سرہ نے فرمایا کہ اہل محبت کو چاہیے کہ درود پاک پڑھنے پر صبر و استقلال سے ہمیشگی کریں یہاں تک کہ وہ جان جہاں ﷺ خود تشریف لائیں اور شرف زیارت سے نوازیں۔
حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تک پہنچنے والا راستوں میں سے قریب تر راستہ درود پاک ﷺ ہے،درود شریف کے بغیر اللہ تعالیٰ تک پہنچنا ناممکن ہے، بلکہ ایسا شخص ہمیشہ حجاب میں رہے گا اور اسے سالکان راہ براجاہل اور پاگل کے نام سے موسوم کرتے ہیں کیونکہ یہ دربار الٰہی سے بے خبر ہے۔
اسی لئے حضرت قطب العلماء والاولیاء ابوالمواہب رحمۃ اللہ علیہ حضرت امام محمد عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ نے فرمایا کہ ہمارا طریقہ ہے کہ درود کی اتنی کثرت کریں کہ ہم حالت بیداری میں سید دو عالم ﷺ کے حضور حاضر ہوں جیسے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حاضر ہوتے ہیں اور ہم سرکار سے دینی امور کے بارے میں اور ان احادیث مبارکہ کے بارے میں سوال کریں جن کو حفاظ نے ضعیف کہا ہے اور اگر ہمیں یہ حاضری نصیب نہ ہو تو

Marfat.com

ہم درود پاک کثرت کرنے والوں سے شمار نہ ہوں۔

حکایت محمد بن سعید رحمۃ اللہ علیہ

حضرت امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ اور دوسرے محدثین سے منقول ہے کہ محمد بن سعید بن مطرف رحمۃ اللہ علیہ جو نیک لوگوں میں سے ایک بزرگ تھے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنا یہ معمول بنا رکھا تھا کہ رات جب سونے کے وقت لیٹتا تو ایک مقدار معین درود شریف کو پڑھا کرتا تھا ایک رات کو میں اپنے بالا خانہ پر اپنا وظیفہ درود شریف کا پورا کر کے سو گیا تو امام الانبیاء ﷺ کی خواب میں زیارت ہوئی میں نے دیکھا کہ رحمۃ للعالمین ﷺ بالا خانہ کے دروازے سے اندر تشریف لائے سرکار کی تشریف آوری سے سارا بالا خانہ روشن ہو گیا۔ حضور اقدس ﷺ میرے پاس تشریف لائے، اور ارشاد فرمایا ذرا تو اپنے اس منہ کو آگے کر جس سے تو بکثرت درود پڑھتا ہے تاکہ میں اس کو چوموں، مجھے اس سے شرم آئی کہ آپ کے دہن مبارک کی طرف منہ کروں میں نے ادھر سے اپنے منہ مبارک کو پھیر لیا۔ تو رحمۃ للعالمین ﷺ نے میرے رخسارے پر بوسہ دیا۔ گھبراہٹ سے میری آنکھ کھل گئی میری اس گھبراہٹ سے میری بیوی جو میرے پاس تھی اس کی بھی آنکھ کھل گئی تو سارا بالا خانہ مشک کی خوشبو سے مہک رہا تھا اور مشک کی خوشبو میرے رخسار سے کئی روز تک آتی رہی۔

حضرت مولانا فیض الحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ

مولانا فیض الحسن صاحب سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ درود پاک کی کثرت کیا کرتے تھے، جب ان کا انتقال ہوا تو ان کے مکان سے ایک مہینہ تک خوشبو مہکتی رہی۔

(ف) یہ صرف اس لئے کہ انہیں حضور سرور دو عالم ﷺ نے زیارت سے مشرف فرمایا ہوگا۔ (جذب القلوب صفحہ ۳۲۹، مطالع المسرات صفحہ ۵۸)

مصنف دلائل الخیرات

محمد بن سلیمان الجزولی، سملالی رحمۃ اللہ علیہ جو دلائل خیرات کے مصنف ہیں آپ خدا کی عبادت کے لئے چودہ برس تک حجرہ میں رہے، پھر لوگوں کو فائدہ پہنچانے کے لئے باہر نکلے اور مریدوں کی تربیت فرمانی شروع کر دی۔ آپ کے ہاتھ پر بہت بڑی مخلوق نے

Marfat.com

توبہ کی اور آپ کا ذکر آفاق عالم میں شہرت حاصل کر گیا۔ آپ سے بڑے بڑے خرق عادات اور بڑی بڑی کرامتیں اور بڑے بڑے عظیم الشان فضائل ظاہر ہوئے، آپ کے مرید بارہ ہزار چھ سو پینسٹھ تھے۔ جنہوں نے حسب مراتب بڑے بڑے مراتب حاصل کئے آخر حضرت نے اس دار ناپائیدار سے انتقال فرمایا۔ آپ کو بلاد سوس کی مسجد کے وسط میں اسی لئے بنائی گئی تھی اور دفن کیا گیا۔ آپ کے وصال کے ستتر (۷۷) سال بعد آپ کی لاش مبارک کو مراکش میں منتقل کیا تو آپ کو ایسا ہی پایا گیا جیسے دفن کئے گئے تھے۔ آپ کے حالات میں زمین نے کوئی اثر اور طول زمانے نے کوئی تغیر پیدا نہیں کیا تھا۔ سر اور داڑھی مبارک کے بالوں میں خط بنوانے کا نشان ایسا ہی تھا جیسا انتقال کے وقت تھا کیونکہ انتقال کے روز آپ نے خط بنوایا تھا اور کسی شخص نے آپ کے چہرہ پر انگلی رکھ کر چلائی تو اس کے نیچے سے خون ہٹ گیا جب انگلی اٹھائی تو خون لوٹ آیا جیسے زندہ آدمی میں ہوتا ہے آپ کا مزار مراکش میں ہے، قبر شریف پر بہت عظمت برستی ہے اور لوگوں کے ٹھٹھ کے ٹھٹھ بندھے رہتے ہیں اور مزار شریف پر دلائل الخیرات بکثرت پڑھتے ہیں اور یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ محبوب کبریا ﷺ پر کثرت سے درود شریف پڑھتے رہنے کی وجہ سے آپ کی قبر سے کستوری کی خوشبو آتی رہتی ہے۔

حضرت ابوالمواہب شاذلی قدس سرہ

حضرت شیخ عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ طبقات میں لکھتے ہیں کہ سیدی شیخ محمد ابوالمواہب شاذلی رحمۃ اللہ علیہ اجل علماء وفضلاء میں سے اور صاحب تصانیف کثیرہ ہیں، اور بکثرت خواب میں زیارت مصطفیٰ ﷺ سے مشرف ہوتے۔ خود فرماتے ہیں میں نے دربار رسالت ﷺ میں عرض کیا کہ مجھے جو آپ کی زیارت باسعادت ہوتی ہے لوگ اس کی تکذیب کرتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرماتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی عزت وعظمت کی قسم ہے کہ جو شخص اس پر یقین نہ کرے گا یا اس میں تمہاری تکذیب کرے گا تو اس کی موت یہودیت یا نصرانیت یا مجوسیت پر ہوگی، فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے ۸۲۵ھ میں جامع کی چھت پر رحمۃ للعالمین ﷺ کی زیارت کی۔ آپ نے اپنا دست اقدس میرے دل پر رکھ کر فرمایا بیٹے! غیبت حرام ہے کیا تو نے اللہ تعالیٰ کا کلام نہیں سنا وہ فرماتا ہے: ولا یغتب

Marfat.com

بعضکم بعضاً (ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو) اور (یہ اس وقت فرمایا جبکہ) میرے پاس کچھ لوگ بیٹھے دوسروں کی غیبت کررہے تھے۔ پھر ارشاد فرمایا کہ اگر کسی مجبوری سے کسی کی غیبت سن بھی لے تو سورۂ اخلاص اور معوذتین تین مرتبہ پڑھ کر اس کا ثواب اس شخص کو بخش دو جس کی غیبت کی گئی ہے

(۲) فرماتے ہیں کہ خواب میں اپنے محبوب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو دیکھا تو آپ نے ارشاد فرمایا تم سوتے وقت: اعوذ بالله من الشيطان الرجيم پانچ مرتبہ پڑھ کر اللهم بحق محمد ارنی وجه محمد حالاً ومالاً پڑھو تو میں تمہارے پاس تشریف لاؤں گا اور بالکل پیچھے نہ رہوں گا۔

(۳) فرماتے ہیں کہ میں نے سید العالمین ﷺ کی زیارت کی تو آپ نے فرمایا کہ تم ایک لاکھ آدمیوں کی سفارش کروگے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کس عمل کی بدولت مجھے یہ کرام حاصل ہوا ہے۔ فرمایا یہ اعزاز تجھے اس درود کی برکت سے حاصل ہوا جس کا ثواب تو مجھے بھیجتا ہے۔

(۴) فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے درود شریف جلدی میں پڑھا تاکہ اپنے درود کو جو ایک ہزار تھا پورا کروں تو امام الانبیاء سید المرسلین ﷺ نے فرمایا کہ کیا تجھے معلوم نہیں کہ جلدی کرنا شیطان سے ہے پھر ارشاد فرمایا: اللهم صل و سلم على سيدنا محمد وعلىٰ آل سيدنا محمد! ترتیل اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھو مگر جب وقت تنگ ہو تو جلدی میں کوئی حرج نہیں پھر فرمایا کہ جو میں نے ذکر کیا ہے یہ طریقہ افضل ہے ورنہ جس طریقہ تم درود پڑھو وہ درود ہی ہے ساتھ یہ بھی فرمایا کہ جب تم درود شریف پڑھنا شروع کرو تو اچھی بات یہ ہے کہ اول اور آخر میں درود شریف نامہ پڑھ لیا کرو اگرچہ ایک بار بھی پڑھو۔ اور فرمایا کہ صلوٰۃ نامہ یہ ہے:

اللهم صل على سيدنا محمد و علىٰ آل سيدنا محمد كما صليت على سيدنا ابراهيم وعلىٰ آل سيدنا ابراهيم وبارك علىٰ سيدنا محمد وعلىٰ آل سيدنا كما باركت على سيدنا ابراهيم و علىٰ آل سيدنا ابراهيم فى العالمين انک حميد مجيد السلام عليک ايها النبی ورحمة الله وبركاته.

Marfat.com

(۵) یہی محمد ابوالمواہب شاذلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک دفعہ جامع ازہر میں قصیدہ بردہ شریف کے اس شعر میں ایک شخص سے جھگڑا ہو گیا۔

فمبلغ العلم فيه انه بشر　　　وانه خير خلق الله كلهم

کہنے لگا کہ سید المرسلین ﷺ کی تمام مخلوق پر افضلیت پر کوئی دلیل نہیں میں نے کہا کہ حضور رحمت دو عالم ﷺ کی سب مخلوق پر افضلیت کے متعلق امت کا اجماع ہے، مگر اس نے نہ مانا میں نے اپنے نبی کریم رؤف ورحیم علیہ التحیہ والتسلیم کو حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ جامع ازہر کے منبر کے پاس دیکھا۔ آپ نے مجھے دیکھ کر ''مرحبا بجینا'' فرمایا پھر اپنے اصحاب سے مخاطب ہو کر فرمایا کیا تمہیں آج کے واقع کے متعلق علم ہے سب نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ ﷺ، پھر خود ارشاد فرمایا کہ فلاں بد بخت کا زعم ہے کہ ملائکہ مجھ سے افضل ہیں، صحابہ علیہم الرضوان نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ایسا ہر گز نہیں ہو سکتا۔ یعنی آپ ہی سب سے افضل ہیں فرمایا فلاں بد بخت کا عقیدہ ہے کہ میری افضلیت پر اجماع منعقد نہیں ہوا۔ وہ یہ نہیں جانتا کہ معتزلہ کی مخالفت اہل سنت کے ساتھ اجماع میں قادح نہیں ساتھ ہی فرمایا کہ وہ بد بخت اول تو زندہ نہیں رہے گا اگر زندہ رہا بھی تو ذلت ورسوائی کی زندگی گزارے گا۔

(۶) فرماتے ہیں کہ جب میں، اپنے آقائے رحمت ﷺ کی زیارت باسعادت سے مشرف ہوا تو آپ نے فرمایا کہ اپنا وہ منہ کر د جس سے مجھ پر ہزار بار دن کو ہزار بار رات کو درود شریف پڑھتا ہے تو آپ نے میرے منہ پر بوسہ دیا۔

(۷) فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ وقت زیارت میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (ﷺ)! جو نیاز مند آپ پر ایک دفعہ درود شریف پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر دس بار درود بھیجتا ہے۔ کیا یہ اس شخص کے لئے جو حضور قلب سے پڑھے، فرمایا نہیں بلکہ ہر درود خواں کے لئے ہے۔ البتہ جو بلا حضور قلب سے پڑھے تو اس کے لئے پہاڑوں کے مانند فرشتے یعنی بہت فرشتے دعا مانگتے ہیں اور اس کے حق میں طلب مغفرت کرتے ہیں اور جو حضور قلب سے پڑھتا ہے کہ اس کا ثواب اللہ جل شانہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

(۸) فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے مجلس میں یہ شعر پڑھا:

محمد بشر لا کالبشر: بل هو یا قوت بین الحجر

پھر میں نے سرکار مدینہ ﷺ کی زیارت کی۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس شعر کے پڑھنے کی برکت سے تمہاری اور ان لوگوں کی جنہوں نے تمہارے ساتھ اس شعر کو پڑھا ہے اللہ تعالیٰ نے بخشش فرمادی ہے اس کے بعد آپ وقت وصال تک اس شعر کو ہر محفل میں پڑھتے رہے۔

(۹) حضرت شاذلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سرور دو عالم ﷺ کو دیکھا تو آپ نے مجھے اپنے متعلق فرمایا کہ میں مردہ نہیں (بلکہ زندہ ہوں) میری موت کا مطلب ان لوگوں کے لئے جو دانش مند نہیں ہیں محض پردہ پوشی ہے مگر جو دانش مند ہیں میں ان کو دیکھتا ہوں اور وہ مجھے دیکھتے ہیں (بلکہ وہ ایسا دیکھتے ہیں کہ آنکھ بھی نہیں جھپکتی)

رسول نما بزرگ

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سید حسن دہلوی ملقب بہ رسول نما تھے۔ دو ہزار روپیہ لے کر زیارت رسول ﷺ سے مشرف کرتے تھے۔

(ف) یہ بزرگ سیدنا اویس قرنی رضی اللہ عنہ کے خلیفہ تھے۔ جنہیں سینکڑوں سال بعد کو عالم بیداری میں سیدنا اویس قرنی نے خلافت سے نوازا (دو ہزار روپیہ لینا اپنے لئے نہیں فقراء و مساکین کی ضرورت پورا کرنے اور زیارت کی قدر و منزلت بحال رکھنے کیلئے تھا)۔

کشف

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مولوی قلندر صاحب رحمۃ اللہ کو ہر روز زیارت رسول ﷺ ہوتی تھی ایک دن کسی لڑکے کو (کہ سید تھا) طمانچہ مارا اس دن سے زیارت منقطع ہوگئی مدینہ منورہ کے مشائخ سے رجوع کی۔ انہوں نے ایک عورت ولیہ مجذوبہ کا حوالہ دیا فرماتے ہیں جب وہ عورت مسجد نبوی میں آئی، مولانا نے عرض کیا سنتے ہی جوش میں آئی اور مولانا کا ہاتھ پکڑ کر کہا۔ شف هذا رسول الله ﷺ پس مولانا نے چشم ظاہر سے بحالت بیداری میں زیارت کی۔ اس سے پہلے اس لڑکے سے خطا بھی معاف کروائی تھی مگر کچھ مفید نہ ہوا تھا۔

اس قاعدہ کا اختتام حضرت عارف جامی قدس سرہ کی درد بھری کہانی پر ختم کرتا ہوں۔

Marfat.com

عارف جامی کی درد بھری کہانی

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب اس ناکارہ کی عمر تقریباً دس گیارہ برس کی تھی گنگوہ میں اپنے والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے یہ کتاب پڑھی تھی اس وقت اس کی زبانی بس کے متعلق ایک قصہ بھی سنا ہے اور وہ قصہ ہی خواب میں اس کی طرف ذہن کے منتقل ہونے کا داعیہ بنا۔ قصہ یہ سنا تھا کہ مولانا جامی نور اللہ مرقدہ، اعلی اللہ مراتبہ یہ نعت کہنے کے بعد جب ایک مرتبہ حج کے لئے تشریف لے گئے تو ان کا ارادہ یہ تھا کہ روضۂ اقدس (ﷺ) کے پاس کھڑے ہو کر اس نظم کو پڑھیں گے۔ جب حج کے بعد مدینہ منورہ کی حاضری کا ارادہ کیا تو امیر مکہ نے خواب میں حضور اقدس ﷺ کی زیارت کی، حضور اقدس ﷺ نے خواب میں ان کو یہ ارشاد فرمایا کہ اس کو (جامی کو) مدینہ نہ آنے دیں۔ امیر مکہ نے ممانعت کر دی مگر ان پر جذب و شوق اس قدر غالب تھا کہ یہ چھپ کر مدینہ منورہ کی طرف چل دیئے۔ امیر مکہ نے دوبارہ خواب دیکھا۔ حضور ﷺ نے فرمایا وہ آ رہا ہے اس کو یہاں نہ آنے دو۔ امیر نے آدمی دوڑائے اور ان کو راستہ سے پکڑوا کر بلایا ان پر سختی کی اور جیل خانہ میں ڈال دیا اس پر امیر کو تیسری مرتبہ حضور اقدس ﷺ کی زیارت ہوئی۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ کوئی مجرم نہیں بلکہ اس نے کچھ اشعار کہے ہیں جن کو یہاں آ کر میری قبر پر کھڑے ہو کر پڑھنے کا ارادہ کر رہا ہے اگر ایسا ہوا تو قبر سے مصافحہ کے لئے ہاتھ نکلے گا جس میں فتنہ ہوگا اس پر ان کو جیل سے نکالا گیا اور بہت اعزاز و اکرام کیا گیا۔ اس قصہ کے سننے یا یاد میں تو اس ناکارہ کو تردد نہیں لیکن اس وقت اپنے ضعف بینائی اور امراض کی وجہ سے مراجعت کتب سے معذوری ہے ناظرین میں سے کسی کو کسی کتاب کا حوالہ اس ناکارہ کی زندگی میں ملے تو اس ناکارہ کو بھی مطلع فرما کر ممنون فرمائیں اور مرنے کے بعد اگر ملے تو حاشیہ اضافہ فرما دیں اس قصہ ہی کی وجہ سے اس ناکارہ کا خیال اس نعت کی طرف گیا تھا اور اب تک یہی ذہن میں ہے اور اس میں کوئی استبعاد نہیں۔ سید احمد رفاعی مشہور بزرگ اکابر صوفیہ میں سے ہیں، ان کا قصہ مشہور ہے کہ جب ۵۵۵ھ میں وہ زیارت کے لئے حاضر ہوئے تو قبر اطہر (ﷺ) کے قریب کھڑے ہو کر دو شعر پڑھے تو دست مبارک باہر نکلا اور انہوں نے اس کو چوما۔ اس ناکارہ کے رسالہ

Marfat.com

فضائل حج کے حکایات زیارت مدینہ کے سلسلہ میں نمبر:۱۲ پر یہ قصہ مفصل علامہ سیوطی کی کتاب "الحاوی" سے گزر چکا ہے اور بھی متعدد قصے اس روضۂ اقدس (ﷺ) سے سلام کا جواب ملنے کے ذکر کیے گئے ہیں۔

پھر شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مولانا جامی کا قصیدہ فارسی میں ہے اور ہمارے مدرسہ کے ناظم الحاج اسعد اللہ صاحب فارسی سے خصوصیت کے ساتھ ساتھ اشعار سے بھی خصوصی مناسبت رکھتے ہیں اور حضرت اقدس حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے جلیل القدر خلفاء ہیں جس کی وجہ سے عشق نبوی کا جذبہ بھی جتنا ہو برمحل ہے اس لئے میں نے مولانا موصوف سے درخواست کی تھی کہ وہ اس کا ترجمہ فرمادیں جو اس نعت کی شان کے مناسب ہو۔ مولانا نے اس کو قبول فرمالیا۔ اس لئے ان اشعار کے بعد ان کا ترجمہ بھی پیش کردیا جائے گا۔

مثنوی مولانا جامی رحمۃ اللہ تعالیٰ

۱۔ز مہجوری برآمد جان عالم	ترحم یا نبی اللہ ترحم
۲۔نہ آخر رحمتہ للعالمینی	زمحر وماں چرا غافل نشینی
۳۔زخاک اے لالۂ سیراب برخیز	چونرگس خواب چند از خواب برخیز
۴۔بروں آور سراز برد یمانی	کہ روے تست صبح زندگانی
۵۔شب اندوہ مارا روزگر اواں	ز رویت روز ما فیروز گرداں
۶۔بہ برتن درپوش عنبر بوئے جامہ	بسر بربند کافوری عمامہ
۷۔فرود آویزا زسر گیسواں را	فگن سایہ بپا سرو رواں را
۸۔ادیم طائفی نعلین پاکن	شراک ازرشتہ جانہائے ماکن
۹۔جہانے دیدہ کردہ فرش رہ اند	چو فرش اقبال پابوس تو خواہند
۱۰۔زحجرہ پائے درصحن حرم نہ	بفرق خاک رہ بوساں قدم نہ
۱۱۔بدہ دستی زپا افتادگاں را	بکن دلداری دلداگاں را
۱۲۔اگرچہ غرق دریائے گناہم	فتادہ خشک لب بر خاک راہم
۱۳۔تو ابر رحمتی آں بہ کہ گاہے	کنی بر حال لب خشکاں نگاہے

Marfat.com

۱۴۔خوشا کز گرد رہ سویت رسیدیم | بدیدہ گرد از کویت کشیدیم
۱۵۔مسجد سجدۂ شکرانہ کردیم | چراغت را ز جاں پروانہ کردیم
۱۶۔بگرد روضات گشتیم گستاخ | دلم چوں پنجرۂ سوراخ سوراخ
۱۷۔زدیم از اشک ابر چشم بے خواب | حریم آستانہ روضۂ آت آب
۱۸۔گہے رفتیم زاں ساحت غبارے | گہے چیدیم زوخا شاک وخارے
۱۹۔ازاں نورِ سواد دیدہ دادیم | وزیں برریش دل مرہم نہادیم
۲۰۔بسوئے منبرت رہ برگرفیتم | زچہرۂ پایہ اش درزر گرفتیم
۲۱۔ز محرابت بسجدہ کام جستیم | قدم گاہت بخون دیدہ شستیم
۲۲۔بپائے ہر ستون قد راست کردیم | بمقام راستاں درخواست کردیم
۲۳۔زداغ آرزویت بادل خوش | زدیم ازدل بہر قندیل آتش
۲۴۔کنوں گرتن نہ حاک آں حریم ست | بحمد اللہ کہ جاں آں جامقیم ست
۲۵۔بخود درماندہ ام ازنفس خودرائے | ببین درماندۂ چندیں بخشائے
۲۶۔اگر نبود چولطفت دست یارے | زدست ما نیاید ہیچ کارے
۲۷۔قضائی افگند از راہ مارا | خدرا از خدا در خواہ مارا
۲۸۔کہ بخشد از یقین اول حیاتے | وبد آنگہ بکار دیں ثباتے
۲۹۔چو ہول روز رستا خیز خیزد | بآتش آبروئے مانہ ریزد
۳۰۔کند باایں ہمہ گمراہی ما | ترا اذنِ شفاعت خواہی ما
۳۱۔چو چوگاں سرفگندہ آوری روئے | بمیدان شفاعت امتی گوئے
۳۲۔بحسن اہتمامت کار جامی | طفیل دیگراں یابد تمامی!

ترجمہ: از حضرت مولانا اسعد اللہ صاحب ناظم مدرسہ مظاہر علوم خلیفہ مجاز بیعت از حکیم الامت حضرت مولانا الحاج اشرف علی صاحب تھانوی نور اللہ مرقدہ

(۱) آپ کے فراق عالم سے کائنات کا ذرہ ذرہ جان بلب ہے اور دم توڑ رہا ہے اے رسول خدا نگاہِ کرم فرمائیے ،اے ختم المرسلین رحم فرمائیے۔(۲) آپ یقیناً رحمتہ اللعالمین ہیں ہم حرماں نصیبوں اور ناکاماں قسمت سے آپ کیسے تغافل فرماتے ہیں۔

Marfat.com

(۳) اے لالہ خوش رنگ اپنی شادابی و سیرابی سے عالم کو مستفید فرمائیے اور آب نرگسیں سے بیدار ہو کر ہم محتاجان ہدایت کے قلوب کو منور فرمائیے۔

اے بسرا پردۂ یثرب بخواب خیز کہ شد مشرق و مغرب خراب

(۴) اپنے سر مبارک کو یمنی چادروں کے کفن سے باہر نکالئے کیونکہ آپ کا روئے انور صبح زندگانی ہے۔ (۵) ہماری غمناک رات کو دن بنا دیجئے اور اپنے جمال جہان آرا سے ہمارے دن کو فیروز مندی و کامیابی عطا کر دیجئے۔ (۶) بر جسم اطہر حسب عادت عنبر بیز لباس آراستہ فرمایئے اور سفید کافوری عمامہ زیب سر فرمائیے۔ (۷) اپنی عنبر بار مشکیں زلفوں کو سر مبارک سے لٹکا دیجئے۔ تا کہ ان کا سایہ آپ کے بابرکت قدموں پر پڑے۔

(۸) حسب دستور طائف کے مشہور چمڑے کی مبارک نعلین (پاپوش) پہنئے اور ان کے تسمے اور پٹیاں ہمارے رشتہ جان سے بنائیے۔ (۹) تمام عالم اپنے دیدو دل کو فرش راہ کئے ہوئے اور بچھائے ہوئے ہے اور فرش زمین کی طرف آپ کی قدم بوسی کا فخر حاصل کرنا چاہتا ہے۔ (۱۰) حجرہ شریف یعنی گنبد خضراء سے باہر آ کر صحن حرم میں تشریف رکھئے راہ مبارک کے خاک بوسوں کے سر پر قدم رکھئے۔ (۱۱) عاجزوں کی دستگیری بے کسوں کی مدد فرمائیے اور مخلص عشاق کی دلجوئی و دلداری کیجئے۔ (۱۲) اگرچہ ہم گناہوں کے دریا میں از سرتا پا غرق ہیں لیکن آپ کی راہ مبارک پر تشنہ و خشک لب پڑے ہیں۔ (۱۳) آپ ابر رحمت ہیں شایانِ شان گرامی ہے کہ پیاسوں اور تشنہ لبوں پر ایک نگاہ کرم ڈالی جائے۔

اب اگلے اشعار کے ترجمہ سے پہلے یہ عرض کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اکثر حضرات کا تو خیال ہے کہ حضرت جامی، یہاں سے زمانہ گزشتہ کی زیارت مقدسہ کا حال بیان فرماتے ہیں اور بعض کے کلام سے مفہوم ہوتا ہے، کہ آئندہ کے لئے تمنا فرما رہے ہیں۔ رجحان اسی طرف ہے اس لئے اب ترجمہ میں اس کی رعایت کی جائے گی۔

(۱۴) ہمارے لئے کیسا وقت اچھا ہوتا کہ ہم گرد راہ سے آپ کی خدمت گرامی میں پہنچ جاتے اور آنکھوں میں آپ کے کوچہ مبارک کی خاک کا سرما لگاتے:

وہ دن خدا کرے کہ مدینہ کو جائیں ہم خاک در رسول کا سرمہ لگائیں ہم

(۱۵) مسجد نبوی میں دوگانہ شکر ادا کرتے، سجدہ شکر بجالاتے روضہ اقدس کی شمع

روشن کا اپنی جاں حزیں کو پروانہ بناتے۔(۱۶) آپ کے روضۂ اقدس اور گنبد خضرا کے اس حال میں مستانہ اور بے تابانہ چکر لگاتے کہ دل صد مہائے عشق اور وفور شوق سے پاش پاش اور چھلنی ہوتا۔(۱۷) حریم قدس اور روضہ پرنور کے آستانہ محترم پر اپنی بے خواب آنکھوں کے بادلوں سے آنسو برساتے اور چھڑکاؤ کرتے۔(۱۸) کبھی صحن حرم میں جھاڑو دے کر گرد وغبار کو صاف کرنے کا فخر اور کبھی وہاں کے خس وخاشاک کو دور کرنے کی سعادت حاصل کرتے۔(۱۹) گو گرد وغبار سے آنکھوں کو نقصان پہنچتا ہے مگر اس سے مردمک چشم کیلئے سامان روشنی مہیا کرتے۔ اور گو خس وخاشاک زخموں کے لئے مضر ہے مگر ہم اس کو جراحت دل کیلئے مرہم بناتے۔(۲۰) آپ کے منبر شریف کے پاس جاتے اور اس کے پائے مبارک کو اپنے عاشقانہ زرد چہرہ سے مل مل کر زریں وطلائی بناتے۔(۲۱) آپ کے مصلائے مبارک ومحراب شریف میں نماز پڑھ پڑھ کر تمنائیں پوری کرتے اور حقیقی مقاصد میں کامیاب ہوتے اور مصلی میں جس جائے مقدس پر آپ کے قدم مبارک ہوتے تھے اس کو شوق کے اشک خونین سے دھوتے۔(۲۲) آپ کی دل آویز تمناؤں کے زخموں اور دل نشین آرزو کے داغوں سے (جو ہمارے دل میں) انتہائی مسرت کے ساتھ ہر قندیل کو روشن کرتے۔(۲۴) اب اگرچہ میرا جسم اس حریم انور وشبستان اطہر میں نہیں ہے لیکن خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ روح وہیں ہے(۲۵) میں اپنے خود بین وخود رائے نفس امارہ سے سخت عاجز آچکا ہوں ایسے عاجز وبے کس کی جانب التفات فرمایئے اور بخشش کی نظر ڈالئے۔(۲۶) اگر آپ کے الطاف کریمانہ کی مدد شامل حال نہ ہوگی تو ہم عضو معطل و مفلوج ہو جائیں گے اور ہم سے کوئی کام انجام نہ پا سکے گا۔(۲۷) ہماری بدبختی ہمیں صراط مستقیم وراہ خدا سے بھٹکا رہی ہے خدارا ہمارے لئے خداوند قدوس اولاً ہم کو پختہ یقین اور کامل اعتقاد کی عظیم الشان زندگی بخشے اور پھر احکام دین میں مکمل استقلال اور پوری ثابت قدمی عطا فرمایئے۔(۲۹) جب قیامت کی حشر وخیزیاں اور اس کی زبردست ہولناکیاں پیش آئیں تو مالک یوم الدین رحمٰن و رحیم ہم کو دوزخ سے بچا کر ہماری عزت بچائے۔(۳۰) اور ہمارے غلط روی اور صغیرہ کبیرہ گناہوں کے باوجود آپ کو ہماری شفاعت کیلئے اجازت مرحمت فرمائے کیونکہ بغیر اس کی اجازت شفاعت نہیں ہو سکتی

Marfat.com

ہے۔(۳۱) ہمارے گناہوں کی شرم سے آپ سرخمیدہ چوگاں کی طرح میدان شفاعت میں سر جھکا کر (نفسی نفسی نہیں بلکہ) یارب امتی امتی فرماتے ہوئے تشریف لائیں۔

(۳۲) آپ کے حسن اہتمام اور سعی جمیل سے دوسرے مقبول بندگان خدا کے صدقہ میں غریب جامی کا بھی کام بن جائے گا!

شنیدم کہ زر روز امید وبیم بداں رابہ نیکاں بخشد کریم

الحمد للہ حضرت شیخ کی توجہ وبرکت سے التاسید ھا ترجمہ ختم ہو گیا۔

(صبح ٢٦ ذوالقعدہ ٥٨٤)

آداب زیارت

زیارت حبیب خدا ﷺ سے مشرف ہونا ایک نعمت عظمیٰ دولت کبریٰ ہے اور اس سعادت میں اکتساب کو اصلاً دخل نہیں محض موہوب ہے" ولنعم ماقیل:

این سعادت بزور بازو نیست تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

ترجمہ: یہ سعادت، قوت بازو سے حاصل نہیں ہوتی جب تک اللہ جل شانہ کی طرف سے عطاء اور بخشش نہ ہو)

ہزاروں کی عمریں اس حسرت میں ختم ہو گئیں البتہ غالب یہ ہے کہ کثرت درود شریف اور کمال اتباع سنت وغلبۂ محبت پر اس کا مراتب ہو جاتا ہے لیکن چونکہ لازمی اور کلی نہیں اس لئے اس کے نہ ہونے سے مغموم ومحزون نہ ہونا چاہئے کہ بعض کے لئے اس میں حکمت ورحمت ہے عاشق کو رضا محبوب سے کام خواہ وصل ہو تب ہجر ہو تب۔

ارید وصاله ویرید هجری فاترک ما ارید لما یرید

اور اللہ ہی کے لئے خوبی ہے اس کہنے والے کی جس نے کہا کہ میں اس کا وصال چاہتا ہوں اور وہ مجھ سے فراق چاہتا ہے میں اپنی خوشی کو اس کی خوشی کے مقابلہ میں چھوڑتا ہوں۔ قال العارف الشیرازی۔

فراق وصل چہ باشد رضاء دوست طلب کہ حیف باشد ازو غیر او تمنائے

ترجمہ: عارف شیرازی فرماتے ہیں فراق ووصل کیا ہوتا ہے محبوب کی رضا ڈھونڈ کہ محبوب سے اس کی رضا کے سوا تمنا کرنا ظلم ہے)

Marfat.com

اسی سے یہ بھی سمجھ لیا جاوے کہ اگر زیارت ہوگئی مگر طاعت سے رضا حاصل نہ کی تو وہ کافی نہ ہوگی کیا خود حضور ﷺ کے عہد مبارک میں بہت سے صورۃ زائر معنیً مہجور اور بعض صورۃً مہجور جیسے سیدنا اویس قرنی رضی اللہ عنہ، حضرت اویس قرنی معنیً قرب سے مسرور تھے یعنی حضور اقدس ﷺ کے پاک زمانہ میں کتنے لوگ ایسے تھے کہ جن کو حضور اقدس ﷺ کی ہر وقت زیارت ہوتی تھی لیکن اپنے کفر و نفاق کی وجہ سے جہنمی رہے، جیسے ابوجہل و دیگر کفار و مشرکین اور منافقین، اسی لئے زیارت ہو جائے تو زہے نصیب ورنہ اپنی کوتاہیوں کو مدنظر رکھ کر سر خم کر کے راضی برضاء ہو کیونکہ ممکن ہے کہ اس میں محبوب کریم نے ہماری بہتری کو مدنظر رکھ کر اس سے بڑھ کر کسی اور عطا و انعام کا ارادہ فرمایا ہو۔

انتباہ

اگر زیارت نصیب ہو جائے تو ہر ایک کو نہ بتاتا پھرے بلکہ کسی کے سامنے ظاہر بھی نہ کرے ورنہ پھر زیارت نہ ہوگی۔

چند آداب

(۱) دل میں شوق زیارت کا غلبہ اور سچی طلب حضور اکرم ﷺ کی مقدس سنتوں کے اتباع کا اہتمام اور خلاف سنت سے احتراز ضروری ہے۔

(۲) طہارت ظاہری کے ساتھ باطنی پاکیزگی کا پورا خیال ہو۔

(۳) اخلاق ذمیمہ، جھوٹ، چغلی، غیبت، حرص، حسد، بغض، تکبر سے پرہیز کیا کریں۔

(۴) اول حلال و صدق مقال کا دھیان رہے بلکہ لطیف غذائیں استعمال کی جائیں اور بلا ضرورت فضول باتیں نہ کی جائیں اور خوشبو کا استعمال کیا جائے، بدبودار چیزوں سے اجتناب لازمی ہے۔

(۵) وظیفہ کرتے اور اس کیلئے سونے کے وقت مخصوص کپڑے ہوں سفید اور صاف ستھرا ہو۔

حضور اکرم ﷺ کی حقیقی زیارت سے اور اصحاب کرام رضوان اللہ تعالیٰ ہی فیضیاب ہوئے جس کی بدولت ان کا درجہ اولیاء اللہ سے بڑھ کر ہے خواہ وہ کتنے ہی عظیم المرتبت اور بلند و بالا ہوں ان کے بعد بعض خوش نصیب حضرات کو یہ نعمت نور باطن و تصفیہ قلب کی وجہ

Marfat.com

سے کشفی طور پر حاصل ہوتی ہے اور بعض اپنی ذاتی جدوجہد سے بعض اعمال ۔کے ذریعے سے مقامی طور پر یہ سعادت پاتے ہیں۔

ع: تو ے بجدوجہد گر فتند وصل دوست

،اس سلسلہ کے چند مجرب اعمال لکھے جاتے ہیں۔

آداب وظائف زیارت

چونکہ زیارت حبیب خدا ﷺ اکثر وظائف درود سلام پر مشتمل ہیں اسی لئے یہاں بھی آداب بجالائیں جو عموماً درود شریف کے متعلق آداب مشہور ہیں یہاں چند آداب کا ذکر کیا جاتا ہے۔

(۱) درود شریف میں سید العالمین ﷺ کے اسم مبارک کے ساتھ شروع سیدنا کا لفظ بڑھادینا مستحب ہے۔ درمختار میں لکھا ہے کہ سیدنا کا بڑھادینا مستحب ہے، اسی لئے کہ ایسی چیز کی زیادتی عین ادب ہے۔

(۲) اسی طرح حضور اقدس ﷺ کے نام مبارک پر لفظ مولانا بھی عین ادب ہے۔

(۳) درود شریف پڑھنے والے کو مناسب ہے کہ بدن اور کپڑے پاک، وصاف رکھے، خوشبو میسر ہو تو استعمال کرے۔

(۴) درود شریف میں بالتبع حضور اقدس ﷺ کی آل وازواج اور اصحاب کا ذکر ہونا چاہئے۔

(۵) بے وضو درود شریف پڑھنا جائز ہے۔ مگر باادب پڑھنا عین ادب ہے اور نور علیٰ نور ہے بالخصوص زیارت کے مشتاق کے لئے تو ضروری ہے کہ وہ غسل کرکے وردو وظیفہ کرے ورنہ وضو تو اپنے لئے لازمی اور ضروری سمجھے۔

ازالۂ وہم

بعض بدقسمتوں نے یہاں تک بھی لکھ دیا کہ بحالت جنابت بھی درود شریف پڑھنا جائز ہے۔ افسوس ہے کہ آداب رسول اللہ ﷺ کا لحاظ قلوب سے اترا جارہا ہے۔ ایک وہ وقت کہ حضرت سلطان محمود غزنوی، سلطان عالمگیر اور ڈاکٹر علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ اسم حبیب خدا ﷺ بے وضو ہو کر زبان پر لانا گوارہ نہ کرتے بلکہ اولیاء اللہ کا تو فتویٰ مشہور تھا کہ:

Marfat.com

ہزار بار بشویم دہن بمشک وگلاب ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی است

سعادت زیارت نبوی ﷺ اور مزید برکات

علماء نے لکھا ہے کہ جو شخص اس بابرکت قصیدہ کو آداب وشرائط کا لحاظ رکھتے ہوئے پڑھے گا اسے زیارت رسول ﷺ نصیب ہوگی انشاء اللہ، البتہ یہ ضروری ہے کہ قصیدہ شروع کرنے سے پہلے (بلکہ ہر شعر کے اول وآخر میں) مندرجہ ذیل درود شریف پڑھ لیا جائے:

مولای صلی وسلم دائما ابداً علی حبیبک خیر الخلق کلهم

اے میرے آقا ومولا! تو ہمیشہ ہمیشہ درود وسلام بھیج اپنے حبیب پاک ﷺ پر جو تیری ساری مخلوقات میں سب سے بہتر اور افضل ہیں۔

دیگر آداب وشرائط ''برکات بردہ'' ص:۹۸ پر موجود ہیں۔

بہتوں نے اس نسخہ کو آزمایا اور کامیابی سے ہمکنار ہوگئے، لیکن علماء نے تصریح کی کہ جب تک دیدار رسول ﷺ کی دولت نصیب نہ ہو تب تک اس قصیدہ کو پڑھتا رہے، بلکہ یہ قصیدہ دفع آفات، بلیات اور مصائب کے لئے تریاق ہے بشرط الاعتقاد ورعایۃ الآداب۔

جو شخص قصیدہ کے شعر نمبر ۳۶ پڑھنے کے بعد دعاء کرے گا تو اس کی دعا قبول ہوگی انشاء اللہ، المولی ابوسعید خادمی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ شعر میری ہر حاجت کے لئے تریاق ثابت ہوا۔ (عصیدة الشهده ص:۲۸)

مفتی عمر خر پوتی رحمۃ اللہ لکھتے ہیں کہ جس کسی کو کوئی حاجت درپیش ہو تو وہ ایک مجلس میں اس شعر کو ایک ہزار ایک بار پڑھ لے پھر دعاء کرے، اللہ تعالیٰ ضرور اس کی دعاء قبول کرے گا۔ (حواله بالا ص:۲۸)

حضرت مولانا محمد یعقوب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بغرض استخارہ بعد نماز تہجد تین سو بار ہر روز گیارہ روز تک یہ شعر پڑھا جائے، اگر اس عرصہ میں مطلب پورا نہ ہو تو مزید گیارہ روز اور پڑھا جائے، اگر خواب میں جنگ اور پریشانی دکھائی دے تو یہ عمل کرتا رہے، اگر پانی، مچھلی یا سبزہ، ہریالی نظر آئے تو یہ علامت کشائش ہے، اگر تہجد میں پڑھنا مشکل ہو تو بعد نماز عشاء بھی پڑھا جاسکتا ہے۔ (بیاض یعقوبی ص:۲۳۱)

وہ متبرک شعر یہ ہے:

Marfat.com

هو الحبيب الذی ترجیٰ شفاعته لكل هول من الاهوال مقتحم

آپ ﷺ (خدائے پاک کے) حبیب ہیں کہ جن سے (دنیا و آخرت) ایسے تمام خطرات و مصائب میں امید شفاعت کی جاتی ہے کہ جن میں انسان کو زبردستی جھونک دیا جاتا ہے۔

حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

(۱) جو شخص طہارت سے مندرج ذیل درود شریف کثرت سے پڑھے گا وہ یہ سعادت زیارت پائے گا (وہ درود شریف یہ ہے)

اللهم صلی علی سيدنا محمد واله وسلم كما تحب وترضی له

(ف) اس کے لئے طاق دفعہ کا ہونا اور ذیل کے درود کا اضافہ افضل ہے۔

(۲) موصوف نے فرمایا کہ مندرجہ ذیل درود شریف کی بھی یہی خاصیت ہے۔ خود حضور ﷺ نے فرمایا جو یہ درود شریف پڑھے گا مجھے خواب میں دیکھے گا۔

اللهم صلی علیٰ روح سيدنا محمد فی الارواح وصلی علی جسد سيدنامحمد فی الاجساد و صلی علی قبر سيدنامحمد فی القبور

(۳) جمعہ کے دن جو شخص ایک ہزار بار یہ درود شریف پڑھے گا اس کو زیارت فیض بشارت کی نعمت بھی حاصل ہوگی اور جنت میں اپنا مقام بھی دیکھ لے گا۔ بہرحال پانچ جمعہ تک جو پڑھے گا وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور علیہ السلام کی زیارت سے ضرور مشرف ہوگا۔ (وہ درود شریف یہ ہے)

اللهم صلی علیٰ سيدنا محمدن النبی الامی وآله وسلم

(القول البدر ۱۲)

درود شریف شاہ ولی اللہ قدس سرہ العزیز

آپ نے فرمایا کہ مجھے میرے والد شاہ عبدالرحیم قدس سرہ نے ان الفاظ کے ساتھ درود شریف پڑھنے کا حکم دیا۔

اللهم صلی علیٰ محمد النبی الامی واله وبارک وسلم

Marfat.com

میں نے خواب میں اس درود شریف کو حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں پڑھا تو امام الانبیاء حضور انور ﷺ نے اس کو پسند فرمایا۔

انتباہ

اگر زائر کے نصیب میں ہوگا تو تین جمعہ نہیں گزرنے پائیں گے کہ اس کو یہ دولت مل جائے گی اکثر فقراء نے اس کا تجربہ کیا ہے۔

وظیفہ شیر ربانی

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ سے ایک آدمی نے حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت کی تمنا کی تو آپ نے فرمایا نماز عشاء کے بعد چار سو بار درود شریف خضری۔

وصلی اللہ علی حبیبہ محمد و آلہ وسلم پڑھ کر کسی سے کلام کئے بغیر سو جا انشاء اللہ تم کو گوہر مقصود مل جائے گی اس کا بیان میں نے آٹھ روز تک یہ عمل کیا اور گوہر مقصود پالیا۔ (خزنیہ معرفت صفحہ ۲۱۰)

حضرت شبلی قدس سرہ کا وظیفہ

امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابوبکر بن محمد رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں حضرت ابوبکر بن مجاہد قدس سرہ کے پاس تھا کہ اتنے میں شیخ المشائخ حضرت شبلی قدس سرہ آئے ان کو دیکھ کر حضرت ابوبکر بن مجاہد کھڑے ہو گئے ان سے معانقہ کیا۔ ان کی پیشانی پر بوسہ دیا، میں نے ان سے عرض کیا یا سیدی، (اے میرے سردار) آپ شبلی کے ساتھ یہ معاملہ کرتے ہیں حالانکہ آپ اور سارے علماء بغداد یہ خیال کرتے ہیں کہ شبلی مجنوں ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے وہی کیا کہ جو سید المرسلین (ﷺ) کو کرتے دیکھا، پھر انہوں نے اپنا خواب ذکر کیا کہ مجھ کو رحمۃ اللعالمین (ﷺ) کی زیارت نصیب ہوئی میں نے دیکھا کہ شبلی (قدس سرہ) حاضر ہوئے تو محبوب رب العالمین ﷺ کھڑے ہوئے اور ان کی پیشانی پر بوسہ دیا۔ میرے پوچھنے پر امام الانبیاء ﷺ نے فرمایا کہ یہ ہر نماز کے "بعد "لقد جاء کم رسول من انفسکم" پڑھتا ہے اور اس کے بعد تین مرتبہ " صلی اللہ علیک یا محمد صلی اللہ علیک یا محمد صلی اللہ علیک یا

محمد" پڑھتا ہے اس کے بعد مجھ پر درود پڑھتا ہے ایک اور روایت میں ہے کہ جب بھی فرض نماز پڑھتا ہے اس کے بعد یہ آیت پڑھتا ہے "لقد جاء کم رسول من انفسکم" اور اس کے بعد تین مرتبہ "صلی اللہ علیک یا محمد صلی اللہ علیک یا محمد، صلی اللہ علیک یا محمد" پڑھتا ہے۔ (ﷺ)

☆ جو شخص شب جمعہ دو رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد پچیس (۲۵) بار سورۃ اخلاص پڑھے اور سلام کے بعد ایک ہزار بار پڑھے۔

صلی اللہ و علیٰ النبی الامی و الہ و اصحابہ و سلم، انشاء اللہ وہ خواب میں حضور ﷺ کی زیارت کرے گا۔ (اس طرح تین جمعہ کرے)۔

☆ جو شخص پاک بستر اور پاک کپڑوں میں غسل کر کے خوشبو لگا کے ذیل کی دعا پڑھ کر سویا کرے اسے سرکار دو عالم ﷺ کی زیارت نصیب ہوگی۔ (وہ دعا یہ ہے):

اللھم انی اسئلک بجلال وجھک الکریم ان ترینی فی منامی وجہ نبیک محمد ﷺ رویۃ تقر مھا عینی وتشرح بھاصدری وتجمع بھا شملی وتفرج بھا کربتی وتجمع بھا بینی وبینہ یوم القیامۃ فی الدرجات العلیٰ ثم تفرق بینی وبینہ ابدایا ارحم الرحمین۔

شیخ محمد بن ابی بکر رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆ شرعۃ الاسلام میں رکن الاسلام شیخ محمد بن ابی بکر کہتے ہیں کہ جس کو حضور ﷺ کی زیارت کا اشتیاق ہو اس کو چاہئے کہ درود شریف کثرت سے پڑھا کرے اور یہ دعا بھی پڑھتا رہے تو اس کی امید بر آئے گی۔

اللھم رب الحل والحرام ورب البیت الحرام ورب الرکن والمقام ابلغ لروح سیدنا ومولانا محمد مناالسلام۔

اور حضرت سعید بن عطا سے مروی ہے کہ جو شخص پاک سبز کپڑے پہن کر سوئے اور سوتے وقت مذکورہ دعا پڑھے اور اپنے دائیں ہاتھ کا سرہانہ بنا کر آرام کرے آنحضرت ﷺ کو خواب میں پائے گا۔

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ

☆.....شرح شرعۃ الاسلام میں سید علی زادہ لکھتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ عشاء کی نماز اور چار رکعتیں پڑھی جائیں ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۃ والضحیٰ ،الم نشرح، انا انزلنا ،اذا زلزلت ،ایک ایک بار پڑھے ،سلام کے بعد ایک سو بار استغفر اللہ۔

ایک سو بار درود شریف اور لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

یک صد بار پڑھے تو خواب میں حضور ﷺ کی زیارت نصیب ہوگی۔

زیارت کا آسان طریقہ

علامہ دمیری رحمۃ اللہ تعالیٰ نے حیوٰۃ الحیوان میں لکھا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن جمعہ کی نماز کے بعد باوضو ایک پرچہ پر محمد رسول اللہ ﷺ پینتیس مرتبہ لکھے اور اس پرچہ کو اپنے ساتھ رکھے اللہ جل شانہ اس کو طاعت پر قوت عطا فرماتا ہے اور اس کی برکت سے مدد فرماتا ہے اور شیطان کے وساوس سے حفاظت فرماتا ہے اور اگر اس پرچہ کو روزانہ طلوع آفتاب کے وقت درود شریف پڑھتے ہوئے غور سے دیکھتا رہے تو نبی کریم ﷺ کی زیارت خواب میں کثرت سے ہوا کرے گی۔

درود شریف

اللھم صلی علی سیدنا محمد الذی ملاء ت قلبہ من جلالک وعینہ من جمالک فاصبح فرحاً مسرور مویّد امنصوراً وعلیٰ آلہ وصحبہ تسلیماً والحمدللہ علی ذلک۔

اے اللہ رحمت فرما سردار محمد (ﷺ) پر جس کا دل تو نے اپنے جلال سے اور اس کی آنکھیں اپنے جمال سے بھر دیں پس ہو گئے آپ خوش وخرم مدد یافتہ تائید یافتہ اور آپ کی آل اصحاب پر خوب سلام بھیج اور اس پر اللہ کی حمد ہے۔

فائدہ

شرح المنہاج دمیری سے نقل کیا گیا ہے کہ شیخ ابو عبداللہ بن نعمان رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

خواب میں رحمۃ اللعالمین ﷺ کی سو بار زیارت کی آخری دفعہ عرض کی یا رسول اللہ ﷺ آپ پر کونسا درود شریف پڑھنا افضل ہے تو رحمت دو عالم ﷺ نے یہی درود شریف پڑھنے کو فرمایا۔

اور یہ دعا پڑھے (جزی اللہ عنا سیدنا محمد ماھو اھلہ)

حافظ نفسی کہتے ہیں کہ جو شخص یہ صلوٰۃ پڑھے گا وہ ضرور حضور سرور عالم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوگا اس کی حاجتیں پوری ہوں گی اور اس کے گناہ بخشے جائیں گے۔

حضرت حسن رسول نما دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت حسن رسول نما دہلوی رحمۃ اللہ علیہ، اورنگ زیب عالمگیر کے عہد کے بزرگ ہیں۔ آپ گیارہ سو مرتبہ روزانہ یہ درود شریف پڑھا کرتے تھے: اللھم صل علی محمد وعترتہ بعدد کل معلوم لک، جس کی برکت سے آپ خود تو حضوریوں میں تھے اور جو شخص آپ کا مرید ہوتا، اسی رات اس کو بھی حضور اقدس ﷺ کی زیارت بابرکت کا شرف حاصل ہو جاتا تھا۔ اسی لئے آپ کو "رسول نما" کے معزز و مبارک لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ آپ کی جانب سے اس درود شریف کو اسی طرح پڑھنے کی عام اجازت ہے۔ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی بہت تعریف کی ہے بلکہ کئی بزرگوں مثلاً حضرت شاہ فضل رحمٰن گنج مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ کا معمول تھا اور وہ اسی طرح اس درود شریف کو پڑھتے تھے۔

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

امام اعظم حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جو اس درود شریف کو شب جمعہ بعد نماز عشاء ایک ہزار مرتبہ پڑھے پھر اسی جگہ سو جائے اور دل میں یہ تصور کرے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ کی مجلس مبارک میں بیٹھا ہے اور آپ ﷺ کو دیکھتا ہے تو وہ آپ ﷺ کو خواب میں دیکھے گا یہاں تک کہ اس کو چند روز پڑھے:

اللھم صل علی محمدن النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وبارك وسلم.

(نوٹ: جو درود شریف "اللھم" سے شروع ہو وہاں "سلِّم" کے نیچے "زیر" آئے گا یعنی سلِم، جب کہ جو درود شریف "اللھم" کے بغیر شروع ہو تو وہاں "سلَّم" کے اوپر "زبر"

Marfat.com

آئے گا سلم مثلاً درود خضری میں: صل الله علی حبیبه محمد واله وسلم۔

درود تنجینا

☆......جو شخص درود تنجینا سوتے وقت ایک ہزار بار ہر رات پڑھے گا ایک ہفتہ یا چالیس روز میں رویت حق تعالیٰ جل شانہ یا زیارت سرور انبیاء ﷺ سے مشرف ہوگا۔

حضور انور ﷺ نے خواب میں حکم دیا کہ اس درود کو تشدید جیم کے ساتھ یعنی "تنجینا" پڑھا کرو، درود "تنجینا" میں بہت سے الفاظ کا اضافہ کر کے اس کی شکل کچھ سے کچھ بنا دی گئی ہے، جب کہ صحیح نسخہ دلائل الخیرات از ولی کامل، عارف واصل، محقق فاضل جناب محمد بن سلیمان جزولی رحمۃ اللہ علیہ اور فضائل درود شریف از قطب الاقطاب شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب سہارنپوری ثم مدنی رحمۃ اللہ علیہ میں درود تنجینا ان الفاظ میں ہے:

اللهم صلى علىٰ سيدنا محمد صلوٰة تنجينا بها من جميع الاهوال والافات وتقضى لنا بها جميع الحاجات وتطهرنا بها من جميع السيئات وترفعنا بها اعلىٰ الدرجات وتبلغنا بها اقصى الغايات من جميع الخيرات في الحيات وبعد المماتo

"بعد الممات" کے بعد "انک علىٰ كل شيئٍ قدير" بھی اس میں پڑھنا معمول ہے اور خوب ہے۔ (فضائل درود شریف از شیخ الحدیث رحمة الله عليه۔ صفحہ ۸۸)

ترجمہ: الٰہی نازل فرما ہمارے سردار حضرت محمد (ﷺ) پر ایسا درود کہ بچائے تو ہم کو اس کے تمام خوفوں اور بلاؤں سے اور پوری فرما تو بہ سبب اس کے ہماری تمام حاجتیں اور پاک کر ہم کو اس کے تمام گناہوں سے اور اس کے ذریعہ بلند کر ہمارے درجات اور اس کے باعث ہمیں زندگی میں اور موت کے بعد تمام نیکیوں کی انتہائی منزلوں تک پہنچا دے (بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے)

نقش نعلین کی برکت

امام محمد بن الجزری رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جو شخص حضرت نبی مختار ﷺ کے نقش نعلین شریف کو اپنے پاس رکھے، خلائق میں مقبول رہے اور آپ ﷺ کی زیارت

Marfat.com

بابرکت سے خواب میں مشرف ہو۔ طریق توسل یوں بہتر ہے: بعد نماز تہجد گیارہ بار درود شریف، گیارہ بار کلمہ طیبہ اور گیارہ بار استغفار پڑھ کر اس نقش نعل شریف کو سر پر رکھے اور رو گڑگڑا کر جناب باری تعالیٰ میں عرض کرے کہ جس مقدس پیغمبر ﷺ کے نقش نعل شریف کو سر پر لئے ہوں، ان کا ادنی درجے کا غلام ہوں، الٰہی! اس نسبت غلامی پر نظر فرما کر بابرکت اس نقش نعل شریف میری فلاں حاجت پوری فرما مثلاً میرا خاتمہ ایمان پر فرما، حضور ﷺ کی زیارت بابرکت نصیب فرما، رزق حلال فراخ عطا فرما، اتباع شریعت عطا فرما، نیک نرینہ اولاد عطا فرما، فلاں بیمار کو شفاء کاملہ، عاجلہ، مستمرہ عطا فرما، شیطان سرکش سے حفاظت فرما، دشمنوں سے محفوظ فرما، وغیرہ وغیرہ۔ مگر خلاف شرع کوئی حاجت طلب نہ کرے۔ پھر نقش مبارک کو محبت سے بوسہ دے اور ذوق وشوق سے آنسوؤں کے ساتھ جو نعتیہ اشعار یاد ہوں پڑھتے ہوئے سو جائے مگر خیال رہے نماز فجر قضا نہ ہو۔ انشاء اللہ چند روز ہی میں مراد بر آئے گی۔ (نقش نعل شریف کتاب کے آخر میں ملاحظہ فرمائیں)۔

حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا ہے: تو پھر خود حضرت رسول اللہ ﷺ کی ذات مجمع الکمالات و اسماء جامع البرکات سے توسل حاصل کرنے سے کیا کچھ حاصل نہ ہوگا۔

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

حکیم الامت مجدد ملت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ شب جمعہ ایک ہزار بار سورۂ کوثر اور ایک ہزار مرتبہ درود شریف پڑھے تو اسے خواب میں حضور اقدس ا کی زیارت نصیب ہوگی۔ (اعمال قرآنی، حصہ دوم، صفحہ ۸۸ از مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ، مدینہ پبلشنگ کمپنی، بندر روڈ، کراچی)

☆......اسم "اللہ" اسم ذات ہے اور یہی اسم اعظم بھی ہے (حضرت امام اعظم اور پیران پیر حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہما اللہ نے اسی کو اسم اعظم فرمایا ہے) اس کی ادنی سی تاثیر یہ ہے کہ نماز روزے کا پابند، اکل حلال کھانے والا باوضو قبلہ رخ بیٹھ کر اگر ہر روز پانچ ہزار مرتبہ اللہ اللہ کا ورد کرے تو تھوڑے ہی عرصہ میں صاحب کشف اور روشن ضمیر ہو جائے گا اور راتوں میں اکثر پیغمبر اسلام ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوگا۔

Marfat.com

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے

☆......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے۔ حضرت رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص شب جمعہ دو رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں بعد سورہ فاتحہ، آیۃ الکرسی ایک بار اور سورۂ اخلاص پندرہ بار پڑھے، پھر سلام کے بعد ایک ہزار بار پڑھے "اللھم صل علی محمد النبی الامی" تو وہ مجھے ضرور خواب میں دیکھے گا، دوسرا جمعہ پورا نہ ہونے پائے گا کہ مجھے خواب میں دیکھ لے گا اور جس نے مجھے دیکھ لیا اس کے لئے جنت ہے اور اس کے گزشتہ وآئندہ گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔
(غنیته الطالبین صفحه ٤١٢)

حضرت جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ اس درود شریف کے پڑھنے کا ثواب چھ لاکھ مرتبہ درود پڑھنے کے برابر ہے۔ اس کا نام صلوٰۃ السعادت ہے، جو کوئی اسے ہر روز ایک ہزار مرتبہ پڑھے دونوں جہان میں سعادت مند ہو اور حضرت رسول پاک ﷺ کے دیدار مبارک سے مشرف ہو۔ وہ جامع اور مختصر درود شریف یہ ہے:

اللھم صل علی سیدنا محمد عدد مافی علم الله صلوٰۃ دائمۃ بدوام ملک الله٥

ترجمہ: الٰہی رحمت نازل فرما ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ پر بے شمار اس کے جو تیرے علم میں ہے۔ ایسی رحمت جو تیری حکومت دائمی کے ساتھ ہمیشہ جاری وقائم رہے۔

(از بیاض سید علی بن یوسف مدنی شیخ الدلائل،صحیح نسخه دلائل الخیرات از محمدبن سلیمان جزولی رحمة الله علیه .صفحه ۱۰۱،ناشرمکتبه خیرکثیر،کراچی ،نمبر:۱)

سورۃ قریش کا ورد

شب جمعہ جو شخص سورۃ قریش ایک ہزار بار پڑھ کر باوضو سو جائے اس کے سارے مقاصد پورے ہوں گے اور حضور ﷺ کا دیدار نصیب ہوگا۔

Marfat.com

پیران پیر کے پیرو مرشد کی رباعی

حضرت شیخ ابوسعید ابوالخیر قدس سرہ کے مندرجہ ذیل اشعار پانچ شب اول جمعہ، آخر درود شریف درمیان میں اکتالیس بار پڑھے جائیں، تو امید ہے کہ اس کو زیارت ہو جائے گی۔

نسیما جانب کو یثش گزرکن — بگوآن نازنین شمشاد مارا
بہ تشریف قدم خود زمانے — مشرف کن خراب آباد مارا
کہ بے پابوس تو اسباب شادی — نشاید خاطر ناشاد مارا

درود شریف

شیخ ادریس انصاری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ پہلے دوگانہ نفل ادا کرے سورۃ فاتحہ کے بعد ہر رکعت میں پچیس (۲۵) پچیس (۲۵) بار سورۃ اخلاص پڑھے اس کے بعد اسی طرح قبلہ رخ بیٹھے ہوئے ستر (۷۰) بار یہ درود شریف پڑھا جائے تو مشتاق زیارت کا اشتیاق پورا ہوگا۔

درود شریف یہ ہے

اللھم صل علی سیدنا محمد بحر انوارك و معدن اسراك ولسان حجتک وعروس مملکتک وامام حضر تک وطراز ماکک وخزائن رحمتک وطریق شریعتک المتلذذ بتو حیدك انسان عین الوجوه والسبب فی کل موجوه عین اعیان خلقک المتقدم من نو رضیانک صلوٰة قدوم بدوامک وتبقی ببقائک لامنتھیٰ لھا دون علمک صلوٰة ترمنیک وترضیه وترضیٰ بھا عنایا رب العالمین:

ننانوے درود اسماء نبویہ ﷺ

اسماء نبویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کو بہ ترتیب ذیل پڑھنے سے زیارت رسول اللہ ﷺ نصیب ہوتی ہے۔

اللھم صلی علی سیدنا محمد، احمد، حامد، محمود، قاسم، عاقب، فاتح، خاتم، حاشر، تاج، سراج، رشید، منیر، نذیر، ھاد، مھتد، رسول، نبی، طہ، یٰسٓ، مزمل، مدثر، شفیع، خلیل، کلیم، حبیب، مصطفی، مرتضیٰ، مجتبیٰ، مختار، ناصر، منصور، قائم، حافظ، شھید، عادل، حکیم، ،ابطحی، مؤمن، مطیع، مذکورا، امین، صادق، مصدق، ناطق، صاحب، مکی، مدنی، عربی، ھاشمی، تھامی، حجازی، ترازی، قریشی، مضری، امی، عزیز، حریص، رؤف، رحیم، یتیم، غنی، جواد، فتاح، عالم، طیب، طاھر، مطھر، خطیب، فصیح، سید، منقی، امام، بار، شاف، متوسط، سابق، مقتصد، مھدی، حق، مبین، اول، آخر، ظاھر، باطن، رحمۃ، محلل، محرم، امر، ناہ، شکور، قریب، منیب، مبلغ، طس، حم، حسیب اولیٰ، من عباد اللہ وصلی اللہ علی خیر خلقہ سیدنا محمد وعلی الہ و اصحبہ واھل بیتہ اجمعین۔

حلیۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

رسول اکرم ﷺ کے حلیہ پاک کا تصور جمانا کہ اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے ہروقت آنکھ اور دل کے سامنے ہو، اور کچھ یہ کیفیت پیدا ہو جائے کہ دل کے آئینہ میں ہے تصویر یار، ذرا گردن جھکائی دیکھ لی۔

سنت وشریعت کی پابندی

حضور سرورِ عالم، شفیع معظم، تاجدار عرب وعجم ﷺ کی سنت قولی فعلی اور شریعت مطہرہ کے بتائے ہوئے فرائض وواجبات اور سنت کے علاوہ مستحبات پر کاربند رہنے پر شرف زیارت نصیب ہوتا ہے۔

(نوٹ: یہ بزرگوں کے تجربات اور مکاشفات ہیں۔ بسا اوقات خود شہ ہر دوسرا ﷺ بزرگوں کو اس قسم کے فوائد سے مطلع فرما دیتے ہیں، پس اس قسم کی کوئی چیز جو کتاب وسنت کے خلاف نہ ہو، کو قبول کرنے میں پس وپیش نہ کرنا چاہیے)۔

Marfat.com

سید الطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی قدس سرہ سے جب کوئی وظیفہ پوچھتا، جس کی بدولت حضرت محبوب رب العالمین ﷺ کی زیارت نصیب ہو جائے تو آپ فرماتے، بھائی تمہارا بڑا حوصلہ ہے جو تم ایسی بات کہتے ہو، باقی ہم تو اپنے لئے اس کو بھی بڑی نعمت سمجھتے ہیں کہ گنبد خضرا (علیٰ صاحبہا الف الف صلوٰۃ والف الف سلام) ہی کی زیارت نصیب ہو جائے اور اس قابل کہاں کہ خود آپ ﷺ کی زیارت نصیب ہو۔

حضرت مولانا حاجی شاہ محمد یعقوب صدیقی نانوتوی قدس سرہ مدرس اول مدرسہ عربیہ دیوبند (اب اسلامک یونیورسٹی دیوبند، یوپی، بھارت) نے مکتوبات یعقوبی و بیاض یعقوبی (۱۹۲۹ء میں اشرف المطابع، تھانہ بھون (بھارت) سے شائع ہوئے) میں فرمایا کہ زیارت شفیع عاصیان، غمگسار بیکساں ﷺ وقت اور نصیب پر منحصر ہے۔ ہر چند کہ اس کے لئے بہت طریقے لکھے گئے ہیں اور بزرگوں سے پوچھے ہیں، مگر بات وہی ہے کہ نصیب سے تعلق ہے اور وقت پر موقوف ہے (لوگ اس دولت کو اختیاری سمجھ کر عدم حصول سے بے حد پریشان ہو رہے ہیں، اس میں ان کی اس ضیق سے نجات ہے) غُل اعمال سب بہانے ہیں۔ یہ درود شریف "اللھم صل علی سیدنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وسلم" بعد نماز عشاء ایک سو مرتبہ پڑھ لیا کرو۔ کیا عجب اللہ تعالیٰ یہ نعمت نصیب فرمادے، اگر نصیبہ جاگ جائے تو احقر کو بھی یاد رکھیو۔ یہ۔ بے نصیب اب تک اس نعمت سے بے نصیب رہا ہے اور اپنے اندر ایسی قابلیت نہیں دیکھتا کہ اس کی آرزو کرے۔

معنی دیدار آن آخر زماں حکم او بر خویشتن کردن رواں

(یعنی حضرت پیغمبر آخر الزماں ﷺ کے دیدار سے مشرف ہونے کا مفہوم یہ ہے کہ آپ ﷺ کے احکامات کو اپنی زندگی کا رہنما بنائے)

بعض آثار و خواص نقشہ نعل شریف

علامہ محدث حافظ تلمسانی کتاب فتح المتعال فی مدح خیر النعال میں فرماتے ہیں کہ اس نقش شریف کے منافع ایسے کھلم کھلا ہیں کہ بیان کی حاجت نہیں۔

منجملہ ان کے ابو جعفر کہتے ہیں کہ میں نے ایک طالب علم کیلئے یہ نقش بنوا دیا تھا۔ وہ

Marfat.com

میرے پاس ایک روز آ کر کہنے لگا کہ میں نے شب گزشتہ میں اس کی عجیب برکت دیکھی کی میری بیوی کے اتفاقاً ایسا سخت درد ہوا کہ قریب بہ ہلاکت ہوگئی میں نے یہ نقش شریف درد کی جگہ رکھ کر عرض کیا کہ یا الہٰی مجھ کو صاحب نعل شریف کی برکت دکھلایئے۔ اللہ تعالیٰ نے اسی وقت شفاء عنایت فرمائی۔ قسم بن محمد کا قول ہے کہ اس کی آزمائی ہوئی. برکت یہ ہے کہ جو شخص اس کو تبرکاً اپنے پاس رکھے ظالموں کے ظلم سے، دشمنوں کے غلبے سے، شیطان سرکش سے، حاسد کی نظر بد سے امن وامان میں رہے اور اگر حاملہ عورت دردزہ کی شدت کے وقت اس کو اپنے داہنے ہاتھ میں رکھے بفضلہٖ تعالیٰ اس کی مشکل آسان ہو۔

شیخ ابن حبیب النبی روایت فرماتے ہیں کہ ان کے ایک دنبل نکلا کہ کسی کی سمجھ میں نہیں آتا تھا۔ نہایت سخت درد ہوا، کسی طبیب کی سمجھ میں اس کی دوا نہ آئی۔ انہوں نے یہ نقش شریف درد کی جگہ رکھ لیا۔ معاً ایسا سکون ہوگیا کہ گویا کبھی درد ہی نہ تھا۔ اک اثر خود میرا (یعنی صاحب فتح المتعال کا) مشاہدہ کیا ہوا ہے کہ ایک بار سفر دریائے شور کا اتفاق ہوا۔ ایک دفعہ ایسی حالت ہوئی کہ سب ہلاکت کے قریب ہوگئے، کسی کو بچنے کی امید نہ تھی۔

میں نے یہ نقش ناخدا کی پاس بھیج دیا کہ اس سے توسل کرے۔ اسی وقت اللہ تعالیٰ نے عافیت عطا فرمائی اور محمد بن الجزری رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جو شخص اس نقش شریف کو اپنے پاس رکھے خلائق میں مقبول رہے اور پیغمبر صاحب ﷺ کی زیارت سے خواب میں مشرف ہو اور یہ نقش شریف جس لشکر میں ہو اس کو شکست نہ ہو اور جس قافلے میں ہو لوٹ مار سے محفوظ رہے۔

جس اسباب میں ہو چوروں کا اس پر قابو نہ چلے، جس کشتی میں ہو غرق سے بچے اور جس حاجت میں اس سے توسل کریں وہ پوری ہو۔ یہ تمام مضامین کتاب القول المسدید فی ثبوت استبراک سید الاحرار والعبید سے نقل کیے گئے ہیں اور کتاب المرتجی میں علمائے محققین وصلحائے معتبرین سے بہت آثار خواص وحکایات نقل کیے ہیں۔

مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ''نیل الشفاء'' کے عنوان سے ایک رسالہ شائع کیا تھا جس میں نعل شریف کا نقشہ بھی تھا اور اس کی برکات بھی۔ پھر اس سے رجوع فرمالیا تھا۔ مفتی کفایت اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس رجوع کے بارے میں جو کچھ لکھا اور

حضرت تھانوی کی منظوری کے بعد اسے شائع کیا اس کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت نے عوام کے استبراک وتوسل میں غلو کی وجہ سے اس کی تشہیر واشاعت سے رجوع فرمایا تھا نہ کہ نفس جواز سے۔

نعل شریف کا نقشہ یہ ہے:

هذا مثال نعاله صلوا عليه واله

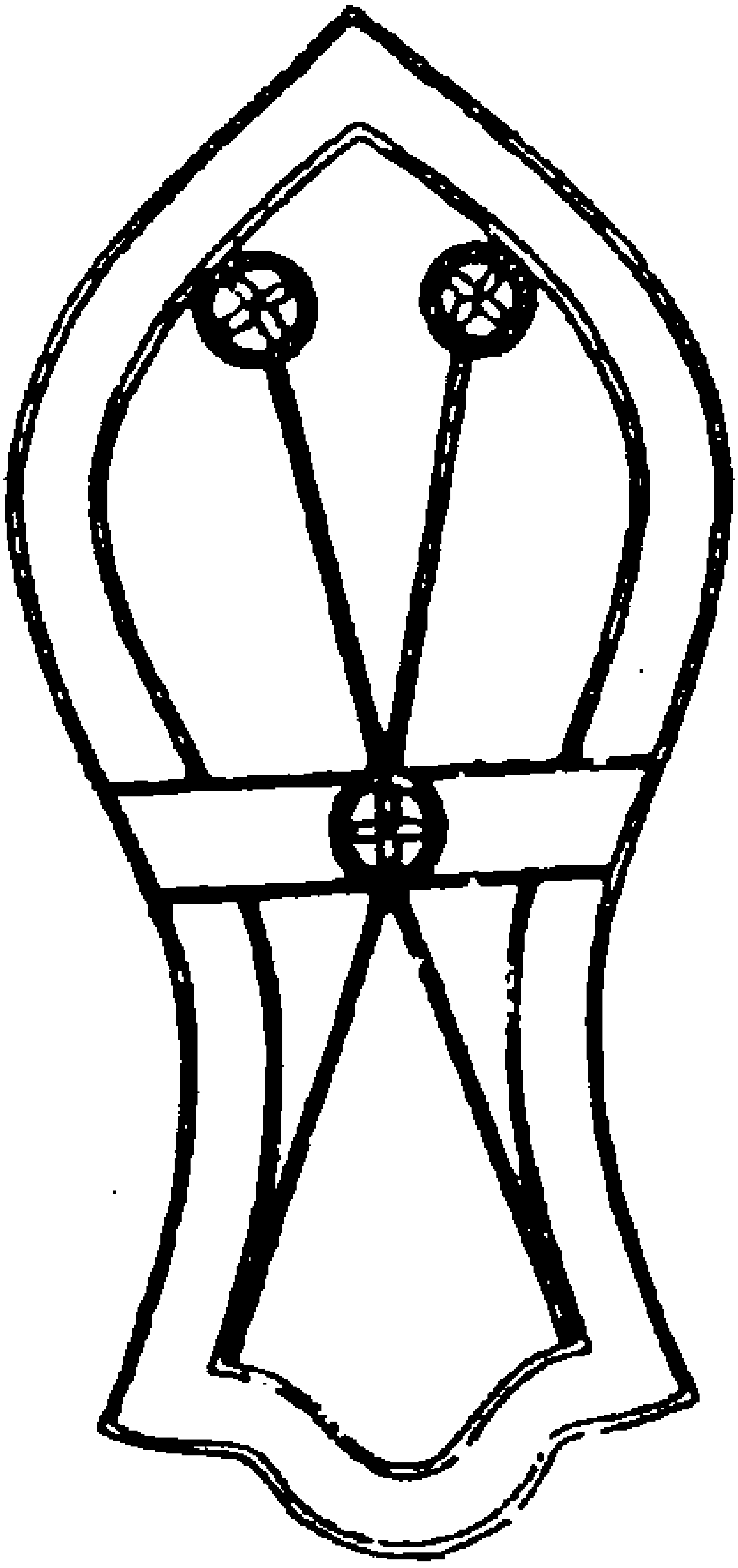

Marfat.com

نعلین اٹھانے کا شرف پانے والے

نعلین مبارک اٹھانے کا شرف پانے والے جلیل القدر صحابی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں۔امام محمد یوسف صالحی نے محمد بن یحییٰ بن ابی عمر سے انہوں نے حضرت قاسم سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کیا۔

یقوم اذا جلس رسول اللہ ﷺ ینزع نعلیہ من رجلیہ ویدخلھا فی ذراعیہ فاذا قام ألبسہ ایاھمافیتمشی بالعصاامامہ حتی یدخلہ الحجرۃ .

(سبل الھدی ج:۷ص:۳۱۸).

جب آپ ﷺ مجلس میں تشریف فرما ہوتے تو یہ آپ کے نعلین اٹھا کر اپنے بازوؤں میں لے کر (سینہ سے لگا کر) بیٹھ جاتے،جب آپ ﷺ مجلس سے اٹھتے تو پاؤں مبارک میں پہناتے،یہ عصا لے کر آپ کے آگے آگے چلتے یہاں تک کہ آپ ﷺ حجرہ انور میں داخل ہو جاتے۔

اسی لئے ان کا لقب ''صاحب النعلین'' ہے کسی شاعر نے ان کے اس مبارک عمل کو یوں نظم کر دیا ہے:

یقوم ینزع نعلی ذی الوسیلۃ من رجلیہ یدخلھا الھمام ذوالنعم

صاحب وسیلہ کے نعل،پاؤں مبارک سے اتر واتے اور انہیں اپنے بازوؤں میں داخل کر کے بے مثل انعام پاتے۔

ای فی ذراعیہ حتی قام البسہ ایاھما لم یمشی ثابت القدم

جب آپ ﷺ مجلس سے اٹھتے تو انہیں پہنانے کا شرف پاتے پھر مضبوط قدموں سے چلتے۔

امام احمد بالعصا فیدخلہ للحضرۃ احدی الھدی المخصوص بالخدم

حضور کے آگے عصا لے کر،یہاں تک کہ آپ ﷺ حجرہ شریف میں داخل ہو جاتے۔

شیخ ابوالحسن بن ابراہیم بن سعد الخیر نے نعل مبارک کے بارے میں یہ اشعار کہے۔

یاناصر المثال نعل نبیہ قبل مثال النعل لامتکبرا

مثال نعل نبوی کی زیارت کرنے والے اسے چوم لے،تکبر سے کام نہ لے۔

Marfat.com

واعکف بہ فلطالما علقت بہ قدم النبی مروحا ومبکرا

اس کے ساتھ چمٹ جا کیونکہ اس کے ساتھ صبح وشام قدم نبوی متعلق رہے ہیں۔

اوماتری ان المحب مقبل طلا وان لم یلف فیہ مخبرا

کیا تم نہیں دیکھتے کہ محب ٹیلوں (آثار محبوب) کے ساتھ چمٹتا ہے اگرچہ اس کے بارے میں اس کے پاس کوئی دلیل نہیں ہوتی۔

ہمارے استاذ ادیب کامل حضرت ابوامیہ اسماعیل بن سعد نے ان پر یہ اشعار کہے:

ولربما ذکر المحب حبیبہ بشبیہہ فغدا لہ متصورا

اکثر محب اپنے حبیب کو شبیہ کے ساتھ یاد کرتا ہے اور اس کا تصور باندھتا ہے۔

اومارایت الصحف ینقل حکمھا فیوافق المتقدم المتاخرا

کیا تم نہیں دیکھتے صحف سے حکم نقل ہوتا ہے اور متاخر، متقدم کے موافق ہی ہوتا ہے۔

ویظن حین یری اسمہ فی رقعۃ ان قدرای فیھا الحبیب مصورا

جب محب کسی کاغذ پر محبوب کا نام دیکھتا ہے تو اس میں اپنے حبیب ہی کی تصویر دیکھتا ہے۔

لاسیمانی حق نعل لم تزل صونا لاخمص خیر من وطی الثرا

خصوصاً نعل پاک تو یہ اس ہستی کے پاؤں کو محفوظ رکھتی رہی جو سب سے افضل ہے۔

فعساک تلثم فی غد من لثمھا کاس النبی اذا وردت الکوثرا

امید ہے اس کے بوسہ سے تمہیں حوض کوثر پر حضور ﷺ کے مبارک ہاتھوں سے جام نصیب ہو۔

وللہ ذلک الیوم عیدا معلما بمطلعہ ارخت ساعدا سعدی

اللہ کی طرف سے وہ دن عید وخوشی کا ہے جس دن آپ کا ظہور ہوا اور سعادت کو تقویت ملی۔

علیہ صلاۃ نشرھا طیبا کما یحب ویرضی ربنا المحمدی

(اللہ تعالیٰ کو حضور سے جو محبت ہے اس کے مطابق آپ پر درود وسلام نازل فرمائے)۔

Marfat.com

نعل مبارک کی مدح میں خوبصورت اشعار

ابوالمفاخر عبدالقادر محمد النعیمی (اللہ تعالیٰ دونوں جہانوں میں اس پر لطف وکرم فرمائے) عرض کناں ہے، شیخ صلاح صفدی نے ''الوافی'' میں شیخ محمد رشید البستی کے حالات میں لکھا کہ انہوں نے اشرفیہ کے دارالحدیث میں نعل مبارک کی زیارت پر یہ اشعار رقم کئے ہیں۔

هنيئا لعيني قدرات نعل احمد　　فياسعد جدي قد ظفرت بمعصدي

میری آنکھوں کو مبارک ہو کہ انہیں حضور ﷺ کے نعل کی زیارت کا شرف ملا، اے خوش بختی دیکھ مجھے میرا مقصد حاصل ہوگیا۔

وقبلته اشفى الغليل فزاوني　　فيا عحبا ذادا لظما غليلي

میں نے شفا پانے کے لئے اسے چوما، لیکن اس نے محبت کی پیاس کو دوبالا کر دیا۔

تمثلتموالي ولديار بعيدة　　فخيل لي ان الفواد لكم معنا

میری لئے محبوب کی مثال ہی بنادو اگر اس کا وطن دور ہے اور مجھے یہ بتاؤ کہ اس کے ساتھ ہے۔

وناكم قلبي على البعدبيننا　　فاوحشتموا لفظا وانستمواسعدا

باوجود ہمارے درمیان دوری کے دل انہیں سے سرگوشی کرتا ہے الفاظ اگر چہ وحشت میں ڈالتے ہیں مگر معنیٰ محبت وانس عطا کرتا ہے، اگر مجنون سے کہا جائے تجھے لیلیٰ سے ملاقات چاہئے یا تمام دنیا کی نعمتیں۔

لقال غبارمن تراب نعالها　　احب الى نفسي واشفى لبلواها

تو وہ کہے گا اس کے جوتے کی خاک مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ پیاری اور اس میں تمام مشکلات کا حل ہے۔

بندہ نعیمی کہتا ہے:

ياليتني كنت ترابا　　هاسود يتلوا　　ياترا اهاتحت نعل النبي اجابا

اے نعلِ نبی کی خاکِ طیبہ میری آنکھوں کی فریاد کو قبول فرمالے، کاش میں مٹی ہوتا۔

قاضی ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم بن جماعہ نے کہا:

احسن الی زیارۃ حتی لیلی   وعھدی من زیارتھا قریب

لیلی (محبوبہ) کے محلّہ کی زیارت بہت خوب ہے اس کی ملاقات کا وعدہ بھی قریب ہے۔

وکنت اظن قرب العھد یطفی   طیب الشوق فازدار اللھیب

میں خیال کرتا تھا کہ وعدہ کا قرب میری آگ کو ٹھنڈا کردے گا مگر اب تو شعلے بھڑکنے شروع ہوگئے۔

نعل مبارک کا ادب واحترام

شیخ ابوحفص عمر بن ابی الیمن فاکہی اسکندری نے دمشق میں جب نعل مبارک کی زیارت کی، اسے سر پر رکھا، اس کے ساتھ چہرہ ملا اور آنسو جاری ہوگئے اور یہ اشعار کہے۔

ولوقیل للمجنون لیلی ووصلھا   تریدام الدنیا ومافی طوایاھا

عبدالقادر اور نعیمی نے بھی اس تمثال کو چوما اور روتے ہوئے کہا:

سکنتم ربا الفواد فاضحت لاجلکم   زیارتہ فرضا علی کل مسلم

تم دلوں میں بستے ہو اور تمہاری وجہ سے ان میں رونق ہے، آپ کی زیارت ہر مسلمان پر فرض ہے۔

بکم اصبح الوادی بعظم شانہ   ولولا کم کان غیر معظم

تمہاری وجہ سے وادی باعظمت ہوگئی اگر تم نہ ہوتے وہ باعظمت کہاں تھی۔

نذرعلی لان رأتک ثانیا   من قبل ان اسقی کؤس حامی

مجھ پر لازم ہے میں تمہیں دوبارہ دیکھوں، پہلے اس سے کہ مجھے آخری پانی پلایا جائے۔

لاعفرن علی ثراک محاجری   و اقول ھذا غایۃ الانعام

میں تمہاری خاک پر اپنے ابرو رکھ کر کہوں گا میں نے سب سے بڑا انعام حاصل کرلیا ہے۔

اذا جئت الدیار بطیب قلبی   ویسکن عند رؤیتھا الفواد

Marfat.com

جب میں محبوب کے دیار میں جاؤں گا تو میرا دل مطمئن ہو جائے گا اور اس کی زیارت سے میرے دل کو دکون ملا۔

اتوہ بالدیار ولیس قصدی   سوی اھل الدیار ھم المراد

آیا تو میں اس علاقہ میں ہوں مگر یہ میرا مقصود نہیں، میرا مقصود تو اس علاقہ میں بسنے والے (محبوب) سے ہے۔

طریق توسل

بہتر ہے کہ آخر شب میں اٹھ کر وضو کر کے تہجد جس قدر ہو سکے پڑھے اس کے بعد گیارہ بار درود شریف، گیارہ بار کلمہ طیبہ، گیارہ بار استغفار پڑھ کر اس نقشہ کو باادب اپنے سر پر رکھے اور تمضرع تمام جناب باری تعالیٰ میں عرض کرے کہ "الٰہی میں جس مقدس پیغمبر ﷺ کے نقشہ نعل شریف کو سر پر لئے ہوں ان کا ادنیٰ درجے کا غلام ہوں، الٰہی اس نسبت غلامی پر نظر فرما کر بابرکت اس نعل شریف کے میری فلاں حاجت پوری فرمایئے"۔ مگر خلاف شرع کوئی حاجت طلب نہ کرے پھر سر پر سے اس کو اتار کر اپنے چہرے پر ملے اور کو بجت بوسہ دے۔ انشاء اللہ تعالیٰ عجیب کیفیت پائے گا۔

(زادالسعید حکیم الامت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ)

خاتمۃ الکلام

الحمدللہ یہ قدرت باری تعالیٰ کا کرشمہ ہے کہ ایسے عاجز و کم فہم سے یہ بابرکت و سعادت والا کام لیا ہے، ورنہ مجھ جیسا عاصی تو اولیائے اہل سنت کرام و مشائخ عظام کی مجالس کے آداب سے بھی بے بہرہ تھا۔ یہ انشاء اللہ العزیز یہ بیش بہا ذخیرہ جو ہماری قلبی پیاس کے بجھانے میں آب حیات اور طلب حقیقی کے حصول کے لئے خضر راہ کا کام دے گا۔ وما توفیقی الا باللہ۔

میں نہایت ادب اور نہایت لجاجت سے عرض کرتا ہوں کہ میری غلطیوں، کوتاہیوں اور کمی وبیشی وغیرہ کو اصلاح کی نظر سے مطالعہ فرما کر نہایت شفقت ومحبت سے اس کی اصلاح کی کوشش فرمادیں۔ میں خود اپنی کم علمی کی وجہ سے حجاب محسوس کر رہا ہوں، اگر

Marfat.com

کتاب میں کوئی خامی نظر آئے تو اسے میری طرف منسوب کیجئے اور اگر کوئی خوبی دکھائی دے تو اسے من عند اللہ سمجھئے۔ میں یہ کہنا بھی بے حد ضروری سمجھتا ہوں کہ میں کوئی ادیب یا مصنف نہیں، ایک تہی دامن معمولی استعداد کا ایک عامی بشر ہوں جس کے دامن میں مشائخ واکابرین واسلاف کی عقیدت وارادت کے گنے چنے پھولوں کی پتیاں ہیں، ان ہی پتیوں کو اس تذکرہ کے رشتہ میں گوندھ کر ایک ہار تیار کر دیا ہے لیکن "انما الاعمال بالنیات" کی روشنی میں اس خدمت کو مرتب کر کے میں میدان حشر میں مالک یوم الدین کی عنایات اور رحمۃ عامہ کا متمنی و طالب ہوں کہ اپنے فضل وکرم سے ان ہی عاشقان رسول ﷺ، اولیائے کرام کے ساتھ میرا بھی حشر کرے۔ آمین

امید ہے کہ اہل نظر وبصیرت حضرات اور تحقیق وتدقیق کے مالک جہاں کہیں بھی میری لغزش پر واقف ہوں گے عیب پوشی فرمائیں گے، اور اپنی پہلی فرصت میں بندہ کو مطلع فرمائیں گے تاکہ طبع ثانی میں اس کا ازالہ کر دیا جائے اس لئے بندہ کوتاہ قلم ہے۔ کوئی قادر القلم بھی نہیں اور بندہ کے لئے دعا بھی کیجئے کہ ایمان پر خاتمہ ہوتا کہ اللہ تعالیٰ موت کے وقت تنگی وتلخی سے اور قبر وقیامت کی پریشانیوں سے محفوظ رکھے اور اللہ تعالیٰ میری اس سعی کو قبول فرمائیں اور زیادہ سے زیادہ لوگوں کو اس سے فائدہ پہنچائیں۔ آمین

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سیدالمرسلین خاتم النبیین وعلیٰ الہ واصحابہ اجمعین.

برحمتہ یا ارحمہ الراحمین
شفاعت امام الانبیاء ﷺ کا محتاج
طالب دعا وعاصی
محمد روح اللہ نقشبندی غفوری

Marfat.com

علم کے طالبوں میں مسائل شرعیہ سے دلچسپی پیدا کرنے والی اسلامی پہیلیوں کا ایک خوبصورت مجموعہ

اسلامی پہیلیاں

تالیف: مولانا روح اللہ نقشبندی غفوری

تقاریظ

فضیلۃ الشیخ حضرت مولانا قاضی عبداللطیف صاحب کلاچوی دامت برکاتہم
فاضل دارالعلوم دیوبند

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا علاؤالدین صاحب دامت برکاتہم
فاضل دارالعلوم دیوبند

مکتبہ عمر فاروق
4/491 شاہ فیصل کالونی کراچی
Tel: 021-4594144 Cell: 0334-3432345

خلافت راشدہ قدم بہ قدم

عبداللہ فارانی

- بچوں کا اسلام کا مقبول ترین سلسلہ
- ہر دل عزیز مشہور مصنف و ناول نگار عبداللہ فارانی کا قلمی شاہکار
- صحابہ کی محبت، ایمان کا معیار اور حضور ﷺ سے محبت کی دلیل
- خلفائے راشدین کے دلچسپ واقعات انوکھے انداز میں جو ہر مسلمان کے لیے بہترین تحفہ ہیں

مکتبہ عمر فاروق
4/491 شاہ فیصل کالونی کراچی
Tel: 021-4594144 Cell: 0334-3432345

Marfat.com

داڑھی اور بالوں کے شرعی احکام

• داڑھی کے جملہ احکام • مونچھوں کے جملہ احکام • سر کے بالوں کے احکام
• پورے جسم کے بالوں کے احکام • زیر ناف کے مخصوص احکام
• عورت کے بالوں کے احکام • جدید ہیئر کٹنگ کا حکم • خضاب کا حکم

تالیف
حضرت مولانا مفتی احسان اللہ شائق صاحب
استاذ و مفتی جامعۃ الرشید احسن آباد

مکتبہ عمر فاروق

Marfat.com

ازدواجی زندگی سے تنگ گھریلو حالات سے پریشان لوگوں کیلئے ایک رہنما تحریر

خوشگوار ازدواجی زندگی کے رہنما اصول

تالیف: محمد روح اللہ نقشبندی غفوری

پسند فرمودہ

فضیلۃ الشیخ زینت المشائخ حضرت مولانا محمد طلحہ صاحب کاندھلوی دامت برکاتہم

جانشین:

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلوی نور اللہ مرقدہ

ناظم مدرسہ مظاہر العلوم جدید سہارنپور انڈیا

مکتبہ عمر فاروق

شادی بیاہ کے لیے انمول تحفہ

مثالی خاوند مثالی بیوی

ایک ایسی کتاب جس کا مطالعہ ہر مسلمان مرد و عورت کی اولین ضرورت ہے

معاشرے میں مثالی کردار اپنانے کے لیے قرآن و حدیث کی روشنی میں مرتب کی گئی

تالیف

حضرت مولانا وحید الزمان قاسمی کیرانوی دامت برکاتہم

ترتیب تخریج و تحقیق

مولانا اختر علی

سابق استاذ جامعہ فاروقیہ

تقریظ

مولانا ولی خان المظفر

استاذ حدیث جامعہ فاروقیہ

مکتبہ عمر فاروق

Marfat.com

بزرگانِ چشتیہ کو خواب میں

زیارتِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت سے مشرف ہونے والے مشائخ چشتیہ کے خوابوں کا ایمان افروز مجموعہ

تالیف: مولانا روح اللہ نقشبندی غفوری

پسند فرمودہ: حضرت اقدس سید حشمت علی مدنی نور اللہ مرقدہ

مجازِ صحبت

حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہ

مکتبہ عمر فاروق

فضیلت دعوت تبلیغ

دعوت و تبلیغ کے فضائل اور اہمیت شان و شوکت اور درس مبارک کام کا مقام و مرتبہ کو آیات شریفہ احادیث اور کتب معتبرہ کے حوالہ جات امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے متعلق خواتین کی ذمہ داری تبلیغ کے لیے عورتوں کے نکلنے پر اشکال کا تفصیلی جواب مستند علماء کرام اور مفتیان عظام کے فتاویٰ کی روشنی میں دیا گیا ہے

تالیف: مولانا روح اللہ نقشبندی غفوری

پسند فرمودہ

فضیلۃ الشیخ مولانا محمد طلحہ صاحب کاندھلوی دامت برکاتہم

جانشین

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلوی نور اللہ مرقدہ

مکتبہ عمر فاروق

Marfat.com

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت سے مشرف ہونے والے مشائخ چشتیہ کے خوابوں کا ایمان افروز مجموعہ

بزرگانِ چشتیہ کو خواب میں

زیارتِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

تالیف

مولانا روح اللہ نقشبندی غفوری

مجاز صحبت

حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی

پسند فرمودہ

حضرت اقدس سید حشمت علی مدنی

علمائے اہل سنت والجماعت کو خواب میں رحمت دو عالم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہونے والوں کا ایمان افروز تذکرہ

عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

کو خواب میں

زیارتِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

پسند فرمودہ

فضیلۃ الشیخ حضرت مولانا عبدالحفیظ مکی صاحب

خلیفہ مجاز شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلوی

محمد روح اللہ نقشبندی غفوری

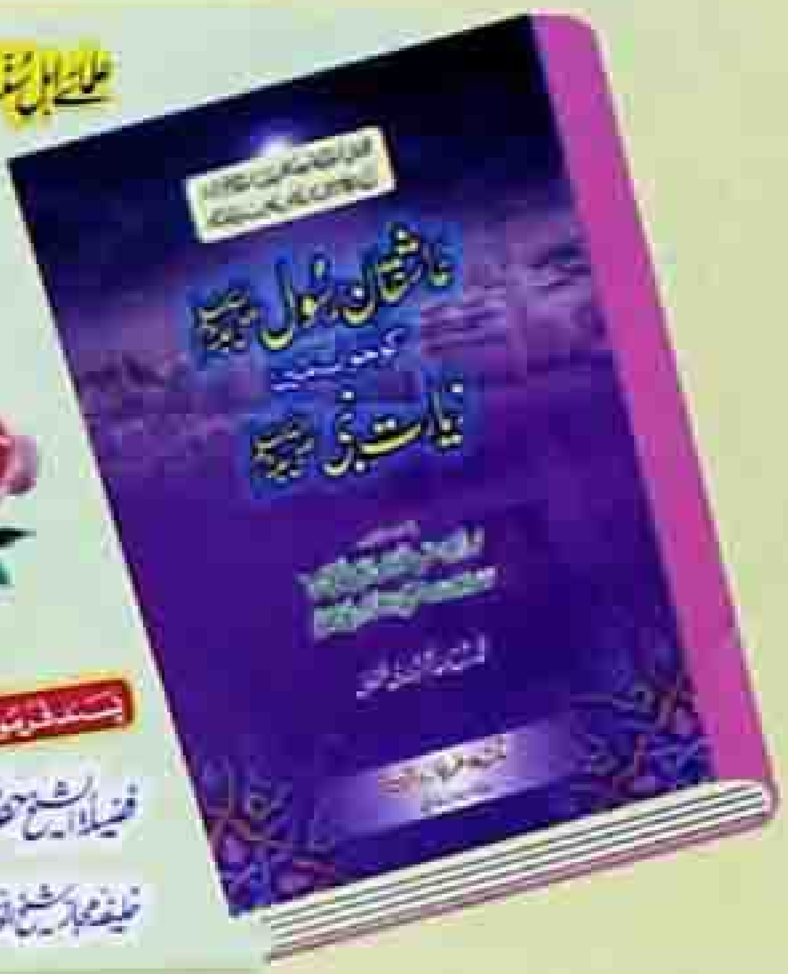

حضور نبی کریم ﷺ کے نام مبارک کے ساتھ درود شریف ﷺ کی فضیلت اور صلعم، صللم... وغیرہ کی کراہت و ممانعت پر ایک علمی تحقیق کا منفرد اور ایمان افروز مجموعہ

التحقیق الحسین

فضیلت ﷺ و کراہت صلعم صللم

تقریظ

امام اہل سنت حضرت ڈاکٹر مفتی نظام الدین شامزی شہید

تالیف

محمد روح اللہ نقشبندی غفوری

FARAZ 0302-2691277

ناشر مکتبہ عمر فاروق رض

4/491 شاہ فیصل کالونی کراچی

Tel: 021-34594144 Cell: 0334-3432345

Marfat.com